

اسی طرح نماز پڑھو جیسے تم مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو (بخاری جلد نمبر 1 صفحہ 88)

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا



ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم



اسلام بک ٹریڈو

042-37112941



Click

نکاح

مکمل انسائیکلو پیڈیا

تصنیف لطیف

ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم

پبلسٹک ریو

۱۲ سٹیج بخش روڈ لاہور
فون: 042-37112941

Click

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نہاز کا معجزہ انسائیکلو پیڈیا

تصنیف لطیف ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم

بار اول جولائی 2014ء
پرٹرز آصف صدیق پرٹرز
تعداد 1100/-
ناشر چوہدری غلام رسول - میاں جوادر رسول میاں شہزاد رسول
قیمت = / روپے

ملنے کے پتے

پروگریسو بکس

6۔۔ یوسف مارکیٹ، فرنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

ملت چوبلی گیشور

فیصل مسجد اسلام آباد 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

دوکان نمبر 5۔۔ مکہ سٹریٹ نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

ملت چوبلی گیشور

شوروم

042-37112941

0323-8836776

پبلسٹک بکس روڈ لاہور فون 0323-8836776

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

انتساب

سوز و ساز رومی اور پیچ و تاب رازی کی کیفیتوں میں زندگی گزارنے والی ایسی جامع شخصیت کے نام جن کی ہر ملاقات میں مجھے بصیرت و بصارت کی روشنیوں سے جگمگاتے الفاظ پر مبنی ایسی گفتگو سننے کو ملی جس نے نہ صرف میرے ضمیر پہ دستک دی بلکہ مجھے علمی کام کرنے پر بھی ابھارے رکھانیز اپنے علم پر عمل کی ترغیب بھی دی۔ مَرَادِ مَا مَعْلَم محترم

مفتی شیر محمد خان صاحب زید مجدہ

(رئیس دارالافتاء، دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف)

کے نام

Click

﴿ نماز ﴾

شکر کی نماز شکوے کی نماز سے زیادہ

طاقت ور ہوتی ہے۔

ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم

حُسن ترتیب

45	۵۔ روزِ آخرت پر ایمان لانا	29	حرفِ خوشبو..... ڈاکٹر محمد اعظم رضا جتم
45	توحید کا مفہوم اور اقسام	37	باب 1
45	توحید کا اصطلاحی معنی	37	چھ ۶/۱ کلمے
45	توحید کی اقسام	37	۱۔ اول کلمہ طیب
46	توحید فی الذات:	37	۲۔ دوم کلمہ شہادت
46	توحید فی الصفات:	37	۳۔ سوم کلمہ تمجید
46	توحید فی الافعال:	38	۴۔ چہارم کلمہ توحید
46	توحید فی العبادت:	38	۵۔ پنجم کلمہ استغفار
47	وجودِ باری تعالیٰ کے اثبات میں قرآنی دلائل:	38	۶۔ ششم کلمہ ردِ کفر
47	وجودِ کائنات سے دلائل:	39	ایمان مفصل
47	انسانی فطرت کی گواہی:	39	ایمان مجمل
48	بعثتِ انبیاء کا مقصد:	40	باب 2
48	سابقہ آسمانی کتب کی گواہی:	40	مسلمان کے بنیادی عقائد
48	عقلی دلیل:	40	لغوی معنی:
48	آخری کتاب کی گواہی:	40	عقیدہ کا اصطلاحی معنی:
49	شرک اور اس کی اقسام:	40	عقیدہ کی حقیقت:
49	اصطلاحی معنی:	41	اسلام کے بنیادی عقائد
49	شرک کی اقسام	43	فصل اول
49	شرک فی الذات:	43	توحید
50	شرک فی الصفات:	43	۱۔ توحیدِ باری تعالیٰ پر ایمان لانا
50	شرک فی العبادت:	43	۲۔ رسالت پر ایمان لانا اور عقیدہ ختمِ نبوت
50	چند مزید اقسام:	44	۳۔ فرشتوں پر ایمان لانا
50	شرک فی الاحکام:	44	۴۔ آسمانی کتابوں پر ایمان لانا

58	بے مثال کردار:	51	شرک فی الجہوی
58	صداقت:	51	﴿عقیدہ توحید کے انسانی زندگی پر اثرات﴾
59	امانت:	51	انسانی عظمت:
59	مرد ہونا:	51	عجز و انکساری
59	ظاہری عیوب سے پاک:	52	وسع و اعلیٰ ظرفی
60	رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات:	52	شجاعت و بہادری:
60	عمومیت:	52	روحانی سکون:
60	پہلی شریعتوں کا نسخ:	53	تقویٰ:
61	تکمیل دین:	53	مساوات:
61	حفاظت کتاب:	53	حریت، آزادی، خود مختاری
62	جامع تعلیمات:	53	اخلاق عالیہ:
62	شجاعت کبریٰ:	54	فصل دوم
62	رفع ذکر:	54	رسالت
63	رحمۃ اللعالمین:	54	رسالت کا لغوی معنی:
63	شم نبوت:	54	اصطلاحی معنی:
64	فصل سوئم	54	رسول:
64	ملائکہ	54	نبی:
64	فرشتوں کے متعلق عقیدہ:	55	نبی اور رسول میں بنیادی فرق:
64	﴿مشہور فرشتے اور ان کی ذمہ داری﴾	55	ایمان بالرسالت کا مفہوم:
65	حضرت جبرائیل:	55	رسالت و نبوت کی ضرورت:
65	حضرت میکائیل:	55	احکام الہی سے آگاہی:
65	حضرت عزرائیل:	56	عملی نمونہ:
65	حضرت اسرائیل:	56	﴿انبیاء و رسل علیہم السلام کی خصوصیات﴾
65	کرانا کاتبین:	56	بشریت:
66	منکر نکیر:	57	وحی:
67	فصل چہارم	57	احکام الہی کی تبلیغ:
67	الہامی کتابیں	57	معصومیت:
67	مشہور آسمانی کتابیں:	58	واجب الاطاعت:

حُسن ترتیب	نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا
75	67
احساس ذمہ داری:	صحائف:
76	68
جذبہ ایٹھ توئی کی علامت:	آسانی کتب کی تعلیمات:
77	68
باب 3	﴿قرآن مجید کی خصوصیات﴾
77	68
سنت نماز اور اس کے فضائل	آخری آسانی کتب:
77	69
فصل اول	زندہ زبان والی کتاب:
77	69
مسنون نماز	عالمگیریت:
77	69
وضو کے فرائض جن کے بغیر وضو نہیں ہوتا	جامعیت:
77	69
وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحب	سابقہ انبیاء کی تصدیق اور احکام آداب:
77	70
ہے فرض نہیں	فصح و بلیغ کتاب:
79	70
وضو میں سر کا مسح ضروری ہے	موثر و نشین اسلوب:
80	70
گردن پر مسح کرنا مستحب ہے	قابل عمل تعلیمات:
81	71
شرم گاہ پر ہاتھ لگنے سے وضو نہیں ٹوٹتا	خالی از تضاد:
82	71
باریک جرابوں پر مسح کرنا جائز نہیں	کتاب لاریب:
83	72
﴿فات نماز احادیث کی روشنی میں﴾	فصل پنجم
83	72
نماز فجر کا جب وقت	عقیدہ آخرت
84	72
نماز ظہر کا مستحب وقت	لفوی معنی:
86	72
نماز عصر کا مستحب وقت:	اصطلاحی معنی:
87	72
نماز مغرب کا مستحب وقت	قرآنی تعلیمات:
87	73
نماز عشاء کا مستحب وقت	ہر شئی کا ایک انجام ہوتا ہے:
88	73
اذان و اقامت کے کلمات دو، دو دفعہ ہیں	منکرین آخرت کے شبہات کا ازالہ قرآن کی
91	73
نمازی اقامت سے دست کب کھڑے ہوں	زبان میں:
92	73
حدیث کی شرن	فتا ہونے کے بعد زندگی:
93	74
کراہیت کا ثبوت	عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر اثرات:
94	74
بلا عذر دو نمازوں کو اکٹھا پڑھنا جائز نہیں	نیکی سے رغبت:
95	74
عمامہ یا ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا چاہیے	گناہ سے اجتناب:
96	74
فرض نمازوں کی تعداد اور کعات	شجاعت و جاٹاری:
97	75
﴿فجر کی رکعات﴾	مہر و تحمل:
	75
	انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ:

Click

110	سجدہ کرنے کا طریقہ	97	۲ رکعت (سنت مؤکدہ) ۲ رکعت فرض
111	دو سجدوں کے بعد دوسری اور چوتھی رکعت کیلئے کھڑا ہونا	97	﴿ظہر کی رکعات﴾
113	تشہد میں کس طرح بیٹھے	97	۴ رکعت (سنت مؤکدہ) ۴ فرض
113	تشہد میں پڑھنے کا بیان	98	۲ سنت (سنت مؤکدہ) ۲ نفل
114	تشہد آہستہ پڑھنا سنت ہے	98	﴿عصر کی رکعات﴾
114	پہلے قعدہ میں تشہد سے زیادہ نہ پڑھنا	99	۴ سنت (غیر مؤکدہ) ۴ فرض
114	تشہد میں انگلی کا اشارہ	99	﴿مغرب کی رکعات﴾
115	تشہد کے بعد نبی ﷺ پر درود پڑھنا	99	۳ رکعات فرض ۲ سنت (مؤکدہ) ۲ نفل
116	نماز میں سلام کا طریقہ	99	﴿نماز عشاء کی رکعات﴾
117	نماز کے بعد ذکر الہی	99	۴ سنت غیر
117	نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا	101	نماز میں تکبیر افتتاح کے وقت کانوں کے برابر ہاتھ اٹھانا
118	نماز وتر تین رکعت ہیں	101	نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے
119	وتروں میں قنوت سے پہلے تکبیر کہہ کر ہاتھ اٹھانا	101	تکبیر تحریر سے بعد ثنا
120	دُعائے قنوت	101	بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ پڑھنا
120	نماز میں سجدہ ہو کا بیان	103	امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنا
122	فصل دوم	103	امام کی قرآۃ مقتدی کی قرآۃ ہے
122	نماز کے فضائل فرامین رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں	105	فرض نماز میں پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کے بعد سورۃ ملانا
122	وضو اور شہر کی مثال	105	نماز میں آمین آہستہ آواز سے کہنا
122	نماز اور درخت کی مثال	106	رکوع اور سجدے میں تسبیحات پڑھنے کا بیان
123	ایمان کا جھنڈا	107	رکوع میں جاتے اور آتے ہوئے رفع الیدین منسوخ ہے
123	نماز اور نور کی عطاء	107	بغیر رفع الیدین رکوع میں جاتے اور آتے ہوئے نماز نبوی ﷺ
124	تاخیر کی ممانعت کا حکم	109	رکوع سے کھڑے ہوتے ہوئے پڑھنے کا بیان
124	منافق کی علامت	109	رکوع سے سجدہ کو جانے کا طریقہ
125	بچوں کو نماز کا حکم	110	
125	رمضان میں قیام کی فضیلت		

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا		حُسن ترتیب	
138	پہلی شرط	125	تراویح کی بیس رکعت کا حکم
138	دوسری شرط	126	آمین کی موافقت کا ثواب
138	تیسری شرط	127	باجماعت نماز کی فضیلت
138	چوتھی شرط	127	منافق اور دو نمازیں
139	پانچویں شرط	127	عشاء کی نماز کی فضیلت
139	چھٹی شرط	128	باجماعت ۱۰ ازنہ پڑھنے والوں کے لیے وعید
140	فصل اول	128	بے نماز سے ناراضگی کا اظہار
140	نماز کی پہلی شرط..... طہارت	129	شیطان کا غلبہ
140	طہارت کے مسائل	129	مسجد بنانے کا اجر
141	﴿استنجہ کے بعد غسل نبوی ﷺ کے مسائل﴾	130	اللہ کی محبوب جگہیں
141	قبلہ کے ادب کا حکم	1300	امت کے درویشوں کے لیے پسندیدہ جگہ
141	بیت الخلا میں داخل ہونے کی دعا	130	مساجد میں پیاز اور لہسن کھا کے جانے کی ممانعت
142	راستہ میں اور سایہ دار درخت کے ادب کا حکم		
142	دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو چھونے کی ممانعت	131	مساجد میں دنیاوی گفتگو کی ممانعت
142	استنجاء میں پتھر کا طاق استعمال کرنے کا حکم	131	جمعہ کے دن کے خاص احکام
142	پردہ کے اہتمام کا حکم	132	جمعہ کے دن سچ میں آنے کے فضائل
143	﴿رفع حاجت کیلئے زمزم میں استعمال کرنے کا حکم﴾	132	ترک جمعہ کی وعید
143	بیٹھ کر پیشاب کرنے کا حکم	133	جمعہ میں امام کی قربت کا فائدہ
143	شرمگاہ سے کپڑا اٹھانے میں احتیاط	133	مسجد میں اونگھ کا علاج
1443	﴿دائیں ہاتھ کے استعمال کی ممانعت﴾	134	سردی اور گرمی میں جمعہ کا حکم
143	ہڈی بھر گور (کید کو غیرہ سے استنجاء کرنے کی ممانعت)	134	دو عیدوں کی عطاء
144	گوبر اور ہڈی جنات کی خوراک	135	نماز عیدین کا حکم
144	غسل خانہ میں پیشاب کرنے کی ممانعت	135	عیدین کی نماز اور اذان و اقامت کا مسئلہ
144	زمین وغیرہ میں موجود سوراخ میں پیشاب کرنے کی ممانعت	135	عید الفطر اور معمول مصطفیٰ ﷺ
		136	عیدین اور راستے بدلنے کا حکم
			باب 4
145	دریاؤں اور پانی کے گھاٹوں میں پیشاب کرنے کی ممانعت	137	نماز کی شرائط
145	کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت	137	شرائط نماز

Click

162	وضو کرنے کا مکمل طریقہ	145	چند چیزوں کے بیت الخلاء میں ساتھ لے جانے کی ممانعت
164	﴿وضو کے مسائل کا تفصیلی تذکرہ﴾	146	بیت الخلاء سے باہر آنے کی دعاء
165	وضو میں احتیاط کی باتیں	146	اہل قبائ کی قرآن میں تعریف
169	﴿وضو کے فرائض﴾	147	جنوں کی جماعت بارگاہ خیر الائناسی فیہم میں
170	دھونے کی شرعی تعریف:	147	﴿استنحی کے آداب اور مسائل﴾
170	وضو کے مکروہات	148	استنحی کا طریقہ اور استنحی سے پہلے کی دعا:
171	﴿لواقص وضو﴾	149	استنحی کے بعد کی دعا:
171	لواقص وضو اور احادیث نبویہ ﷺ	149	طہارت خانہ میں داخل ہونے کی دعا:
171	وضو توڑنے والی چیزیں	150	طہارت خانہ سے باہر آنے کے بعد کی دعا:
172	مذی کا حکم	150	سردی گرمی کے موسم میں استنحی کا فرق:
172	سونے کے بعد وضو: حکم	151	استبراء
172	وضو توڑنے والی چیزیں	151	استبراء کی شرعی تعریف اور مسائل:
173	اہم اور ضروری مسائل	152	وضو اور احادیث نبویہ ﷺ
175	﴿غسل اور احادیث نبویہ ﷺ﴾	152	نصف ایملان
175	غسل عورت کے لیے	152	گناہوں کا جھڑنا
176	غسل ریشیات	153	کامل وضو
176	جنسی کے لیے کھانے پینے سے قبل وضو کا حکم	153	دائیں طرف سے آغاز کرنا
176	غسل جنابت میں احتیاط	153	انبیاء کرام کا وضو
177	غسل جنابت کا طریقہ	154	مسواک کی فضیلت
177	غسل کرنے کا مکمل طریقہ	154	امت کی آسانی
179	﴿غسل کے فرائض﴾	154	اک : خیر الائناسی فیہم
179	فرض نمبر ۱) کلی کرنا	156	فوائد و ثمرات:
180	فرض نمبر ۲) ناک میں پانی ڈالنا	158	مسواک آنے کے مواقع:
180	فرض نمبر ۳) پورے بدن پر پانی بہانا	159	مسواک کس چیز کی بنی ہوئی ہو:
180	تہیہ	159	مسواک پکڑنے کا مسنون طریقہ:
181	غسل کی فرضیت کے اسباب	159	مسواک کرنے کا مسنون طریقہ:
181	تین اہم مسائل	160	مسائل:

217	نجاست پاک کرنے کے متفرق طریقے اور شرعی مسائل	206	موزہ پر مسح کا طریقہ
224	فصل دوم	206	موزہ پر مسح کے فرائض
224	نماز کی دوسری شرط	206	موزہ پر مسح کی سنتیں
224	﴿ستر عورت (شرمگاہ کا چھپانا)﴾	207	نواقض مسح
224	ستر کی شرعی مقدار اور دیگر شرعی مسائل	207	﴿خواتین کے لیے طہارت کے اہم مسائل﴾
225	مرد کے اعضاء عورت (پردہ کے مقام)	207	حیض
225	دوا اہم مسائل:	207	حیض کی شرعی تعریف:
226	عورت کے اعضاء عورت (پردے کے مقام)	208	حیض کے شرعی مسائل
227	پردے کے متعلق چند اہم مسائل	209	حیض کب آتا ہے؟
229	فصل سوم	209	چند اہم مسائل
229	نماز کی تیسری شرط وقت	210	حیض کے مختلف رنگ اور متعلقہ مسائل
229	﴿نمازوں کے اوقات اور شرعی مسائل﴾	210	﴿نفاس﴾
229	نماز فجر کا وقت اور اس کے مسائل	210	نفاس کی شرعی تعریف
229	شرعی فجر	210	نفاس کے شرعی مسائل
229	شرعی صبح صادق	211	حیض و نفاس کے احکام
230	نماز ظہر کا وقت اور اس کے مسائل	213	﴿استحاضہ﴾
230	زوال کی شرعی تعریف	213	استحاضہ کی شرعی تعریف
230	سایہ اصلی کی شرعی تعریف:	213	اہم مسائل
231	نماز عصر کا وقت اور اس کے مسائل	213	﴿معدور﴾
232	نماز مغرب کا وقت اور اس کے مسائل	213	شرعی معدور کی علامات و مسائل
232	شفق کی شرعی تعریف	215	مثال سے وضاحت
232	نماز عشاء کا وقت اور اس کے مسائل	216	﴿نجاست کے مسائل﴾
232	نماز وتر کا شرعی وقت:	216	نجس اشیاء کی اقسام
233	ادائیگی نماز کے مستحب اوقات	216	پہلی قسم
235	ادائیگی نماز کے مکروہ اوقات	217	دوسری قسم
235	طلوع کی اصطلاحی تعریف	217	ایک اہم سوال
235	نصف النہار اور ضحوی کبریٰ کے مسائل	217	کیا پانی کے سوا دوسری مانع اشیاء سے بھی پاکی حاصل کی جاسکتی ہے؟

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا		خُسن ترتیب
236	نوافل کی ادائیگی کے لیے مانع اوقات	252 نماز کی پانچویں شرط..... نیت کرنا
239	﴿ اذان ﴾	252 نیت کی شرعی تعریف
239	اذان و اقامت احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں	252 نیت کے متعلق چار اہم مسائل
239	قیامت کے دن مقام مؤذن	253 فصل ششم
239	دوزخ سے نجات	253 نماز کی چھٹی شرط
240	اذان اور تکبیر کا فرق	253 ﴿ تکبیر تحریمہ ﴾
240	اذان کا جواب	253 تکبیر تحریمہ شرعی تعریف
241	اذان کا ثواب حدیث رسول ﷺ کی روشنی میں:	253 اہم مسئلہ:
241	﴿ اذان کے شرعی مسائل ﴾	253 ﴿ نماز کا طریقہ..... آسان انداز میں ﴾
241	اذان کے الفاظ مع طریقہ	253 نماز کا طریقہ
242	اذان کے بعد کی دُعا:	254 قیام کا طریقہ
242	اہم مسئلہ:	255 رکوع کا طریقہ
242	اذان کے متعلق شرعی مسائل	256 سجدہ کا طریقہ
245	اذان کے جواب	256 قعدہ کا طریقہ
245	﴿ اذان سننے کا ادب ﴾	257 دوسری رکعت کا اہم مسئلہ
245	چار اہم مسائل	257 التحیات کا طریقہ
246	﴿ اقامت ﴾	258 درود اور سلام کا طریقہ
246	اقامت کے شرعی مسائل، احکام:	259 نماز کے بعد دُعا کا طریقہ
247	﴿ اقامت کے جواب ﴾	260 (نوٹ): چند اہم مسائل
247	آٹھ اہم مسائل	262 باب 5
249	فصل چہارم	262 ذکر و دُعا کا بیان
249	نماز کی چھٹی شرط	262 فصل اوّل
249	﴿ استقبال قبلہ ﴾	262 فرض نماز کے بعد ذکر کی شرعی حیثیت
249	نماز کی چھٹی شرط استقبال قبلہ	270 احناف کا مسلک:
249	غیر قبلہ نماز کی ادائیگی کی صورتیں مع شرعی مسائل	270 صاحب نور الایضاح کا قول
250	قبلہ معلوم نہ ہونے کی صورت میں احکام	271 شرح نور الایضاح کی روشنی میں
252	فصل پنجم	271 وضاحت
		272 اذکار کا حکم

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا حسن ترتیب

291	باب 6	274	فصل دوم
291	فرض، واجب، سنت اور مستحب کے احکام	274	دُعا کی فضیلت احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں
291	فرض :-	274	اللہ عزوجل کے حضور دعا کرنے کی فضیلت کا بیان
291	فرض کی قسمیں	274	دعاء میں اصرار کا حکم
292	واجب :-	275	دعا، عبادت کا مغز
292	سنت موکدہ :-	275	تقدیر کا بدل
292	سنت غیر موکدہ :-	275	دعا میں عبادت
293	مستحب :-	275	دُعا پسند خدا
293	مباح :-	276	حدیث قدسی
293	حرام :-	276	صداقت قلب ضروری ہے
294	مکروہ تحریمی :-	276	رحمت و عافیت کا دروازہ
294	مکروہ تنزیہی :-	277	حیا، صفت الہی
295	اساءت :-	277	خوشحالی کے اوقات میں دعا
295	خلاف اولی :-	277	مستجاب الدعوات تین اشخاص
296	فصل اول	277	تین میں سے ایک کی عطا
296	نماز کے فرائض	278	دشمن سے حفاظت اور رزق میں اضافہ
296	نماز کے اندر سات فرائض ہیں	278	عبد اور معبود کے تعلق کا حسن
297	فصل دوم	279	مقبولیت کے اوقات
297	نماز کے واجبات	279	پیارے نبی ﷺ کا پیارا معمول
299	اہم مسئلہ	279	حضور ﷺ کا طلب پناہ
300	فصل سوم	280	حضرت معاذ رضی اللہ عنہما کو نصیحت
300	نماز کے مکروہات	280	دیدار خدا
300	نماز کے مکروہات تحریمی	280	بعد سلام حضور ﷺ کا معمول
300	مکروہات تحریمی کے اہم مسائل	281	بعد نماز حضور ﷺ کا معمول
300	نماز میں کپڑا لگانے کے مسائل	281	حضرت داؤد علیہ السلام کا معمول
301	آستین اوپر کرنا مکروہ	282	ابن زبیر رضی اللہ عنہما کا معمول
		283	فصل سوم
		283	جمعاً

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا		حسن ترتیب	
308	نماز کے لئے دوڑنے کا مسئلہ	301	مرد کا جوڑا باندھنا
309	فصل چہارم	301	کنکریاں ہٹانے کا مسئلہ
309	تصویر کے متعلق اہم مسائل	301	نماز میں انگلی چٹکانے کا مسئلہ
310	عمومی تصویر کا حکم	302	نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کا مسئلہ
311	فصل پنجم	302	نماز میں ادھر ادھر دیکھنا
311	مفسدات نماز	302	تشہد میں بیٹھنے کا مسئلہ
311	﴿نماز توڑنے کے مسائل﴾	302	کپڑا اوڑھنے کا مسئلہ
311	مصیبت زدہ کی مدد کا مسئلہ	303	بے ضرورت کھانسی اور جمائی کا مسئلہ
311	زور سے پیشاب کا آنا	303	مختصر لباس میں نماز
312	سانپ کے کاٹنے کا خدشہ	303	انتظار یا دکھاوے کا مسئلہ
312	اپنے مال مویشی پر حملہ کا مسئلہ	303	قبر کے سامنے نماز پڑھنا
312	ایک درہم کے نقصان کا خدشہ	303	غیر کی زمین میں نماز پڑھنے کے مسائل
312	ماں باپ کے پکارنے پر نماز توڑنے کا مسئلہ	304	کفار کے عبادت خانوں میں جانے کا مسئلہ
313	﴿چند دیگر مفسدات نماز﴾	304	الٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنے کا مسئلہ
313	(دو باتیں جن سے نماز قاسد (نوٹ) ہو جاتی ہے)	304	﴿مکروہات و تنزیہی کے اہم مسائل﴾
316	نماز میں زہریلے حشرات مارنے کا شرعی حکم	304	مکروہ تنزیہی کی تعریف
317	مکروہ تحریمی کی شرعی تعریف	305	ننگے سر نماز پڑھنے کے مسائل
318	فصل ششم	305	نماز میں ٹوپی گر جائے تو کیا کرے؟
318	سجدہ سہو	305	ماتھے سے مٹی وغیرہ اتارنا
318	سجدہ سہو کا وجوب	306	پیشانی سے پسینہ پونچھنا
318	سجدہ سہو کی ادائیگی کا طریقہ:	306	ناک سے پانی پونچھنا
318	﴿تین اہم مسائل﴾	306	چوڑی مارنے کا مسئلہ
318	واجب کا چھوٹ جانا	307	سجدہ میں کیسے جائے؟
318	قصد واجب کا چھوڑنا	307	نماز میں پچھر کھسی مارنے کا مسئلہ
319	فرض نماز میں رہ جانا	307	مسجد کی چھت پر نماز پڑھنے کا مسئلہ
319	سجدہ سہو کے وجوب اور عدم وجوب کے مسائل	307	چند غیر مکروہ صورتیں
319	سنت اور مستحب کے رہ جانے کا مسئلہ	307	نمازی کے آگے آگے ہونے کا مسئلہ
319	کئی واجب چھوٹنے کا مسئلہ	307	کھسی پچھر اڑانے کا مسئلہ

327	سجدہ واجب نہیں	320	تیسری عکلت کے لیے کھڑا ہونا
327	آیت سجدہ کا ترجمہ اور وجوب کا مسئلہ	320	قرأت کرنے میں تاخیر
327	حیض و نفاس والی عورت کا مسئلہ	320	تعدیل ارکان کا مسئلہ
328	جنسی ایور بے وضو کا حکم	320	التحیات کا پورا کرنا
328	اتباع امام ضروری	320	امام کی اتباع
328	دعا کا پڑھنا	321	بھول کر قعدہ کر لینا
328	مکروہ تحریمی کی ایک صورت	321	قعدہ اخیرہ کا بھول جانا
328	مجلس کا معاملہ	321	تین سجدے کرنا
329	مجلس بدلنے کی صورت میں سجدہ: ادت کے مسائل	322	نماز میں ترتیب کی فرضیت
330	سجدہ شکر کی ادائیگی کا طریقہ	32	نفل کا قعدہ اخیرہ
330	اہم مسئلہ:	323	عیدین کی تکبیریں
331	باب 7	324	فصل ہفتم
331	قرأت	324	سجدہ تلاوت
331	فصل اول	324	سجدہ تلاوت کا حکم
331	قرأت سے متعلق نو (9) اہم مسائل	324	سجدہ تلاوت کا طریقہ
331	بلند آواز سے قرأت کا مسئلہ	324	﴿سجدہ تلاوت کے مسائل﴾
332	جہر کا وجوب	324	سجدہ تلاوت میں قیام
332	جہر کا مفہوم	324	تسبیح کا چھوڑنا
332	خفا کا مفہوم	325	ہاتھ نہ اٹھانا
332	اختیار کا مفہوم	325	آیت سجدہ کی سماعت کا مسئلہ
332	منفرد قضا کا مسئلہ	325	سجدہ تلاوت کی شرائط
333	لاحق کے لیے مسبوق کا حکم	325	نماز میں سجدہ تلاوت کا مسئلہ
333	رکوع میں دوبارہ لوٹنا	326	سجدہ تلاوت بھول جانے کا مسئلہ
333	قرأت میں طووال و قصر کا مسئلہ	326	نماز کا سجدہ نماز میں ہی ادا کرے
334	فصل دوم	326	مطلق نیت کی شرط
334	طووال مفصل اور قصر مفصل	326	منفردات سجدہ تلاوت
334	سورتوں کے مسائل	326	سجدہ واجب نہیں ہوتا
337	فصل سوم	327	لوری آیت کی تلاوت شرط نہیں

369	مسابوق کے مسائل	354	سورہ تکاثر کی فضیلت
370	جماعت میں شریک ہونے کے مسائل	355	باب 9
373	فصل پنجم	355	جماعت، اقتداء اور امامت کے مسائل
373	جماعت کا طریقہ	355	فصل اول
373	جماعت کا طریقہ:	355	جماعت
376	فصل ششم	356	جماعت اور احادیث نبویہ ﷺ
376	مفسدات نماز	358	جماعت کا شرط ہونا اور شرعی مسائل:
376	(وہ باتیں جن سے نماز فاسد (نوٹ) ہو جاتی ہے)	358	جماعت ثانیہ کے شرعی مسائل
379	نماز میں زہریلے حشرات مارنے کا شرعی حکم	359	جماعت سے رخصت کی صورتیں
380	مکروہ تحریمی کی شرعی تعریف	361	فصل دوم
381	فصل ہفتم	361	اقتداء
381	سترہ	361	اقتداء کے متعلق مسائل
381	سترہ کا مفہوم	363	فصل سوم
381	سترہ کے متعلق اہم شرعی مسائل	363	امامت
382	باب 10	363	امامت کے مسائل احادیث نبویہ ﷺ کی
382	مسجد	363	روشنی میں
382	فصل اول	363	امام کے پیچھے کیا کیا جائے؟
382	قرآن وحدیث میں احترام مسجد کا حکم	364	مقتدی خاموش رہے
383	مساجد سے محبت کرنے والوں کی علامات	364	امام ومقتدی کی تلاوت کا حکم
383	آیت کریمہ کی رو سے مسجدوں کو آباد کرنے کا حق مومنین کو ہے۔	364	امام کی تلاوت کافی ہے
383	مساجد کیسے آباد ہوتی ہیں؟	365	امام کی اتباع ضروری
384	مسجد بنانے کی فضیلت	365	امامت کی اہلیت کے مسائل
384	مسجد بنانے میں حلال مال کا لگانا شرط ہے	366	بد مذہب کی امامت کے مسائل
384	مسجد کی صفائی حوروں کا مہر ہوتا ہے	368	فاسق کی امامت کے مسائل
384	مسجد کی صفائی کے خاص اہتمام کا حکم	369	فصل چہارم
		369	مسابوق
		369	مسابوق کی شرعی تعریف

حُسن ترتیب	نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا
393	تعمیر مسجد کا ایک اہم مسئلہ
393	مسجد میں خوشبو کا خاص اہتمام کیا جائے
393	مسجد میں وضو کرنے کے شرعی صورتیں
393	مسجد میں تھوکنے سے منع ہے
393	مسجد کے کوزے کا مسئلہ
393	مسجد میں درخت لگانے کا مسئلہ
393	مسجد میں درخت لگانے کا مسئلہ
393	مسجد میں جاننا اور آنا دونوں باعث رحمت
393	مسجد میں جاننا اور آنا دونوں باعث رحمت
394	ہر قدم پر نیکی ملتی ہے
394	عرش کے سائے میں قیام
394	مسجد میں ادا نیکی نماز کی فضیلت:
394	387
395	387 مسجد میں داخل ہوتے وقت اور باہر نکلنے
395	وقت دعا پڑھیں
395	وقت دعا پڑھیں
395	387 تحیہ مسجد ادا کر لینے چاہئیں۔
395	387 وتر کی نماز کا طریقہ
396	388 سفر سے واپسی پر پہلا قدم مسجد میں رکھنا سنت ہے
396	388 گمشدہ چیز کا اعلان مسجد میں نہ کیا جائے
396	388 دعاے قنوت
396	388 دعاے قنوت کے شرعی مسائل
397	388 مسجد میں تجارتی لین دین کرنا منع ہے
397	388 صاحب ترتیب کا حکم
398	388 رات میں مسجد جانے کی فضیلت
398	388 وتر کی نماز باجماعت ادا نیگی کا مسئلہ سے
399	389 مسجد میں جنت کے باغ ہیں
399	389 اللہ کے پسندیدہ مقامات و ناپسندیدہ مقامات
399	389 سنت نماز
399	389 مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے سے منع فرمایا
399	389 سنت نماز کے شرعی مسائل
399	389 مسجد میں اچھی بات سیکھنے کا ثواب
399	390 مسجد میں داخل ہونے کی دعا:
399	390 مسجد سے نکلنے وقت کی دعا
399	390 سنت موکدہ
399	390 سنت موکدہ کا حکم
400	390 سنت موکدہ نمازیں
400	391 آداب مسجد اور اس کے شرعی مسائل
400	391 قبلہ کے ادب کا مسئلہ
400	391 مسجد کی چھت کے مسائل
402	391 مسجد کو راستہ بنانے کے مسائل
402	391 مسجد میں بچے اور پاگل کے جانے کے مسائل
402	392 مسجد یا بستر وغیرہ پر کچھ آیت وغیرہ لکھنے کے مسائل
402	392 مسجد میں کوئی گندی میل وغیرہ پھینکنے کے مسائل:
402	392 نفل نماز
402	392 نفل نماز کے مسائل

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا		حُسن ترتیب	
415	استخارہ	403	فصل دوم
415	نماز استخارہ:	403	مستحب نمازیں
416	استخارہ کے شرعی مسائل	404	فصل سوم
417	فصل ہشتم	404	صلوٰۃ الاوابین
417	نماز حاجت	406	فصل چہارم
417	نماز حاجت پڑھنے کے مواقع	406	تہجد
417	نماز حاجت کا طریقہ	406	نماز تہجد اور اس کے فضائل
419	باب 13	407	تہجد کی رکعتیں
419	تراویح	407	گناہوں کا کفارہ
419	نماز تراویح اور احادیث مبارکہ فضائل کی روشنی میں	408	اللہ کی خوشی کا سبب
419	گناہوں کی بخشش	408	بہتر نماز
419	رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ۲۰ رکعت	408	امت محمدی ﷺ کے اشراف
420	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تراویح	409	تہجد لگانا پڑھو
420	نماز تراویح کے مسائل	409	نفس سے بہترین جنگ کا ذریعہ
424	باب 14	410	بیدار ہونے کے بعد کی دعا
424	مریض کی نماز	410	ذکر اللہ والوں کی صف میں شمولیت
424	مریض کی نماز کا طریقہ	410	حضور ﷺ کا معمول مبارک احادیث کی روشنی میں
424	مریض کو نماز کی رخصت کی صورتیں مع مسائل	412	تہجد کی رکعتوں کے بارے میں حضور ﷺ کا طریقہ مبارک
427	باب 15	412	تہجد کے اہم مسائل
427	قضاء نماز	412	فصل پنجم
427	قضاء نماز اور توبہ	414	اشراق
427	قضاء کی شرعی تعریف:	414	نماز اشراق:
428	قضاء نماز کے اہم مسائل	414	فصل ششم
428	قضاء نماز کا وقت:	414	چاشت
429	قضاء نماز کی معافی کی صورتیں	414	نماز چاشت
430	قضاء نمازوں میں ترتیب کے وجوب کے مسائل	414	فصل ہفتم
433	بلوغت کی عمر اور نماز	415	

حُسن ترتیب	نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا
445	433
چلتی گاڑی پر نماز پڑھنے کے مسائل	دور حاضر میں پیش کیا جانے والا اہم عذر
446	433
فصل ششم	﴿نماز کا فدیہ﴾
446	433
کشتی یا جہاز پر نماز	نماز کا فدیہ ادا کرنے کے مسائل
446	434
کشتی یا جہاز پر نماز کی ادائیگی کے مسائل	قضائے عمری کچھ نہیں:
447	435
باب 17	باب 16
447	435
اجتماعی عبادات	مسافر کی نماز
447	435
فصل اول	شرعی مسافر
447	435
جمعہ	مذکورہ تعریف کی وضاحت
447	436
شرائط جمعہ:	قصر کی مسافت/قصر کے مسائل
448	438
پہلی شرط: مصروف قنائے مصر	فصل اول
449	438
﴿شہر میں جمعہ کا مسئلہ﴾	مسافر کے لیے احکام و مسائل
449	438
ایک شہر میں مختلف جگہ پر ادائیگی جمعہ کا مسئلہ	قصر کی شرح
449	438
جمعہ کی امامت کا مسئلہ: جمعہ کون قائم کر سکتا ہے:	﴿سنتیں اور قصر کے مسائل﴾
450	439
دوسری شرط..... بادشاہ کا ہونا	نیت اقامت کی شرطیں:
450	440
تیسری شرط..... وقت	فصل دوم
450	440
چوتھی شرط: خطبہ	مسافر مقیم اقتداء
451	440
خطبہ کی شرعی تعریف	مسافر مقیم کب ایک دوسرے کی اقتداء کر سکتے ہیں؟
451	441
﴿خطبہ کی سنتیں﴾	فصل سوم
454	441
پانچویں شرط: جماعت	وطن اصلی
454	441
چھٹی شرط: اذن عام:	وطن اصلی کی تعریف اور اس کے مسائل
455	442
وجوب جمعہ کی شرائط	عورت اور بغیر محرم سفر کا حکم
455	442
مریض کی شرعی تعریف	محرم کی تعریف
455	443
بوڑھے شخص کا حکم	فصل چہارم
457	443
چند اہم شرعی مسائل	سواری پر نماز
458	443
خطبہ جمعہ اور مسائل:	سواہوں پر نماز کی ادائیگی کے احکام اور مسائل
459	444
جمعہ کے لیے تیاری کرنے کے مسائل	﴿سواری پر نماز کا جواز﴾
461	445
خطبہ جمعہ	فصل پنجم
	445
	چلتی گاڑی پر نماز

حُسن ترتیب	نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا
485	463
نیکوں کا اظہار اور بدیوں کو چھپاؤ	خطبہ عید الفطر
486	465
جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونا	خطبہ عید الاضحیٰ
487	468
فصل دوم	جمعہ عید الفطر، عید الاضحیٰ اور نماز استسقاء کے
487	لیے دوسرا خطبہ
487	470
بیماری اللہ کی نعمت و رحمت	فصل دوم
488	470
مریض کی عیادت سنت خیر الاما نام ﷺ	عیدین
490	471
فصل سوم	وجوب عید کی شرائط
490	471
بیماری عیادت کے فضائل احادیث کی	مریض کی شرعی تعریف
روشنی میں	بوڑھے شخص کا حکم
490	471
عبادت کا ثواب	عید کے دن کے مستحب کام
490	473
دوزخ سے ڈوری	چند اہم مسائل
492	474
چند اہم شرعی مسائل	نماز عید کا طریقہ
494	475
فصل چہارم	چند اہم مسائل
494	476
”کل نفس ذائقة الموت“	تکبیر تشریح
494	478
موت کے وقت کے مسائل	تکبیر تشریح کے وجوب کے مسائل
496	479
فصل پنجم	فصل سوم
497	480
تلقین کا طریقہ، مسائل	گہن کی نماز
497	480
میت کی آنکھیں بند کرتے وقت کی دعا:	سورج گہن:
498	480
میت کا قرض	فصل چہارم
499	482
فصل ششم	خوف و معصیت کے وقت نماز
500	482
میت کو نہلانے کا طریقہ اور احکام شرعی	باب 18
500	483
حکم	نماز جنازہ اور اس کے مسائل
500	483
نہلانے کا مکمل طریقہ	فصل اول
501	483
اہم شرعی احکام	جنازہ اور نماز جنازہ احادیث کی روشنی میں
503	483
فصل ششم	دفن میں جلدی کرنا
503	483
کافر مردہ کے متعلق اسلامی احکام	جنازہ کے ساتھ چلنے کا ثواب
503	483
فصل ہفتم	میت کا اچھا یا بُرا ذکر کرنا
504	484
کفن اور اس کے متعلقات	مردوں کو گالی دینے کی ممانعت
504	485

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا		حسن ترتیب	
517	مسجد میں نماز جنازہ جائز نہیں:	504	کفن کے تین درجے:
518	مردہ بچے کا کفن و دفن:	504	سنت کفن
519	فصل وہم	504	کفایت کفن
519	میت کا دفن کرنا احادیث کی روشنی میں	505	کفن ضرورت
519	لحد کی تیاری	506	﴿ کفن کیسا ہونا چاہیے؟ ﴾
519	مردہ کو کیسے دفن کیا جائے؟	506	اچھا کفن
521	حضور ﷺ کی قبر مبارک	506	سفید کفن
521	قبر پر پانی کا چھڑکاؤ	506	ممنوع کفن
522	یاد رکھنے کی سات اہم باتیں:	506	پرانے کفن کا مسئلہ
523	فصل گیارہ	507	بچوں کا کفن کیسا ہونا چاہیے؟
523	قبر بنانے اور دفن کرنے کے مسائل	507	نوبرس کی لڑکی کا کفن
523	قبر کی لمبائی چوڑائی کتنی ہونی چاہیے؟	507	بارہ برس کی لڑکی کا کفن
523	لحد کی شرعی تعریف اور مسائل	507	نوبرس سے کم عمر کا کفن
525	فصل بارہ	507	بہتر کفن کی صورت
525	عورت کا جنازہ قبر میں اتارنے کے مسائل	507	﴿ کفن کی خریداری کس کے ذمہ اور طریقہ ﴾
525	میت کو کس طرح قبر میں لٹایا جائے	508	﴿ کفن کیسے پہنایا جائے ﴾ (مکمل طریقہ) ﴿
526	قبر پر مٹی ڈالنے کا طریقہ اور دعا	510	فصل ہم
527	کیا قبہ بنا نا درست ہے؟؟؟	510	جنازہ لے کر کیسے چلا جائے (مکمل طریقہ)
527	کیا قبر پختہ کرنا درست ہے؟؟؟	511	جنازہ کے ساتھ جانے کا ثواب:
528	فصل تیرہ	512	فصل وہم
528	قبروں کی زیارت احادیث کی روشنی میں	512	نماز جنازہ اور اس کے مسائل
528	قبر کی زیارت کا حکم	512	﴿ نماز جنازہ کا طریقہ ﴾
528	آخرت کی یاد	512	نماز جنازہ کی نیت:
529	دفن میت کے متعلق چند اہم مسائل	513	﴿ نماز جنازہ کی دعا ﴾
532	فصل چودہ	514	اور لڑکی ہوتو
532	قبر کی زیارت کے شرعی مسائل	515	﴿ کن لوگوں کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے ﴾
533	زیارت قبر کا طریقہ:	516	نماز جنازہ میں امامت کا حق:
534	فصل پندرہ	517	نماز جنازہ کی صف:

.....حُسن ترتیب		نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا	
548	شہادت کا طالب	534	ایصالِ ثواب احادیث کی روشنی میں
549	نفاق پر موت	534	سعد کی ماں کا کنواں
549	مشرکی سے جہاد	534	صدق کا ثواب
549	رضاء الہی کا طالب	535	حدیث مذکورہ سے چند مسائل کا استنباط
550	شہید کو غسل اور کفن نہیں دیا جائے گا	536	مردوں کو ایصالِ ثواب کرنے کے مسائل
550	شہید کو غسل کیوں نہ دیا جائے؟	539	فصل سولہ
551	آلہ جارحہ کی تعریف	539	میت پر آنسو بہانے کا مسئلہ احادیث کی
551	رحمت الہی		روشنی میں
551	کن صورتوں میں غسل دیا جائے گا؟	539	آنسو ب رحمت
553	باب 20	539	اظہارِ غم کے دو انداز
553	نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا	540	بچے کی وفات پر انعام
566	باب 21	540	اولاد کے بدلے جنت کی عطا
566	فرض نمازوں کے بعد دعا کا ثبوت	541	کھانے پکانے کا حکم
570	باب 22	542	چند اہم مسائل
570	اسلامی مہینوں کے مطابق نوافل عبادت	543	تعزیت کیسے کی جائے اور ماتم کا شرعی حکم
571	﴿محرم الحرام﴾	543	تعزیت کرنے کے الفاظ
571	نفل نماز پہلی تاریخ محرم الحرام	544	تعزیت کی کتنی مدت ہوتی ہے
572	نفل نماز شب عاشور	544	میت کے نام پر کھانا پکانے کا مسئلہ
573	یوم عاشورہ	545	نوحہ اور بین کی حقیقت
574	دُعَاءُ عَاشُورَاءَ	546	رسول اللہ ﷺ کا فعل مبارک
576	نفل روزہ	546	سوگ کے شرعی مسائل
578	﴿مَرَاتِلُ﴾	547	باب 19
576	نفل نماز	547	شہید کے فضائل
577	نفل آخری چار رکعت	547	کیا شہید زندہ ہوتا ہے؟
578	دُعا	547	شہید کا مقام احادیث کی روشنی میں
579	﴿رَبِيعِ الْاَوَّلِ﴾	547	شہید کے چھ انعام
579	نفل نماز	548	ہر گناہ سے بخشش

.....حُسن ترتیب		نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا	
600	چوتھی شب قدر	580	﴿ربیع الثانی﴾
601	پانچویں شب قدر	580	نفل نماز
602	﴿مُعْتَمِدَةُ الْوَدَاعِ﴾	581	﴿جمادی الاول﴾
603	﴿مَوَالِ الْكُرَمِ﴾	581	نفل نماز
603	نفل نماز	582	﴿جمادی الثانی﴾
603	﴿عِيَّةُ الْفِطْرِ﴾	582	نفل نماز
604	نفل روزہ	582	نفل روزہ
604	﴿ذِيْقَعْدِ﴾	583	﴿رَبْعُ الْمَرْجَبِ﴾
604	نفل نماز	583	نفل نماز
605	نفل روزہ	587	نفل نماز شب معراج
605	﴿ذِي الْحِجَّةِ﴾	588	نفل روزہ
609	نفل روزہ	589	﴿عَبَّاسُ الْعَظِيمِ﴾
610	باب 23	589	نفل نماز
610	چند اختلافی مسائل اور ان کا حل	590	﴿عَبْدُ الْمُعْتَمِدِ الْعَظِيمِ﴾
610	فصل اول	591	﴿شَبِّ قَدَرِ﴾
610	﴿رَفْعُ يَدَيْنِ﴾	593	نفل نماز پندرہ تاریخ
610	حدیث جابر رضی اللہ عنہ اور (اختلافی) رفع یدین کا منسوخ ہونا	594	﴿شَبِّ قَدَرِ كِي دَعَا﴾
611	(۱) امام اعظم ابو حنیفہ:	594	صلاۃ التَّسْبِيحِ كِي فَضِيلَاتِ
614	(۲) امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ:	595	طریقہ ادا کی
615	(۳) امام سرخسی رضی اللہ عنہ:	595	نفل روزہ
615	(۴) فخر الدین عثمان بن علی الرضی اللہ عنہ:	595	﴿رَمَضَانَ الْمُبَارِكِ﴾
615	(۵) امام کمال الدین محمد بن الواحد المعروف بابن ہمام رضی اللہ عنہ:	597	پہلا عشرہ رحمت
615	(۶) شیخ الاسلام برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی رضی اللہ عنہ:	597	دوسرا عشرہ مغفرت
616	(۷) امام ابن نجیم المصری رضی اللہ عنہ:	597	تیسرا عشرہ آگ سے نجات
616	(۸) امام ابن حجر العسقلانی رضی اللہ عنہ:	597	شب قدر کی دعا
		597	پہلی شب قدر
		598	دوسری شب قدر
		599	تیسری شب قدر

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا	حسن ترتیب
616 (۹) قاضی عیاض المالکی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	624 (۳۵) حضرت علامہ محمد حسن محدث السنہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
617 (۱۰) حضرت علامہ علی قاری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	624 (۳۶) حضرت علامہ محدث قاسم بن قطلوبغا <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
617 (۱۱) امام زبیلی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	624 (۳۷) ترحیب بن ربیعان الدوسری
617 (۱۲) ملک العلماء علامہ کاسانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	624 (۳۸) ابو معاذ طارق بن عوض اللہ بن محمد
617 (۱۳) علامہ سید طحطاوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	625 (۳۹) فقیر اعظم ہند مولانا محمد شریف الحق امجدی
618 (۱۴) امام حسن بن عمارہ الشرنبلالی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	625 قائلین اختلافی رفع یدین اور حدیث جابر <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
618 (۱۵) علامہ مولانا محمد ہاشم سندھی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	628 محدثین کی ابواب کے تحت چند مثالیں
618 (۱۶) فتاویٰ عالمگیری	630 قائلین رفع یدین محدثین سے استدلال کا جواب
618 (۱۷) علامہ ابن عابدین شامی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	630 حدیث جابر <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی تشریح
619 (۱۸) شیخ عبدالحق محدث دہلوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	632 خیل شمس کا معانی
619 (۱۹) علامہ بدرالدین العینی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	633 تکبیر تحریرہ، قنوت وتر اور عیدین والی رفع یدین منع نہیں ہیں
620 (۲۰) مولانا الشاہ احمد رضا خان محدث بریلوی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	634 تکبیر تحریرہ، قنوت وتر اور عیدین میں رفع یدین کا ثبوت
620 (۲۱) محدث کن علامہ ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	634 تکبیر تحریرہ کے وقت رفع یدین
620 (۲۲) علامہ عبدالعزیز پرہاروی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	634 قنوت وتر کا رفع یدین اور اس کا ثبوت
620 (۲۳) امام ابی محمد علی بن زکریا انجلی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	636 عیدین کی نماز میں رفع یدین کا ثبوت
(م ۶۸۶):	638 فصل دوم
620 (۲۴) ابوالفرج عبدالرحمن ابن جوزی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	638 مروجہ آٹھ رکعات تراویح بدعت ہیں
621 (۲۵) علامہ مغلطائی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	638 سنت رسول <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کی فضیلت
621 (۲۶) محمود بن احمد بن الصدر الشہید التجاری	640 حدیث پر اعتراض اور جوابات
621 (۲۷) برہان الدین مازہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	643 ﴿خلفاء راشدین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت﴾
621 (۲۸) شہاب الدین احمد بن ادریس مالکی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	643 روایت نمبر ۱
621 (۲۹) علامہ الحاجہ نجاح <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	643 روایت نمبر ۲
622 (۳۰) ماہر یاسین <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	643 روایت نمبر ۳
622 (۳۱) علامہ ظفر الدین بہاری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	644 روایت نمبر ۴
623 (۳۲) علامہ فیض احمد اویسی محدث بہاولپوری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	645 بیس رکعات تراویح حضرت علی <small>رضی اللہ عنہ</small> کے عہد میں
623 (۳۳) علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	645 ﴿بیس رکعات تراویح عہد صحابہؓ میں﴾
623 (۳۴) علامہ مفتی غلام رسول <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> (علی پور سیداں)	
623 (۳۵) محقق اسلام علامہ مولانا محمد علی نقشبندی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا		حسن ترتیب	
663	اس آیت کا شان نزول:-	646	(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما:
665	سند کا تعارف:	646	(۲) حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ:
668	سند کا تعارف	647	(۳) حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ:
669	مسند ابو عوانہ کی سند کا تعارف:	647	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بیس رکعات تراویح پر اجماع
671	روایت نمبر ۳	648	۱۔ علامہ ابن حجر کی شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
672	سند کا تعارف	648	۲۔ محدث ابن قدامہ حنبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
674	روایت نمبر ۴..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا فتویٰ نمبر ۱	648	۳۔ شارح بخاری علامہ عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:
675	سند کا تعارف:	648	۴۔ امام تقی الدین ابوبکر الدمشقی الشافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
675	روایت کی صحیح:	649	۵۔ علامہ ابن عبدالبر مالکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
676	روایت نمبر ۵..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا فتویٰ نمبر ۲	649	۶۔ علامہ علاء الدین الکاسانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:
676	سند کا تعارف:	650	۷۔ غیر مقلدین کے ممدوح اور مسلمہ شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ لکھتے ہیں:
676	روایت نمبر ۶:	650	امت مسلمہ کا تو اتر تو اترتے ہیں رکعات تراویح
677	سند کا تعارف:	651	خیر القرون سے لیکر تیسری صدی ہجری تک
677	روایت نمبر ۷:		بیس رکعات تراویح
678	سند کا تعارف:	654	غیر مقلدین کا مغالطہ
678	روایت کی تصحیح:	654	تراویح اور تہجد دو الگ الگ نمازیں ہیں
679	روایت نمبر ۸:	656	تراویح کے بعد تہجد کا ادا کرنا
679	سند کا تعارف:	657	مروجہ آٹھ رکعات تراویح بدعت ہیں
680	روایت نمبر ۹	658	آٹھ رکعات تراویح کو سنت کہنے والوں سے
680	سند کا تعارف:		آٹھ سوال
680	روایت نمبر ۱۰:	660	فصل سوم
681	سند کا تعارف:	660	سکوت خلف الامام پر اہلسنت
681	روایت نمبر ۱۱:		والجماعت کا موقف
682	سند کا تعارف:	660	امام کے پیچھے خاموش رہنے کا مسئلہ چالیس
683	روایت نمبر ۱۲		احادیث کی روشنی میں
683	سند کا تعارف:	662	روایت نمبر ۲

694	روایت نمبر ۲۸:	683	روایت نمبر ۱۳
694	سند کا تعارف:	684	سند کا تعارف:
695	روایت نمبر ۲۹:	684	روایت نمبر ۱۴
695	سند کا تعارف:	685	سند کا تعارف:
695	روایت نمبر ۳۰:	685	روایت نمبر ۱۵
696	سند کا تعارف:	686	سند کا تعارف:
696	روایت نمبر ۳۱:	686	روایت نمبر ۱۶
697	سند کا تعارف:	686	سند کا تعارف:
697	روایت نمبر ۳۲:	687	روایت نمبر ۱۷
697	سند کا تعارف:	687	سند کا تعارف:
698	روایت نمبر ۳۳:	687	روایت نمبر ۱۸
698	سند کا تعارف:	688	سند کا تعارف:
698	روایت نمبر ۳۴:	688	روایت نمبر ۱۹
699	سند کا تعارف:	688	سند کا تعارف:
699	روایت نمبر ۳۵:	689	روایت نمبر ۲۰
699	سند کا تعارف:	689	سند کا تعارف:
699	روایت نمبر ۳۶:	689	روایت نمبر ۲۱
700	سند کا تعارف:	690	سند کا تعارف:
700	روایت نمبر ۳۷:	690	سند کا تعارف:
701	سند کا تعارف:	691	روایت نمبر ۲۳
701	جمہور کا مذہب:	691	سند کا تعارف:
701	روایت نمبر ۳۸:	691	روایت نمبر ۲۴
702	سند کا تعارف:	692	سند کا تعارف:
703	روایت نمبر ۳۹:	692	روایت نمبر ۲۵
703	سند کا تعارف:	692	سند کا تعارف:
703	روایت نمبر ۴۰:	693	روایت نمبر ۲۶
703	سند کا تعارف:	693	سند کا تعارف:
705	ضمیمہ	693	روایت نمبر ۲۷
		694	سند کا تعارف:

حرف حرف خوشبو

ایک دفعہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں تشریف فرما تھے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کی صحبت میں بیٹھے یہ عشاق اپنے حبیبِ لبیب ﷺ کی باتوں سے خوب لطف اندوز ہو رہے تھے کہ کسی صحابی نے سوال کر دیا کہ اے حبیبِ خدا آپ ﷺ پر ہماری جانیں نثار ہوں ذرا یہ تو بتائیں کہ آج دنیا میں ہم آپ ﷺ کی صحبت بابرکات سے فیض یاب ہو رہے ہیں قیامت کے دن آپ ﷺ ہمیں تو پہچان لیں گے کیونکہ آپ ﷺ نے ہمیں دیکھا ہے بھلا وہ لوگ جو ہمارے بعد میں آئیں گے اور قیامت تک آپ ﷺ کے آنے والے امتی جب میدانِ محشر میں ہوں گے تو آپ ﷺ اتنی امتوں میں سے اپنے امتیوں کو کیسے پہچانیں گے آپ ﷺ کو کیسے معلوم ہوگا کہ یہ میرا امتی ہے۔

اپنے پیارے صحابی جناب ﷺ کی اس بات پر نبی کریم ﷺ نے مسکراتے ہوئے جواب فرمایا کہ میں قیامت کے دن اپنی امت کو ان کے اعضاءِ وضو سے پہچانوں گا وہ تمام اعضاءِ نور سے روشن ہوں گے۔ میرے امتی جو اپنے ربِّ عزوجل کی بارگاہ میں حاضری کے لیے وضو کر کے طہارت حاصل کر کے حاضر ہوتے ہیں ان کے وضو والے اعضاءِ نور سے منور ہوں گے اس طرح میں دور سے ہی اپنی امت کو پہچان لوں گا۔

جی ہاں! دینِ حق کی انہی باتوں کو جب عشاق اور صاحبانِ دل پڑھتے ہیں تو وہ ان اعمال کو بجالانے میں ذرا بھی تاخیر نہیں کرتے جن سے عشقِ مصطفیٰ ﷺ اور

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا حرف حرف خوشبو

قربتِ خدا میں کاملیت جیسی لازوال دولت حاصل ہوتی ہے۔ دین اسلام کی یہی کاملیت تو ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں کو نہ صرف ظاہری مطلب جسمانی طہارت کے اصول و ضوابط سکھاتا ہے بلکہ باطنی طہارت کے وہ خوبصورت و نمایاں اصول بھی سکھاتا اور بتاتا ہے جن پر عمل ایک مسلمان کو مومن بنا دیتی ہے پھر وہ بندہ مومن انہی اصولوں پر دوام حاصل کر کے صرف بندہ مومن نہیں بلکہ سچا مومن بن جاتا ہے۔

سچا مومن حقیقتاً ان پانچ صفات کا مظہر کامل ہوتا ہے جن کی موجودگی میں زیارت کرنے والے صاحبانِ دل زبانِ حال و قال سے کہتے ہیں اس بندے کو دیکھ کر خدا یاد آ جاتا ہے اور حقیقتاً یہ انہی صفاتِ خدا کا عکس ہوتا ہے جن کی موجودگی نہ صرف ظاہر کو بلکہ باطن کو بھی چار چاند لگا دیتی ہے سچے مومنین کی پانچ صفات میں سے اول تو ”واذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم“ ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ اللہ کی صدائیں بلند ہوا کرتی ہیں جب ان کی سماعتوں کے پردوں سے اللہ اکبر کی دلنواز صدائیں ٹکراتی ہیں تو ان کے ایمان انہیں ان کی خطاؤں پر جھنجھوڑتے ہیں اپنی اپنی لغزشیں یاد آتی ہیں ان کی آنکھیں پُرم ہو جاتی ہیں مارے خوف کے ان کے بدن کے بال تک کانپ جاتے ہیں۔ خوف و ڈر کا یہ عالم اس قدر نمایاں ہوتا ہے کہ کبھی کبھی تو ان کی جان قفسِ عنصری سے پرواز کر جاتی ہے۔ اس وقت حضرت امام زین العابدینؑ جیسی ہستی کا یہ عالم ہوا کرتا ہے کہ حج کرنے جاتے ہیں امیرِ قافلہ کے فرائض سرانجام دے رہے ہوتے ہیں۔ ادھر اہلِ قافلہ کی زبانوں سے ”لبیک اللہم لبیک“ کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں ادھر سالارِ قافلہ وادیِ حجاز سر جھکائے ہوئے ہیں احباب حاضر ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں۔ عالیجاہ! اپنے لبوں کو جنبش دیں اس کلمہِ تلبیہ کے بنا تو کچھ لذت اور سروکار نہیں یہ تو لازم و ملزوم ہیں۔ احباب کا اندازِ ناصحانہ تو اچھا ہے مگر دل و دماغ ”وجلّت قلوبہم“ کی عملی تصویر بنے پڑے ہیں پلکوں پر شبثی قطرے عشقِ خدا سے لبریز کیفِ دل کی خاموش تفسیر بیان کر رہے ہیں رخسار مبارک ہیں کہ اشکوں کے سیل رواں سے ڈھلے جا رہے ہیں آخر احباب کا بڑھتا اصرار مجبور محض بن کر لبوں کو حرکت

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا حرف حرف خوشبو

دینے پر راضی کر لیتا ہے مگر ابھی زبان سے لفظ لبیک ہی مکمل ادا نہ ہوا کہ جسم نے ایک جھرجھری لی اور بے ہوش ہو گئے۔ ساتھیوں نے پانی پلایا ہوش میں آئے پھر وہی ناصحانہ صدائیں پھر لبوں کی جنبش اور ساتھ ہی بے ہوش ہو جانا۔ تیسری مرتبہ ہوش میں لایا گیا تو ساتھیوں نے وجہ دریافت کی تو ”وجلّت قلوبہم“ کے اس عملی پیکر نے جواب دیا کہ میں تو کہتا ہوں اور کہہ دوں ”لبیک اللہم لبیک“۔ ”اے اللہ میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں لیکن جس کی بارگاہ میں میں حاضر کی صدا لگا رہا ہوں جس نخی کے در پر میں اپنا کشلول لے کر رحمت کی بھیک مانگنے آیا ہوں اگر اس نے کہا جاؤ میں تمہاری حاضری قبول نہیں کرتا تو پھر میں کدھر جاؤں گا؟“

جی ہاں! اس قدر گہری سوچ رکھنے والے لوگ جب ”واذا تلّیت علیہم آیتہ“ کے مواقع پاتے ہیں تو ان کا ثمرہ ”زادتہم ایمانا“ ہوتا ہے اور مصائب و آلام کے ٹھانٹھیں مارتے سمندر ان کے سامنے اپنے ہیبت ناک جلوے اور مناظر پیش کر رہے ہوتے ہیں اس وقت بھی ان کے پیش نظر صرف اور صرف توکل ہوتا ہے اپنے رب پر اس قدر بھروسہ ہوتا ہے کہ ”وعلی ربہم یتوکلون“ کی عملی تصویر ثابت ہوتے ہیں۔ پھر جب یہی بندے اپنے رب سے تعلق جوڑتے ہیں تو پھر شکوہ عطاء یا قبول دعا کا نہیں ہوتا پھر وقت کی تنگی کا ہوتا ہے ”الذین یقیمون الصلوٰۃ“ کے یہ عملی پیکر جب اپنے کریم عزوجل کی بارگاہ میں جھکتے ہیں تو یہ حقیقت میں معرفت کریبی کے سمندر میں غوطہ زن ہوتے ہیں پھر جب سجدہ سے سر اٹھاتے ہیں تو معرفت الہی کے سمندر کے سمندر پی چکے ہوتے ہیں۔

ان بندگانِ خدا میں جب اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے وہ شخص جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا جُزبہ بھجوایا اور اپنی امت کے لیے دعا کرنے کا حکم بھی دیا ساتھ ہی اس کی دعا سے امت کے کثیر لوگوں کی بخشش کا مژدہ جانفزا بھی سنایا یہ ”الذین یقیمون الصلوٰۃ“ کی عملی تصویر تھے کہ زبان حال و قال سے کہتے۔ اے میرے کریم عزوجل! اویس رضی اللہ عنہ کی آج کی رات رکوع کی ہے پھر ساری

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا حرف حرف خوشبو

رات اپنے رب سے رکوع میں باتیں کرتا کبھی کہتے اے اللہ اولیس کی آج کی ساری رات سجدہ کی ہے پھر ساری رات سجدہ میں گزر جاتی ہے۔ ادھر رابعہ بھری گود دیکھ لیں۔ رات سجدے میں گرتیں تو صبح مؤذن جب اذان دیتا اس وقت سجدے سے سر اٹھاتی۔ عرض کرتی یا اللہ تو نے رات اتنی چھوٹی بنائی کہ رابعہ کا ایک سجدہ پورا نہیں ہوتا۔

جی ہاں! تبھی تو ان لوگوں سے رب راضی ہوتا ہے اور ان کی یہ نماز ان کے رزق کے متعلق ان کا عقیدہ اتنا پختہ کر دیتی ہے کہ وہ مما رزقنہم ینفقون کا پیکر کمال بن جاتے ہیں۔ صفت نوال ان کا صبح و شام کا خاصا بن جاتی ہے۔ یہ لوگ مخلوق کی حاجات کو پورا کرنے لگتے ہیں اللہ ان کو عطا کرتا ہے اور یہ لوگ مخلوق کو عطا کرتے ہیں الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون کی آیت مبارکہ کا مصداق بن جاتے ہیں۔ عبادات کی لذت اس قدر ملتی ہے کہ ہر لمحہ وصال محبوب کی تڑپ رکھتے ہیں۔ فراق محبوب میں ایک لمحہ بھی گزارنا ناممکن و محال ہو جاتا ہے۔ اسی تڑپ میں غذا اس قدر کم ہو جاتی ہے کہ سوچ کے زاویے بدل جاتے ہیں جتنا وقت چار لقمے کھانے پر صرف کرنا ہے کیوں نہ اسے بھی اللہ اللہ کرنے پر صرف کیا جائے۔ پھر ذکر خدا ہی ان کی روح کی غذا بن جاتی ہے اب چاشنی اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ تنہائی تلاش کرنے لگتے ہیں ایسے خلوت کدے کے متلاشی بن جاتے ہیں جہاں بس ایک خدا اور ایک وہ ہو جہاں ایک معبود اور اس کا عبد ہو جہاں کوئی خلل انداز نہ ہو۔ رات ہے تو وہ بھی کبھی حالت قیام کو کبھی رکوع تو کبھی سجدہ میں اس سے باتیں کرتے ہوئے گزر جائے دن ہے تو وہ بھی کبھی قیام کبھی رکوع تو کبھی سجدہ کی حالت میں اسے راضی کرتے ہوئے گزر جائے۔ اس طرح یقیمون الصلوٰۃ کی عملی تصویر و تفسیر بن جاتے ہیں۔ یہ ہے اس نماز کا ثمرہ جسے ہم گناہ گار محض فرض سمجھ کر پڑھتے ہیں حالانکہ حکم قائم کرنے کا ہے جب ہم اس قدر امر ربی کے خلاف ہوتے ہیں پھر بھلا کیسے ہماری دعاؤں میں وہ تاثیر پیدا ہو کہ انہیں رحمت الہی بڑھ کر پردہ اجابت میں سمیٹ لے۔

Click

اک سجدہ جسے تُو گراں سمجھتا ہے

ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

مذکورہ بالا مصروفیات کو اگر صوفیاء کے اقوال و افعال اور نظریات کی روشنی میں پرکھا جائے تو خلاصہ بحث اس طرح بھی سامنے آئے گا کہ صوفیاء کے نزدیک ”صلوٰۃ“ کا لفظ ”صلی“ سے مشتق ہے۔ اور صلی آگ کو کہا گیا ہے گویا جس طرح ہم کسی چیز کو درست کرنے، نیا بنانے یا پختہ کرنے کے لیے آگ کا استعمال ضروری جانتے ہیں اسی طرح نفس انسان میں جو کمی، کچی ٹیڑھا پن یا عقائد میں جو خامی ہوتی ہے اسے پختہ کرنے کے لیے نماز کا قیام عمل میں لایا جاتا ہے اسی نفس پر جب نماز کے ذریعے کامل دسترس اور کنٹرول حاصل ہو جاتا ہے تو بندہ قربت الہی کے درجات زینہ بہ زینہ طے کرتا ہوا کوئی مقام پا لیتا ہے نفس سے جنگ ہی تو خود شناسی اور معرفت اندرون کا دوسرا نام ہے جو اس جنگ میں جتنا زیادہ فاتح ہوتا ہے وہ اتنا ہی قربت الہی کا زیادہ حقدار ہوتا ہے اس طرح اس سفر کا نام سفر ولایت رکھ دیا جاتا ہے۔ اکثریت اسے تصوف کا نام دیتے ہیں لیکن نتیجتاً ایک بات ضرور ثابت ہوتی ہے جو اللہ کا ہو جاتا ہے ساری دنیا اس کی ہو جاتی ہے اس کی آسان مثال اس طرح ہے ایک دفعہ بادشاہ محمود غزنوی نے اپنے دربار میں اشرفیاں پھینکیں تاکہ سب درباری اٹھالیں سب درباری اشرفیوں کی طرف لپکے اور اشرفیاں چننے لگے لیکن محمود غزنوی کا غلام خاص ایاز پاس ہی کھڑا رہا۔ محمود غزنوی نے کہا: ”ارے ایاز بھلا تمہیں اشرفیوں کی ضرورت نہیں؟“ ایاز نے کہا۔ ”نہیں۔ جب بادشاہ میرا ہے تو گویا سب کچھ میرا ہے۔“ تو اس ایک مثال سے سمجھانا یہ مقصود ہے کہ جو اللہ سے تعلق جوڑے اور اس کا ہو جائے تو جس کا اللہ ہو جائے سب اسی کا ہو جاتا ہے جیسے ایک حدیث قدسی بھی ہے جس کا مفہوم اس طرح ہے کہ:

”جب کوئی بندہ نوافل کے ذریعے میری قربت حاصل کر لے تو

میں اس کا ہاتھ، ناک، کان، آنکھ بن جاتا ہوں۔“

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا حرف حرف خوشبو

حقیقتاً اس میں اس طاقت کا تذکرہ ہے جو خداوند قدوس کی طرف سے اس کے بندہ خاص کو عطا کی گئی ہو۔ اس کی یہ علامت ہوتی ہے کہ ان صفات و علامات سے متصف شخصیات جن کا ظاہر تو درویش نما ہوتا ہے جب خاک کو چھوئیں تو کندن کر دیتے ہیں۔ بے جان کو جاندار کر دیتے ہیں۔ ساری عمر احکامِ خدا پر لبیک کرتے ہیں۔ پھر جب یہ کسی کو حکم دیتے ہیں تو ان کی صدا دلنواز پر مخلوق لبیک کہتی ہے جب کسی بے حال پر نگاہ ڈالتے ہیں تو اسے حال و قال، قال و حال کی منازل ایک ساعت میں طے کروا دیتے ہیں اسی کے متعلق تو قلندر لاہوری لکھتے ہیں۔

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوقِ یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

اور

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہوئی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

تم باذن اللہ ان کی زبان پاک کا ایسا وظیفہ ہوتا ہے جس کی تاثیر مردہ اجسام میں بھی حرارت پیدا کر دیتی ہے۔ مختصر یہ کہ روح کی تازگی اور ترقی کا یہ سفر نوافل کی ادائیگی، قیام و رکوع و سجود کے خوبصورت تسلسل کا نتیجہ ہوا کرتا ہے۔

یہی وہ حسن نماز ہے جسے ”الصلوة معراج المومنین“ کہا گیا ہے۔ یہی وہ محبت بھری نماز ہے جو اشرف المخلوقات کے مقام پر فائز حضرت انسان کو تاج تخت و شاہی سے بے نیاز کر کے میراثِ عشق و محبت جو دو سخا، جمال و کمال اور نوال کا وارث حقیقی بناتی ہے جس کی اذانوں کی گونج سے نئی سحر نمودار ہوتی ہے اور کتاب ہذا ”نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا“ اسی مقصد کے پیش نظر لکھی گئی ہے کہ ہم اپنی نمازوں کی ان ظاہری و باطنی خامیوں کو دور کریں جن کی وجہ سے ہماری نمازیں ”ان الصلوة تنہی عن الفحشاء والمنکر“ کا مصداق نہیں بن پارہیں۔

کتاب ہذا میں جہاں نماز کے مسائل بیان کیے ہیں وہاں طہارت ظاہری و

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا حرف حرف خوشبو

باطنی کے حصول پر بھی میں نے ایسے مضامین لکھے ہیں جن کا مطالعہ یقیناً مذکورہ مقاصد کے حصول میں گہری معاونت کا سبب ہوگا۔ ان کے علاوہ آخری باب میں اختلافی مسائل کا ذکر کیا ہے تاکہ موجودہ دور میں درپیش وہ مسائل جن کو ہوا دے کر نماز کو بندے اور معبود کے درمیان ایک خوبصورت ملاقات کی بجائے محض ایک فرض ظاہر کیا جا رہا ہے۔ ایسا فرض جیسے سر سے اتارا جا رہا ہو۔ ان باطل نظریات کا خاتمہ بھی ضروری تھا۔ بہر حال تمام اختلافی مسائل کو قرآن و حدیث اور عقلی دلائل سے بیان کیا ہے تاکہ میرے مذکورہ نظریات سے متفق قاری اور طالب کو ان تکالیف کا سامنا نہ کرنا پڑے جو ”اھدنا الصراط المستقیم“ کی دعا لاریب کے مصداق بننے سے ڈگمگا دینے والی ہیں۔ بہر حال میں تو اپنے کریم کی بارگاہ میں اپنے دل کی بات بزبان حکیم الامت حضرت اقبالؒ کے یوں عرض کروں گا۔

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی

میں اسی لیے مسلمان میں اسی لیے نمازی

یقیناً اتنے کام وہی مجھ سے کروا رہا ہے جس نے مجھے تخلیق اور تعمیر کیا۔ اسی کی تائید مسلسل سے میں آج اس مقام پر ہوں کہ اس کے بندے مجھ سے مل کر خوش ہوتے ہیں اور ان کے لبوں سے ایسے الفاظ نکلتے ہیں جن میں خلوص محبت پیار اور وفا کی مہک محسوس کی جاسکتی ہے۔ ان عناصر سے بننے والی دعائیں میرے حق میں وہ خود ہی قبول بھی کرتا ہے میں پھر سے اس کتاب ”نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا“ کے متعلق اس کی بارگاہ بے کس پناہ میں دامن طلب پھیلا کر یوں عرض کناں ہوں:

اے قطروں کو سمندر کی وسعتیں بخشے والے کریم

اے دلوں کے ظلمت کدوں میں اپنی معرفت کا چراغ روشن کرنے والے حسین

و جمیل و رحیم!

اس مشت خاک، ذرّہ ناچیز، قطرہ حقیر، اور بے نوا فقیر کے قلم نے جو کام تو

نے لیا اسے اب اپنی بارگاہ میں وہ مقام بھی عطا کرنا جس سے ہر عام و خاص نفع

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا..... حرف حرف خوشبو

اٹھائے۔ اپنے محبوب مکرم رسل معظم ﷺ کے طفیل اپنی عنایات خسروانہ سے اپنے الطاف شاہانہ سے جن مقاصد کے پیش نظر اس کام کے لیے تو نے مجھے ہمت عطا کی انہیں پورا فرما۔ نیز میرے والد گرامی اور والدہ ماجدہ جنہوں نے اس کام کے کرنے پر میری حوصلہ افزائی کی انہیں صحت کاملہ عطا فرما ان سے راضی ہو جا اور میرے اساتذہ جن کی محبتیں اور خلوص جن کی بدولت میں اس قابل ہوا ان کی زندگیاں اپنی مرضی پر حسین و جمیل بنا۔

کتاب ہذا کے اشاعت کی ذمہ داری ”اسلام بک ڈپو“ کے ایگزیکٹو چوہدری جوادر رسول صاحب نے لی اس میں آپ کا بھی ممنون و مشکور ہوں اور اس بات پر بھی کہ ہر ملاقات پر آپ شہر رسول ﷺ کی کھجوروں اور بیت اللہ شریف کے تحفہ خاص آپ زم زم سے ضیافت کا اہتمام کرتے ہیں۔ اللہ کریم آپ کی اس زرہ نوازی پر آپ کو اپنی خاص رضا سے نوازے اور عشق رسول ﷺ کی دولت لازوال سے مستفید فرمائے۔ نیز میں مشکور ہوں اپنے پیارے بھائی ندیم صدیقی صاحب کا جن کی معاونت کی بدولت میں اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچا رہا ہوں۔ اور سب سے بڑھ کر مشکور ہوں مفتی ظفر القادری بھکروی صاحب (واہ کینٹ) کا جنہوں نے مجھے اپنی گونا گوں مصروفیات سے وقت دیا اور پیارے بھائی حافظ یاسر (واہ کینٹ) کا بھی مشکور ہوں جن کے ہمارے تعلقات زمانہ طالب علمی کی ابتداء سے ہیں اور انہی کی بدولت مفتی صاحب سے ملاقات ہوئی۔

اللہ کریم ان سب نیک لوگوں اور اس نیک کام کی بدولت مجھ سے دین کے کام لیتا رہے۔ نیز ان کاموں کو صد سلامت تا قیامت دوام عطا فرمائے۔

آمین بجاہ نبی کریم ﷺ
ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم
اسلام آباد

باب 1

چھ / ۶ کلمے

۱۔ اوّل کلمہ طیب

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ط

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمد ﷺ اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں۔

۲۔ دوم کلمہ شہادت

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

۳۔ سوم کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ط

پاک ہے اللہ اور ساری خوبیاں اللہ ہی کے لیے ہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور گناہ سے باز رہنے اور نیکی کی قوت اللہ ہی سے ہے جو بلند مرتبہ والا عظمت والا ہے۔

Click

۳۔ چہارم کلمہ توحید

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي
وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ أَبَدًا أَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ط
بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ساری خوبیاں، وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے کبھی بھی نہیں مرے گا وہ عظمت اور بزرگی والا ہے اسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پنجم کلمہ استغفار

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ أَدْبَتُهُ عَمْدًا أَوْ خَطَاءً سِرًّا
أَوْ عَلَانِيَةً وَأَتُوبُ إِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِي أَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِي
لَا أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوبِ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ط

میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے کیا خواہ جان کر کیا یا بے جانے، چھپ کر یا کھلم کھلا اور میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جو میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے بھی جو میں نہیں جانتا یقیناً تو ہی ہر غیب کو خوب جاننے والا ہے اور تو ہی عیبوں کو چھپانے والا اور گناہوں کو بخشنے والا ہے اور گناہ سے باز رہنے اور نیکی کی قوت اللہ ہی سے ہے جو بلند مرتبہ والا عظمت والا ہے۔

۶۔ ششم کلمہ رد کفر

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَأَنَا أَعْلَمُ بِهِ وَأَسْتَغْفِرُكَ

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 1: چھ کلمے

لِمَا لَا أَعْلَمُ بِهِ تَبَّتْ عَنْهُ وَتَبَرَّاتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكَذِبِ
وَالْغَيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِي كُلِّهَا
وَأَسَلَّمْتُ وَأَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ.

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں تیرے ساتھ کسی کو شریک کروں اور وہ میرے علم میں ہو اور میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اس گناہ سے جس کا مجھے علم نہیں میں نے اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر اور شرک سے اور جھوٹ اور غیبت سے اور بری ایجادات سے اور چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے اور کسی پر بہتان باندھنے سے اور ہر قسم کی نافرمانی سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں۔

ایمان مفصل

أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهِ
وَشَرِّهِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَالْبُعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر کہ ہر بھلائی اور برائی اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمادی ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے۔

ایمان مجمل

أَمَنْتُ بِاللَّهِ كَمَا هُوَ بِأَسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ وَقَبِلْتُ جَمِيعَ أَحْكَامِهِ
إِقْرَارًا ۴ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيقًا ۴ بِالْقَلْبِ ط

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے قبول کیے اس کے تمام احکام مجھے اس کا زبان سے اقرار ہے اور دل سے یقین ہے۔

Click

باب 2

مسلمان کے بنیادی عقائد

لغوی معنی:

لفظ ”عقائد“ عقیدہ کی جمع ہے۔ لفظ عقیدہ کا باخذا اور مصدر ”عقد“ ہے جس کا معنی باندھنا یا گرہ لگانا کے ہیں۔ عربی زبان میں محاورہ بولا جاتا ہے: ”عقد الحبل“ اس نے رسی کو باندھا۔

لغوی اعتبار سے باندھی ہوئی یا گرہ لگائی ہوئی چیز کو عقیدہ کہتے ہیں۔

عقیدہ کا اصطلاحی معنی:

”عقائد کسی انسان کے وہ پختہ خیالات اور اٹل نظریات ہیں جن کی صداقت پر وہ یقین رکھتا ہے اور انھیں آسانی سے تبدیل نہیں کر سکتا۔“

عقیدہ کی حقیقت:

اگر بغور جائزہ لیا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ انسان کے تمام اعمال و اقوال کا محور اس کا عقیدہ ہوتا ہے۔ عقیدہ ہی انسان کے دل و دماغ پر حکمرانی کرتا ہے۔ اعمال صالح کا محرک اصل میں اچھا عقیدہ ہوتا ہے، بُرے اعمال کا محرک غلط عقیدہ اور پراگندہ خیالات ہوتے ہیں۔ عقیدے کی مثال ایک بیج جیسی ہے اور عمل اس بیج سے اگنے والے پودے کی طرح ہیں۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 2: مسلمان کے بنیادی عقائد

یاد رہے کہ کتاب لاریب قرآن مجید میں لفظ عقیدہ کی جگہ ”ایمان“ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اسلام نے تمام اعمال کی بنیاد عقائد کو قرار دیا ہے۔
نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انما الاعمال بالنیات

”بے شک اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔“ (بخاری شریف)

چونکہ عقائد کا تعلق دل سے ہوتا ہے اس لئے نبی ﷺ نے اصلاح قلب پر

یوں زور دیا:

”انسان کے جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ درست ہو جائے تو انسان کے تمام اعمال درست ہو جاتے ہیں اور اگر یہ ٹکڑا بگڑ جائے تو تمام اعمال میں فساد اور بگاڑ آ جاتا ہے اور وہ گوشت کا ٹکڑا ”دل“ ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایمان لانے یعنی تمام لوگوں کو عقیدہ کی اصلاح کر کے اسلامی عقائد اپنانے کا حکم دیا۔ تمام انبیاء و رسل ﷺ نے اپنی تبلیغ کا آغاز عقائد کی اصلاح سے کیا۔ نبی پاک ﷺ نے مکہ میں عقائد کی اصلاح پر تیرہ برس صرف کئے بلکہ پوری زندگی عقائد کی اصلاح پر صرف کی کیونکہ عقائد کی اصلاح سے اعمال کی اصلاح ہو جاتی ہے۔

اسلام کے بنیادی عقائد

نمبر ۱۔ توحید باری تعالیٰ پر ایمان لانا۔

نمبر ۲۔ رسالت و نبوت پر ایمان لانا اور عقیدہ ختم نبوت۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 2: مسلمان کے بنیادی عقائد

نمبر ۳۔ ملائکہ پر ایمان لانا۔

نمبر ۴۔ آسمانی کتابوں پر ایمان لانا۔

نمبر ۵۔ یومِ آخرت پر ایمان لانا۔

ان تمام عقائد کا ذکر قرآن مجید میں یوں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ولكن البر من امن بالله واليوم الآخر والملائكة والكتاب

والنبيين (القرآن)

”اور سب سے بڑی نیکی تو یہ ہے کہ جو کوئی ایمان لائے اللہ پر اور یومِ آخرت پر اور

فرشتوں پر اور تمام (آسمانی) کتابوں پر اور نبیوں پر۔“

☆.....☆.....☆

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فصل اول

توحید

۱۔ توحید باری تعالیٰ پر ایمان لانا

توحید باری تعالیٰ پر ایمان مسلمان ہونے کا پہلا بنیادی عقیدہ ہے اس کا مطلب اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، افعال، صفات اور عبادت میں واحد و یکتا ماننا، اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہے، اس ایمان کا تقاضا ہے کہ اللہ کی ذات، افعال، صفات اور عبادت میں کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ وہ ذات ہر عیب اور نقص سے پاک ہے۔ سورۃ اخلاص میں خالص توحید بیان کی گئی ہے۔

قل هو الله احدہ الله الصمدہ لم یلد ولم یولدہ

ولم یکن له کفوا احدہ (الاخلاص)

”آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس نے کسی کو جنم نہیں دیا اور نہ اس کو کسی نے جنم دیا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔“

۲۔ رسالت پر ایمان لانا اور عقیدہ ختم نبوت

رسالت پر بالعموم اور ختم نبوت پر بالخصوص ایمان لانا دوسرا بنیادی عقیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنے احکامات سے آگاہ کرنے کیلئے انبیاء اور رسل علیہم السلام مبعوث کیے، جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی گزارنے

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 2: مسلمان کے بنیادی عقائد

اور عبادت کرنے اور تمام حقوق و فرائض کی ادائیگی سے آگاہ کرتے تھے۔ اسلامی عقائد کے مطابق ان تمام سچے رسولوں اور نبیوں کو ماننا لازم ہے، ان میں سے کسی ایک کا انکار یا کسی کی بے ادبی اور گستاخی کفر ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے:

لا نفرق بین احد من رسلہ (البقرہ)

”ہم رسولوں میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے۔“

۳۔ فرشتوں پر ایمان لانا

ملائکہ پر ایمان تیسرا بنیادی عقیدہ ہے جس کی حقیقت یہ ہے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں، ان کا وجود تسلیم کرنا باقی عقائد کی طرح ضروری ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے پابند ہیں اور ان کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے۔ ان کا جو احکام سپرد کئے جاتے ہیں ان کی ماحقہ بجا آوری کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ويفعلون ما يؤمرون (التحریم)

اور وہ وہی کرتے ہیں جن کا انہیں ہم دیا جاتا ہے۔

چار فرشتے مشہور ہیں جن کے ذمے بڑے بڑے کام لگائے گئے ہیں

جبرائیل، میکائیل، عزرائیل، اسرافیل۔

۴۔ آسمانی کتابوں پر ایمان لانا

اللہ تعالیٰ نے رسولوں پر کتابیں اور صحیفے نازل کئے۔ ان سب کو اللہ کی طرف سے نازل شدہ اور سچا تسلیم کرنا اسلامی عقائد میں شامل ہے۔ مشہور آسمانی کتابیں چار ہیں:

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا..... باب 2: مسلمان کے بنیادی عقائد

- (۱) زبور
- (۲) تورات
- (۳) انجیل
- (۴) قرآن مجید

۵۔ روزِ آخرت پر ایمان لانا

پانچواں بنیادی عقیدہ یومِ آخرت پر ایمان لانا ہے۔ ایک دن یہ تمام دنیا ختم ہو جائے گی، اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو زندہ کرے گا اور تمام لوگوں سے ان کے اعمال کا حساب ہوگا، جن کا ایمان درست اور اعمال صالحہ زیادہ ہوں گے وہ جنت میں ابدی زندگی بسر کریں گے۔ کافر یا جن لوگوں کے بُرے اعمال زیادہ ہوں گے وہ جہنم میں جائیں گے۔

توحید کا مفہوم اور اقسام

توحید کا لغوی معنی:

توحید کا لغوی معنی ایک جاننا، ایک ماننا، یکتا تسلیم کرنا ہے۔

توحید کا اصطلاحی معنی

اصطلاح میں اللہ تعالیٰ جو سب سے برتر و اعلیٰ اور ساری کائنات کی خالق و مالک ہستی ہے، کے واحد و یکتا ہونے پر ایمان لانا اور صرف اسی کو عبادت کا حقدار تسلیم کرنا عقیدہ توحید کہلاتا ہے۔

توحید کی اقسام

توحید کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

Click

توحید فی الذات:

توحید باری تعالیٰ کی پہلی قسم توحید فی الغات ہے جس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات میں یکتا ماننا۔

سبحانہ هو الله والواحد القهار

”اس کی ذات پاک ہے وہ تنہا اللہ ہی ہے جو قہار ہے۔“

توحید فی الصفات:

عقیدہ توحید کی دوسری قسم توحید فی الصفا ہے جس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی صفات میں ایسا واحد و یکتا ماننا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں ایسی کسی اور میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کو قدیم، غیر متناہی اور ابدی ماننا ضروری ہے جیسے رحمن، رحیم، غفار، خالق، علیم وغیرہ۔

توحید فی الافعال:

عقیدہ توحید کی تیسری قسم توحید فی الافعال ہے اس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو اس کے تمام افعال میں واحد و یکتا تسلیم کرنا۔ تمام افعال کی بجا آوری میں اس کا کوئی مددگار اور معاون نہیں ہے۔ وہ اپنی مرضی سے پوری کائنات میں تصرف کرتا ہے۔

توحید فی العبادت:

عقیدہ توحید کی چوتھی قسم توحید فی العبادت ہے جس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی عبادت میں واحد و یکتا ماننا۔ اسلام میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت جائز نہیں، قرآن مجید میں توحید فی العبادت پر بڑا زور دیا گیا ہے۔

لا اله الا الله

”اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔“

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 2: مسلمان کے بنیادی عقائد

وجودِ باری تعالیٰ کے اثبات میں قرآنی دلائل:

وجودِ باری تعالیٰ کے اثبات کیلئے قرآن نے کئی دلائل مختلف انداز میں پیش کیے ہیں۔

وجود کائنات سے دلائل:

جس طرح کسی چیز کو دیکھ کر اس کے بنانے والے کی طرف ذہن آ جاتا ہے اس طرح وجود کائنات سے کائنات کے بنانے والے کی طرف ذہن جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے گھڑی دیکھ کر انسان کے ذہن میں فوایہ خیال آ جاتا ہے کہ اس کے بنانے والا کوئی ہے تبھی تو یہ بنی ہے اسی طرح کائنات کی مثال ہے کہ یہ کسی کے بنائے بنا خود نہیں بن گئی۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

افى الله شك فاطر السموات والارض (القرآن)

”کیا تمہیں آسمانوں اور زمین کے بنانے والے اللہ تعالیٰ کے (وجود) میں شک ہے۔“

انسانی فطرت کی گواہی:

ذاتِ باری تعالیٰ کے وجود کا شعور انسانی فطرت میں شامل ہے۔ دنیا کی ہر قوم میں خدا کا تصور موجود رہا ہے، قرآن کہتا ہے::

فطرت الله التى فطر الناس عليها (الروم)

”اللہ تعالیٰ کی اس فطرت کی پیروی کرو جس پر اس نے انسانوں کو پیدا کیا۔“

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 2: مسلمان کے بنیادی عقائد

بعثتِ انبیاء کا مقصد:

تمام انبیاء کی بعثت کا مقصد بھی ایک خدا کی ذات کو تسلیم کرنا اور لوگوں سے تسلیم کروانا تھا ان کی تمام تعلیمات کا نچوڑ یہ ہی کہتا ہے:

ولقد بعثنا فی کل امة رسولا ان اعبدوا الله واجتنبوا الطاغوت (القرآن)
”اور ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا (جو ان کو یہ تعلیم دے) کہ وہ صرف اللہ کی عبادت کریں اور شیطان سے دور ہو جائیں۔“

سابقہ آسمانی کتب کی گواہی:

سابقہ کتب تحریف کے باوجود ایک اللہ کے وجود کے بارے میں گواہی دیتی ہیں لیکن افسوس کہ ان کے ماننے والے دعویٰ دار پھر بھی اپنے دعوے میں باطل ہیں عمل کی ذرا بھی خوشبو ان سے نہیں آتی۔

عقلی دلیل:

اللہ تعالیٰ عقلی دلیل بھی دیتا ہے کہ:

لو كان فيهما الهة الا الله لفسدتا (الانبیاء)

”اگر زمین و آسمان میں ایک اللہ کے علاوہ کوئی معبود ہوتے تو یہ زمین و آسمان تباہ ہو جاتے۔“
عقلی دلیل انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔

آخری کتاب کی گواہی:

قرآن مجید میں ایک جگہ ارشاد ہے:

وفي انفسكم افلا تبصرون (الذریات)

”اور اس ہستی کی (نشانیوں) تمہارے وجود میں موجود ہے، کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟“

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 2: مسلمان کے بنیادی عقائد

شرک اور اس کی اقسام:

لغوی معنی:

شرک کا لغوی معنی ہے ”حصہ داری اور ساجھاپن“

اصطلاحی معنی:

اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی ذات باصفات یا عبادات کے تقاضوں میں کسی اور کو حصہ دار یا ساجھی ٹھہرانا یا ماننا اور تسلیم کرنا شرک کہلاتا ہے۔

شرک کی اقسام

شرک فی الذات:

اللہ تعالیٰ کی ذات یا حقیقت میں کسی دوسرے کو شریک ٹھہرانا، ذات میں شرک کہلاتا ہے۔ اسی طرح کسی کو اللہ کا ہمسرا اور برابر جاننا، کسی کو اللہ کی اولاد تسلیم کرنا، کسی کو اللہ کا باپ تسلیم کرنا شرک ہے، دو خداؤں اور تین خداؤں کا تصور سب شرک میں شامل ہیں، جیسے ہندو ازم میں کئی خداؤں کا تصور موجود ہے وہ اپنے ہی ہاتھوں کے بنائے ہوئے بتوں کے سامنے جھکتے ہیں۔ قرآن مجید میں شرک کی مذمت کے بارے میں کئی آیات آئی ہیں۔

لا شریک لہ (الانعام)

”اس کا کوئی شریک نہیں“

لم یکن لہ شریک فی الملک (الفرقان)

”بادشاہی میں اس کا کوئی شریک نہیں۔“

Click

شُرک فی الصفات:

اللہ تعالیٰ کی صفات مثلاً علم، قدرت یا ارادہ وغیرہ کو کسی دوسرے میں قدیم و ازلی، غیر متناہی اور غیر فانی تسلیم کرنا صفات میں شریک ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی علیم، خبیر، سمیع وغیرہ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لیس کمثلہ شئی (القرآن)

”کوئی بھی چیز اس کی مثل نہیں ہے۔“

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان بھی تو علیم، خبیر اور سمیع جیسی صفات سے متصف ہے تو پھر اس میں بظاہر نظر آنے والے اس شرک کا ازالہ کیسے ممکن ہے؟ تو یاد رہے ایک مختصر سا جملہ اللہ کی تمام صفات اُس کی ذاتی ہیں اور بندے کے پاس سب کچھ اُسی کا عطا کیا ہوا ہے تو مطلب اللہ خود مالک ہے اور عطا کرنے والا ہے اور بندہ خود مالک نہیں بلکہ محتاج ہے اور حقیقت میں بندہ اُسی کا محتاج ہے۔

شُرک فی العبادت:

اسلام میں عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو عبادت کا حقدار جاننا یا اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ساتھ کسی اور کی عبادت کو بھی جائز تسلیم کرنا عبادت میں شرک ہے۔

چند مزید اقسام:

شُرک فی الاحکام:

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے احکام کی پیروی اس طرح کرنا جیسے اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرنا ہوتی ہے، شرک فی الاحکام کہلاتا ہے۔

ان الحکم الا لله (القرآن)

”حکم صرف اللہ ہی کیلئے ہے۔“

شُرک فی الھوی

اپنی خواہشات کی اندھا دھند پیروی کو بھی قرآن نے شرک قرار دیا ہے۔
اللہ نے خواہشات کی پیروی سے منع کیا ہے۔

ارایت من اتخذ الھه هواہ (القرآن)

”کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا ہے۔“

﴿عقیدہ توحید کے انسانی زندگی پر اثرات﴾

انسانی عظمت:

عقیدہ توحید انسان کو شرفِ انسانیت عطا کرتا ہے، سب طاقتوں کا سرچشمہ وہی ذاتِ اقدس ہے لہذا انسان کسی بت یا مورتی کے سامنے سجدہ ریز ہونے کی بجائے قادرِ مطلق اور رب العالمین کے سامنے جھکتا ہے، جو انسان کے شایانِ شان ہے۔

عجز و انکساری

عقیدہ توحید انسان کے اندر عاجزی و انکساری پیدا کرتا ہے۔ عقیدہ توحید کا قائل جانتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ سب اسی کا عطا کردہ ہے لہذا جو دے سکتا ہے وہ لے بھی سکتا ہے، اس لئے انسان میں تکبر کے بجائے عاجزی پیدا ہوتی ہے۔

Click

وسیع و اعلیٰ ظرفی

عقیدہ توحید اپنے ماننے والے کے اندر وسیع نظری پیدا کرتا ہے، وہ جانتا ہے کہ یہ ساری کائنات اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے اور اسی سے فیض یاب ہوتی ہے لہذا اس کے دل میں تمام مخلوق سے ہمدردی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ تنگ نظری سے بچ جاتا ہے۔

شجاعت و بہادری:

عقیدہ توحید سے انسان کے اندر بہادری اور شجاعت پیدا ہوتی ہے، وہ جانتا ہے کہ نفع اور نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے لہذا اس کے اندر سے خدا خوفی کے علاوہ تمام خوف ختم ہو جاتے ہیں۔

روحانی سکون:

عقیدہ توحید سے اطمینانِ قلب کی دولت حاصل ہوتی ہے۔ دل کی تسلی روحانی سکون ہی میں ہے جو کامیاب زندگی پر دلالت کرتی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا:

الابد ذکر اللہ تطمئن القلوب (الرعد)

”خبردار! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔“

عقیدہ توحید کی بدولت انسان زندگی میں کبھی ناامید نہیں ہوتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات تو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے، اللہ تعالیٰ کی مشیت کو سمجھ کر انسان مشکل حالات کا آسانی سے مقابلہ کر سکتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لا تقنطوا من رحمة اللہ. (القرآن)

”تم سب اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو۔“

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 2: مسلمان کے بنیادی عقائد

تقویٰ:

چونکہ اللہ سے کسی انسان کا ظاہر و باطن چھپا ہوا نہیں لہذا عقیدہ توحید سے انسان کے اندر زیادہ تقویٰ پیدا ہوتا ہے، جو انسان جتنا زیادہ متقی ہوگا اللہ کے ہاں اتنا ہی زیادہ مقام ہوگا۔ خطبہ حجۃ الوداع میں بھی نبی کریم ﷺ نے تقویٰ کو عظمتِ انسان کا معیار قرار دیا۔

مساوات:

عقیدہ توحید انسان کو اخوت و مساوات کا درس دیتا ہے کہ تمام انسانوں کا خالق اللہ ہے، حتیٰ کہ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے۔ اسلام میں رنگ، نسل، زبان اور علاقہ کی وجہ سے فضیلت نہیں ہے۔ عقیدہ توحید کی اس فضیلت کی اہمیت بھی خطبہ حجۃ الوداع سے واضح ہوتی ہے۔

حریت، آزادی، خود مختاری

عقیدہ توحید کی وجہ سے انسان کائنات کی غلامی سے نکل کر آزادی کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے۔ یہ جذبہ اسے خودداری اور وقار عطا کرتا ہے وہ خود کو ایک ہزار پتھر کے خداؤں کا پابند اور مذہب میں جکڑا ہوا قیدی تصور کرنے کی بجائے آزاد جانا جاتا ہے۔

اخلاقِ عالیہ:

عقیدہ توحید کی وجہ سے بندۂ مومن اخلاقِ حسنہ سے مزین ہو جاتا ہے کیونکہ وہ اللہ کی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اللہ کے محبوب ﷺ کے اخلاقِ عالیہ کو اپنانے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ اس طرح اعلیٰ اخلاق اس کا خاصا بن جاتا ہے۔



Click

فصل دوم

رسالت

رسالت کا لغوی معنی:

رسالت کا لغوی معنی ”پیغام پہنچانا“ ہے۔

اصطلاحی معنی:

انبیائے کرام اور رُسلِ عظام کا پیغامِ الہی اس کے بندوں تک پہنچانے کو نبوت اور رسالت کہتے ہیں۔

رسول:

اللہ تعالیٰ جس انسان کو رسالت کے فریضہ کی انجام دہی کیلئے چن لیتا ہے اسے رسول کہا جاتا ہے، اللہ نے دنیا کے ہر گوشے میں رسول بھیجے ہیں۔

ولقد بعثنا فی کل امة رسولا (القرآن)

”اور ہم نے ہر گروہ میں ایک رسول بھیجا ہے۔“

نبی:

لفظ نبی نباء سے بنا ہے جس کا معنی خبر ہے ”انبیاء“ اس کی جمع ہے لیکن یاد رہے لفظ ”خبر“ بھی عربی زبان کا لفظ ہے جس کی جمع اخبار ہے۔ لہذا نبی کا معنی خبر دینے والا ہے چونکہ نبی ان امور کے بارے میں خبر دیتا ہے جو ہمارے حوالہ سے

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 2: مسلمان کے بنیادی عقائد

کے ادراک سے باہر ہوتے ہیں اس لئے ”المنجد“ میں نبی کا معنی یہ ہے:
”نبی اس شخص کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے الہام کے ذریعے غیب
یا مستقبل کی خبر دینے والا ہو۔“

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی رہنمائی اور ہدایت کیلئے تقریباً ایک لاکھ
چوبیس ہزار نبی اور تقریباً تین سو تیرہ رسول مبعوث کئے۔

نبی اور رسول میں بنیادی فرق:

رسول اس شخص کو کہتے ہیں جو نئی شریعت لے کر آئے جبکہ نبی سابقہ شریعت
کے تابع اپنا فریضہ سرانجام دیتا ہے۔

ایمان بالرسالت کا مفہوم:

اللہ نے بنی نوع انسان کی رہبری کیلئے انبیاء و رسل مبعوث کئے۔ سب
سے پہلے نبی حضرت آدم اور سب سے آخری نبی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ مسلمان
ہونے کے ناطے ہمیں سابقہ تمام انبیاء و رسل کی نبوت و رسالت کو سچا تسلیم کرنا اور ان
پر ایمان لانا ضروری ہے۔ قرآن مجید نے بھی جا بجا انبیاء و رسل کا تذکرہ کیا ہے اور
انبیاء و رسل پر ایمان لانا فرض ہے۔

رسالت و نبوت کی ضرورت:

نبوت و رسالت کے بنیادی طور پر دو مقاصد ہیں۔

احکام الہی سے آگاہی:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں بھیجا اور ساتھ ہی اس کی رہنمائی کا
بندوبست کر دیا کہ ان بندوں کو کون سے امور سرانجام دینے چاہئیں اور کون سے امور

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 2: مسلمان کے بنیادی عقائد

سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اس عظیم کام کی ڈیوٹی انبیاء کی ذمہ داری ہے اور ہر دور میں انہوں نے اپنے ان فرائض کو بخوبی احسن انداز میں سرانجام دیا۔

عملی نمونہ:

ان احکامِ الہی پر عمل پیرا ہو کر انبیاء و رسل یہ ثابت کر دیتے ہیں کہ یہ احکام قابلِ عمل ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہر امت کیلئے اپنے انبیاء و رسل کے تمام احکام کی پیروی کرنا لازم تھی۔ فرمانِ الہی ہے:

وما ارسلنا من رسول الا ليطاع باذن الله (النساء)

”ہم نے (ہر) رسول اس لئے بھیجا کہ حکمِ الہی سے اس کی اطاعت کی جائے۔“

﴿ انبیاء و رسل علیہم السلام کی خصوصیات ﴾

انبیاء و رسل علیہم السلام کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں:

بشریت:

اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ انسانوں کی رہنمائی کیلئے کسی انسان کو ہی نبی یا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ کسی جن یا فرشتے کو کبھی نہیں بھیجا۔

قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الہکم الہ واحد (القرآن)
”آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تمہاری طرح ایک انسان ہوں اور صرف میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ بے شک تمہارا معبود صرف ایک معبود ہے۔“

لیکن یہاں یاد رہے مثلکم کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپ افعال و اعمال میں عام بشر کی طرح تھے۔ نہیں صرف فضیلت بشریت میں ہے اور کسی اور مخلوق سے

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 2: مسلمان کے بنیادی عقائد

ہونے کو نفی ہے۔ آپ ﷺ میں بشر مگر بشریت میں اتنے کامل و افضل ہیں کہ آپ کی مثلیت ناممکن ہے۔

وحی:

رسالت و نبوت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایسی نعمت ہے جو محنت و ریاضت سے حاصل نہیں ہو سکتی، فرمانِ خداوندی ہے:

اللہ اعلم حیث يجعل رسالته (الانعام)
”اللہ سب سے زیادہ علم رکھتا ہے کہ کس کو رسالت دی جائے۔“

احکامِ الہی کی تبلیغ:

یہ احکامِ الہی کے پابند ہوتے ہیں اور ان کی ذمہ داری بھی احکامِ الہی کی تبلیغ ہوتی ہے۔

يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك (المائدہ)

”اے رسول! جو آپ ﷺ کے رب کی طرف سے آپ ﷺ کی طرف نازل ہوا اسے لوگوں تک پہنچا دیجئے۔“

معصومیت:

یہ تمام گناہوں سے پاک ہوتے ہیں، ان کا ہر عمل منشاءً الہی کے عین مطابق ہوتا ہے۔ ان کا کوئی کام نفسانی خواہش کے تابع نہیں ہوتا۔ بلکہ وہی کرتے ہیں جو اللہ کی طرف سے الہامی وحی کے ذریعے حکم دیا جاتا ہے۔

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 2: مسلمان کے بنیادی عقائد

واجب الاطاعت:

تمام انبیاء و رسل کے احکام کی پیروی اور اطاعت غیر مشروط طور پر امتی پر لازم ہوتی ہے۔

وما ارسلنا من رسول الا ليطاع باذن الله. (القرآن)

”ہمارا رسول بھیجنے کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ حکم الہی سے اس کی پیروی کی جائے۔“

قرآن مجید میں مختلف مقامات پر اطاعت رسول کا حکم آیا ہے اور بار بار آیا ہے۔ پھر محبت خدا کا معیار بھی اطاعت رسول کو ہی قرار دیا ہے۔

بے مثال کردار:

انبیاء و رسل کا کردار ہمیشہ بے مثل ہوتا ہے تاکہ کوئی شخص بھی ان پر انگلی نہ اٹھا

سکے۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة (الاحزاب)

”تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔“

سارے انبیاء و رسل بھی بے مثال کردار کے مالک تھے ان کی زندگیاں صفات الہیہ کا پرتو تھیں انہیں عام انسانوں کے لیے ماڈل رول بنا کر بھیجا گیا تھا۔

صداقت:

سچائی نبوت و رسالت کیلئے انتہائی لازمی صفت ہے کیونکہ کسی نبی اور رسول کیلئے یہ ممکن نہیں کہ اس سے کوئی ایسی بات سرزد ہو جو حقیقت کے خلاف ہے۔ نبی پاک ﷺ کو بعثت سے قبل ہی صادق و امین کہا جاتا تھا۔ اگر نبی کے لفظ پر لغت میں بغور جائزہ لیا جائے تو بھی یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ نبی کی خبر میں تین

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 2: مسلمان کے بنیادی عقائد

باتیں لازم پائی جاتی ہیں: (۱) نبی کی خبر عظیم ہوتی ہے۔ (۲) نبی کی خبر فائدہ مند ہوتی ہے۔ (۳) نبی کی خبر میں جھوٹ یا وہم کا احتمال نہیں ہوتا۔

امانت:

اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء و رسل انتہائی صادق و امین تھے۔ بالخصوص اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو احکام ان کو وحی کے ذریعے بندگانِ الہی کی ہدایت کیلئے دیے جاتے ہیں ان میں کبھی بھی خیانت نہیں کرتے بلکہ وہ سارے کے سارے احکام اللہ کے بندوں تک پہنچا دیتے ہیں۔ پھر صداقت و امانت کے بنا اخلاقِ حسنہ کا پیکر کامل پیکر نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے انبیاء امانت داری کے اعلیٰ معیار پر فائز ہوتے ہیں۔

مرد ہونا:

اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ انسانوں کی ہدایت کیلئے کسی مرد کو ہی رسول یا نبی بنا کر بھیجا ہے۔ عورت نبی نہیں ہو سکتی نہ ہی کوئی ہوئی البتہ ولایت کے مقام پر بہت سی عورتیں فائز ہوئیں یقیناً یہ بھی فضلِ ربی ہے جو ان کی اپنے رب سے محبت کا صلہ ہے۔ جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

وما ارسلنا من قبلك الا رجاء نوحی الیہم (القرآن)

”اور ہم نے آپ ﷺ سے پہلے صرف مردوں کو ہی رسول بنا کر بھیجا ہے جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے۔“

ظاہری عیوب سے پاک:

کسی نبی یا رسول میں کوئی ایسا ظاہری عیب اور نقص نہیں ہوتا کہ جس سے بندگانِ خدا کے دلوں میں نفرت پیدا ہو جیسے برص، جذام وغیرہ۔ اور اگر کسی نبی کو اللہ

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 2: مسلمان کے بنیادی عقائد

کسی مرض میں مبتلا کرتا ہے تو اس کے دو مقاصد ہوتے ہیں ایک آزمائش اور دوسرا اس امت کے لیے ایسی مصیبت میں رہنمائی کے اصول بتانا جیسے حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر ان کی بیماری کی وجہ سے مشہور ہے۔

رسالتِ محمدی ﷺ کی خصوصیات:

جس نبوت کا آغاز حضرت آدم سے ہوا اس کا اختتام حضرت محمد ﷺ پر ہوا۔ سابقہ انبیاء کے کمالات کو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ذات اقدس میں جمع کر دیا، اس لئے کسی نے کیا خوب کہا ہے:

۔ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

ذیل میں نبی پاک ﷺ کی ان امتیازی خصوصیات میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے، جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو انفرادی طور پر عطا فرمائیں۔

عمومیت:

رسول اکرم ﷺ سے قبل تمام انبیاء و رسل کی نبوت کسی خاص قوم یا ملک کیلئے ہوتی تھی مگر آپ ﷺ کی رسالت و نبوت قیامت تک کے انسانوں کیلئے ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اپنے حبیب ﷺ سے ارشاد فرمایا:

قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً (القرآن)

”آپ ﷺ کہہ دیجئے اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔“

پہلی شریعتوں کا نسخ:

اب صرف شریعتِ محمدی ﷺ پر عمل کیا جائے گا، کیونکہ آپ ﷺ کی شریعت مطہرہ نے سابقہ تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔ اب اگر کوئی شخص کسی سابقہ

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 2: مسلمان کے بنیادی عقائد

شریعت پر عمل پیرا ہوگا تو اس کا کوئی بھی عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ (القرآن)

”جس کسی نے اسلام کو چھوڑ کر کسی اور دین کی پیروی کی تو اس کی یہ بات قبول نہیں کی جائے گی۔“

تکمیل دین:

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر اپنے دین کی تکمیل کر دی جو قیامت تک تمام انسانوں کیلئے کافی ہے، اس دی کو کامل کہا گیا ہے اس کے بعد کسی نئے دین کی ضرورت نہیں ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت

لكم الاسلام دينا (القرآن)

”آج میں نے تمہارا دین تمہارے لئے مکمل کر دیا۔ اپنا انعام تم پر پورا کر دیا اور میں نے

تمہارے لئے بطور دین اسلام کو پسند کیا۔“

حفاظت کتاب:

سابقہ انبیاء و رسل پر نازل ہونے والی کتابیں دنیا سے اصل شکل میں معدوم ہیں، کچھ کتابوں کے غیر یقینی تراجم ملتے ہیں جن میں کافی رد و بدل ہو چکا ہے جبکہ نبی کریم ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب اصل شکل میں ہمارے پاس موجود ہے۔ قرآن مجید کو نازل ہوئے قریباً ۱۵۰۰ سال گزر چکے ہیں مگر ہم پھر بھی اس میں ذرہ برابر بھی تبدیلی نہیں آئی۔

Click

جامع تعلیمات:

چونکہ پہلے انبیاء و رسل کسی خاص قوم اور مخصوص وقت کیلئے تشریف لاتے رہے اس لئے ان کی تعلیمات میں وہ جامعیت نہیں تھی جو نبی کریم ﷺ کی تعلیمات میں ہے چونکہ آپ ﷺ قیامت تک کیلئے اور تمام انسانوں کیلئے مبعوث ہوئے اس لئے آپ ﷺ کی تعلیمات ایسی جامع ہیں کہ کوئی بھی فرد قیامت تک آپ ﷺ کی تعلیمات سے استفادہ حاصل کر سکتا ہے۔ (انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون)

شفاعت کبریٰ:

قیامت کے دن جب تمام اہل ایمان تمام انبیاء سے اللہ تعالیٰ کے حضور شفاعت کیلئے عرض کریں گے تو وہ سب کہیں گے اذہبوا لی غیر ی۔ چنانچہ آخر میں نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں گے اور آپ ﷺ سے شفاعت کیلئے عرض کریں گے تو آپ فرمائیں گے (انا لہا) سب سے پہلے آپ ﷺ ہی اہل ایمان کی سفارش کریں گے اور آپ ﷺ کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔ (بخاری)

رفع ذکر:

اللہ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

ورفعنا لك ذکرك (النسراج)

”ہم نے آپ ﷺ کیلئے آپ ﷺ کا ذکر بلند کر دیا۔“

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 2: مسلمان کے بنیادی عقائد

رحمة العالمین:

اللہ تعالیٰ نے صرف نبی کریم ﷺ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔

وما ارسلنا الا رحمة للعالمین (القرآن)

”اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔“

ختم نبوت:

سلسلہ نبوت کی آخری کڑی نبی کریم ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد سلسلہ نبوت ختم ہو گیا اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا، عقیدہ ختم نبوت، قرآن، سنت اور اجماع امت تینوں سے ثابت ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشاد سے عقیدہ ختم نبوت سے متعلق ہر ابہام کا ازالہ فرما دیا ہے۔

”ماکان محمدا با احد من رجالکم ولكن رسول اللہ و خاتم

النبین“ (القرآن)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

انا خاتم النبیین لانی بعدی (الحديث)

”میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“

☆.....☆.....☆

Click

فصل سوئم

ملائکہ

لفظ ”ملائکہ“ جمع ہے اور اس کا واحد ملک ہے۔ ملک کا معنی قاصد اور پیغامبر کے ہیں، قرآن مجید میں فرشتوں کیلئے لفظ رسل بھی استعمال ہوا ہے جس کا واحد رسول ہے اور رسول کے معانی بھی قاصد کے ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اللہ یصطفیٰ من الملائکہ رسلا ومن الناس (القرآن)

”اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں میں سے بعض کو پیغام پہنچانے کیلئے چن لیتا ہے۔“

فرشتوں کے متعلق عقیدہ:

فرشتوں کے متعلق جن باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے وہ درج ذیل ہیں:

نورانی مخلوق:

فرشتے اللہ کی نوری مخلوق ہیں وہ ہمیں نظر نہیں آتے مگر اللہ نے ان کے

ذمے ہمارے متعلق بھی احکام لگا رکھے ہیں۔

اطاعت و فرمانبرداری:

تمام فرشتے اللہ کے احکام کے پابند ہوتے ہیں، اس کے احکام کی خلاف

ورزی نہیں کر سکتے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لا یعصون اللہ ما امرهم ويفعلون ما یومرون (العنکبوت)

” (فرشتے) اللہ کے احکام کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ وہ تو وہی احکام بجالاتے ہیں جن کا

انھیں حکم دیا جائے۔“

Click

﴿مشہور فرشتے اور ان کی ذمہ داری﴾

حضرت جبرائیل:

یہ فرشتہ اللہ تعالیٰ کے احکام اس کے انبیاء اور رسل تک پہنچانا حضرت جبرائیل کے ذمہ ہے۔ اس لئے ان کو وحی کا فرشتہ کہا جاتا ہے، روح القدس بھی آپ ہی کا لقب ہے۔

حضرت میکائیل:

حضرت میکائیل کے ذمہ بارش برسانے اور رزق عطا کرنے کی ڈیوٹی لگی ہے۔

حضرت عزرائیل:

حضرت عزرائیل جانداروں کی روح کو قبض کرتے ہیں اسی لیے آپ کو ملک الموت بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت اسرافیل:

حضرت اسرافیل وقوع قیامت کے قریب صور پھونکیں گے اور قیامت برپا ہو جائے گی۔ دوبارہ صور پھونکیں گے تو تمام مخلوق زندہ ہو جائے گی۔

کراما کاتبین:

یہ فرشتے ہر انسان کے اعمال لکھنے پر مامور ہیں، ایک فرشتہ نیکیاں لکھتا ہے اور دوسرا بُرائیاں لکھتا ہے۔

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 2: مسلمان کے بنیادی عقائد

منکر نکیر:

یہ فرشتے قبر میں آکر انسان سے اس کے رب، اس کے رسول ﷺ اور اس کے دین کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔

تین اہم سوال جن کا ذکر احادیث میں ملتا ہے درج ذیل ہیں:

۱۔ من ربك .

۲۔ ما دینك

۳۔ ماذا تقول فی حق هذا الرجل

☆.....☆.....☆

فصل چہارم

الہامی کتابیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر کتابیں نازل کیں، ان تمام کتابوں کو سچا اور اللہ کی طرف سے نازل کردہ تسلیم کرنا آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ہے، اللہ تعالیٰ نے متقین کی ایک صفت یہ بھی بیان کی ہے کہ

والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلك (القرآن)
” (متقین وہ ہیں) جو آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ سے قبل نازل ہونے والی (کتب) پر ایمان لاتے ہوں۔“

مشہور آسمانی کتابیں:

تورات	یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
زبور	یہ حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
انجیل	یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
قرآن مجید	یہ حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔

صحائف:

اللہ تعالیٰ نے ان کتب کے علاوہ دوسرے انبیاء پر صحیفے بھی نازل فرمائے جن میں حضرت آدم، حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ شامل ہیں۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 2: مسلمان کے بنیادی عقائد

آسمانی کتب کی تعلیمات:

تمام آسمانی کتب میں درج ذیل باتیں مشترک تھیں۔

- ۱۔ اللہ کی توحید
- ۲۔ اللہ کی صفات کاملہ
- ۳۔ اللہ کی عبادت کے احکام
- ۴۔ رسالت پر ایمان لانا
- ۵۔ قیامت کے دن پر ایمان لانا
- ۶۔ اعمال کی جزا و سزا

﴿قرآن مجید کی خصوصیات﴾

قرآن مجید کی اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہے:

آخری آسمانی کتب:

قرآن مجید اللہ کی سب سے آخری آسمانی کتاب ہے جو اس نے اپنے
آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی۔
سابقہ تمام آسمانی کتب رد و بدل سے محفوظ نہ رہ سکیں لیکن قرآن مجید کی
حفاظت کی ذمہ داری اللہ نے خود لی۔ آج تک اس میں زیر زبر تک کی تبدیلی نہیں
آئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انانحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون

”ہم نے ہی اس ذکر (قرآن) کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔“

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 2: مسلمان کے بنیادی عقائد

زندہ زبان والی کتاب:

سابقہ کتب جس زبان میں نازل ہوئیں وہ زبانیں دنیا سے ختم ہو چکی ہیں جبکہ قرآن مجید عربی میں نازل ہوا اور عربی زبان بولنے اور سمجھنے والے افراد تقریباً دنیا کے ہر ملک میں پائے جاتے ہیں۔ عربی زبان بیس سے زائد ممالک کی قومی زبان ہے اور یہ اقوام متحدہ کی چار متحدہ زبانوں میں سے ایک ہے۔

عالمگیریت:

اس کتاب کی تعلیمات کسی ایک وقت یا علاقے کیلئے نہیں بلکہ یہ پوری انسانیت اور قیامت تک کے انسانوں کیلئے ہدایت کا سرچشمہ ہے، اس کی تعلیمات ہر زمانے کے انسانوں کیلئے قابل عمل ہیں۔

جامعیت:

سابقہ سماوی کتب صرف اخلاق یا مناجات یا دعاؤں یا فقہی مسائل یا عقائد یا صرف تاریخی واقعات پر مشتمل تھیں جبکہ یہ کتاب اپنی تعلیمات کے لحاظ سے جامع ہے کیونکہ اس میں اخلاق، روحانیت، احکام، تاریخی واقعات اور مناجات سب کا تفصیلی ذکر ملتا ہے گویا یہ ہر لحاظ سے جامع کتاب ہے۔ قرآن کہتا ہے۔

ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین (القرآن)

”ہر خشک و تر اس کتاب میں موجود ہے“

سابقہ انبیاء کی تصدیق اور احکام آداب:

بعض سابقہ کتب میں تحریف کرنے والوں نے انبیاء کرام کے بارے میں

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 2: مسلمان کے بنیادی عقائد

انتہائی غیر شائستہ باتیں داخل کر دی تھیں، جنہیں پڑھ کر ایک غیرت مند آدمی مارے شرم کے پانی پانی ہو جاتا ہے پھر ایسی باتیں جنہیں عقل بھی تسلیم نہیں کرتی۔ لیکن قرآن مجید اس قسم کی تمام باتوں سے پاک ہے، اس میں تمام انبیاء کا ادب و احترام سکھایا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ وہ سب پرہیزگار اور نیک تھے۔

فصح و بلغ کتاب:

قرآن مجید زبان کے لحاظ سے فصاحت و بلاغت کا ایسا عظیم شاہکار ہے کہ عرب اور عجم اس کی فصاحت اور بلاغت کے سامنے دم بخود ہیں حتیٰ کہ اس کے مقابلے میں ایک سورت کا بنانا بھی پوری دنیا کے بس میں نہیں۔

موثر دلنشین اسلوب:

یہ کتاب اپنی حلاوت اور تاثیر میں اعجازی کیفیت کی حامل کی، اس نے ہر قسم کے قاری اور سامع کو متاثر کیا ہے، یہ واحد کتاب ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے۔ اس کی تلاوت سے کبھی لوگ نہیں اکتاتے اور اس کو حفظ کرنا نہایت آسان ہے۔

قابل عمل تعلیمات:

قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنا آسان ہے کیونکہ حالات بدلنے سے احکامات بھی بدل جاتے ہیں۔ مثلاً نماز کھڑے ہو کر پڑھی جاتی ہے اگر کوئی کھڑا نہیں ہو سکتا تو وہ بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔

خالی از تضاد:

قرآن مجید کی بعض آیات کی تفسیر تو بیان کرتی ہیں لیکن ان میں کبھی تضاد نہیں پایا جاتا جبکہ دوسری کتب کے اندر تحریف سے تضاد پایا جاتا ہے۔

کتاب لاریب:

یہ دنیا کی واحد کتاب ہے کہ جس کے شروع میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس کے تمام مندرجات شک و شبہ سے بالاتر ہیں جبکہ دنیا کی تمام کتب اس دعویٰ سے محروم ہیں۔

ذالك الكتاب لاریب فيه (القرآن)

”صرف یہی کتاب شک و شبہ سے پاک ہے۔“

☆.....☆.....☆

فصل پنجم

عقیدہ آخرت

لغوی معنی:

لفظ آخرت کا لغوی معنی ”بعد میں آنے والی“ ہے۔ اس کے مقابلے میں ”دنیا“ کا لفظ استعمال ہوتا ہے جس کا معنی ”قریب والی“ کے ہیں۔

اصطلاحی معنی:

عقیدہ آخرت یہ کہ انسان مرنے کے بعد ہمیشہ کیلئے ختم نہیں ہوتا بلکہ اس کی روح باقی رہتی ہے اور ایک دن ایسا آئے گا کہ اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو دوبارہ زندہ کرے گا اور ان کا حساب ہوگا اور ان کو ان کے تمام نیک و بد اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم (القرآن)
”بے شک نیک لوگ جنت میں اور گناہ گار دوزخ میں ہوں گے۔“

قرآنی تعلیمات:

دنیا آخرت کی کھیتی ہے:
نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

الدنیا مزرعة الآخرة (اللحدیث)

”دنیا آخرت کی کھیتی ہے“

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا..... باب 2: مسلمان کے بنیادی عقائد

حقیقت میں دنیا کی زندگی پر ہی آخرت کی زندگی کا انحصار ہے کیونکہ دنیا کی زندگی عارضی اور آخرت کی زندگی ابدی ہے۔

ہر شئی کا ایک انجام ہوتا ہے:

ہر ایک شئی کی ایک خاص عمر ہوتی ہے اور وہ خاص عمر کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔ اس طرح اس پورے نظام کائنات کی بھی ایک عمر ہے جس کے بعد یہ نظام ختم ہو جائے گا اور ایک دوسرا نظام اس کی جگہ لے لے گا۔

منکرین آخرت کے شبہات کا ازالہ قرآن کی زبان میں:

مشرکین مکہ عقیدہ آخرت کے منکر تھے اس لئے وہ مختلف اعتراضات کرتے تھے تو قرآن مجید نے ان کے اعتراضات کا ذکر کر کے ان کا بڑا شافی جواب دیا ہے:

فنا ہونے کے بعد زندگی:

کفار نے بڑے تعجب سے کہا کہ جب ہم فنا ہو جائیں گے تو پھر نئے سرے سے زندگی کیسے معرض وجود میں آئے گی؟

وقالوا اذا ضللتنا فی الارض ء انالفی خلق جدید (القرآن)

”انہوں نے کہا جب ہم زمین میں نیست و نابود ہو جائیں گے تو کیا ہم نئے سرے سے جنم لیں گے؟“

قرآنی جواب:

وهو الذی یبدوا الخلق ثم یعیده (القرآن)

”وہ جو پہلی بار پیدا کرتا ہے وہی دوسری بار بھی پیدا کرے گا۔“

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 2: مسلمان کے بنیادی عقائد

عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر اثرات:

ف چونکہ عقیدہ آخرت اسلام میں نہایت اہمیت کا حامل ہے اس لئے قرآن میں اس عقیدہ کو تسلیم کرنے پر بہت زور دیا گیا ہے اور انسانی زندگی میں اس کے اثرات بہت زیادہ ہیں۔

نیکی سے رغبت:

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والا شخص نیکی سے رغبت رکھتا ہے، اعمال صالحہ پر زور دیتا ہے کیونکہ اخروی زندگی میں کامیابی کا انحصار ایمان اور اعمال صالحہ کی کثرت پر ہے۔

فاما من ثقلت موازينه فهو في عيشة راضية (القاریہ)

گناہ سے اجتناب:

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والا شخص گناہوں سے ہر صورت اجتناب کرتا ہے کیونکہ گناہوں کی کثرت سے اس کو برے انجام سے دوچار ہونا پڑے گا، اللہ نے فرمایا:

واما من خفت موازينه فامه هاوية (القاریہ)

”جس کی نیکیوں کے پلڑے کم وزن والے ہونگے تو اس کا ٹھانہ ہاویہ ہے اور ہاویہ دکھتی ہوئی آگ ہے“

شجاعت و جانثاری:

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والا شخص جانتا ہے کہ دنیاوی زندگی عارضی ہے اور اخروی زندگی دائمی ہے جس طرح فرمان الہی ہے:

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا..... باب 2: مسلمان کے بنیادی عقائد

والآخرة خیر وابقی (القرآن)

”اور آخرت بہت بہتر اور دائمی ہے“

صبر و تحمل:

عقیدہ آخرت انسان کے اندر بے صبری کو ختم کر کے صبر و تحمل کا جذبہ پیدا کرتا ہے کیونکہ اسے یقین ہوتا ہے اس کے اعمال کبھی ضائع نہیں ہونگے بلکہ ہر صورت اللہ اسے بدلہ عطا فرمائے گا۔

ان الله مع الصبرین (القرآن)

”بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے“

انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ:

عقیدہ آخرت پر ایمان سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا جذبہ بڑھتا ہے کیونکہ ایسا کرنے سے آخرت کی زندگی سنور جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں خرچ ہونے والے مال و دولت اپنے اوپر قرض قرار دیتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ میں اس کا بدلہ سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ مقدار میں دوں گا۔

احساس ذمہ داری:

عقیدہ آخرت سے فرائض کی ادائیگی کا احساس پیدا ہوتا ہے، یہ تصور انسان کو اپنی ذمہ داریاں دیانتداری سے ادا کرنے پر مجبور کرتا ہے، وہ حلال و حرام کا خاص خیال رکھتا ہے۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 2: مسلمان کے بنیادی عقائد

جذبہ ایثار اور تقویٰ کی علامت:

عقیدہ آخرت سے ایثار کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ خود غرضی ختم ہو جاتی ہے، اس عقیدے نے اصحاب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسا جذبہ ایثار پیدا کر دیا کہ قرآن ان کے جذبے کو یوں سراہتا ہے:

”وہ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں حالانکہ وہ خود ضرورت

مند ہوتے ہیں“ (القرآن)

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے آخرت پر ایمان لانے کو متقین کی علامت قرار

دیا ہے:

وبالآخرة هم يوقنون (القرآن)

”اور وہ لوگ آخرت پر پختہ یقین رکھتے ہیں“

☆.....☆.....☆

باب 3

سنت نماز اور اس کے فضائل

فصل اوّل

مسنون نماز

وضو کے فرائض جن کے بغیر وضو نہیں ہوتا

اللہ تعالیٰ عزوجل قرآن حکیم میں ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ

إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ.

ترجمہ: اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں

کا مسح کرو، اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔

(کنز الایمان پارہ: ۶، سورہ المائدہ: آیت ۶)

اس آیت مقدسہ سے معلوم ہوا کہ وضو کے فرض چار ہیں:

وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے فرض نہیں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

إِذَا تَطَهَّرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى فَإِنَّهُ يُطَهِّرُ جَسَدَهُ

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

كَلِّهِ، وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى طُهُورِهِ لَمْ يَطْهَرْ مِنْهُ إِلَّا
مَأْمَرًا عَلَيْهِ الْمَاءُ:

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اسے چاہیے کہ اللہ کا نام لے لے (بسم اللہ پڑھے) اس طرح سارا جسم پاک ہو جائے گا اور اگر کسی نے دوران وضو اللہ کا نام نہ لیا تو جس عضو پر پانی گزرے گا وہی پاک ہوگا:

(۱) سنن دارقطنی ۱/۲۳۱ رقم ۲۳۱، (۲) مشکوٰۃ: ص ۴۷، (۳) سنن الکبریٰ بیہقی: ج ۱، ص ۲۳

نوٹ: اسی مضمون کی روایات حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، دارقطنی: ج ۱، ص ۱۲۵، زجاجۃ المصابیح: ج ۱، ص ۲۲۸، میں موجود ہیں۔ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن کوئی رضی اللہ عنہ سے ”زجاجۃ المصابیح: ج ۱، ص ۲۲۹، ۲۳۸“ میں روایات موجود ہیں:

حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ، عَنْ رَبِيعٍ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ يُسْمَى إِذَا تَوَضَّأَ،
فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ أَجْزَأَهُ

ترجمہ: حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب (کوئی) وضو کرے تو بسم اللہ پڑھے، اور نہ پڑھے تو بھی وضو ہو جائے گا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۱، ص ۳، رقم ۱۸)

نوٹ: جو لوگ بسم اللہ کو فرض کہتے ہیں اور دلیل کے طور پر ”لا وضو لمن لم يذكر اسم الله عليه“ پیش کرتے ہیں یہ دلیل صحیح نہیں ہے (جامع ترمذی: جلد ۱، ص ۹۰ مترجم)

(۱) کیونکہ امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! امام احمد رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اس باب میں مجھے کوئی ایسی حدیث معلوم نہیں جس کی سند جید ہو:

(ترمذی: ج ۱، ص ۹۰ مترجم)

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

(۲) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بلوغ المرام ص ۱۱ مترجم میں یہی روایت لکھی

اور فرمایا! ”اخرجه احمد، ابو داؤد و ابن ماجہ باسناد ضعیف“ پھر فرمایا

کہ ترمذی میں سعید ابن زید اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے بھی یہی منقول ہے

(۳) امام زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی امام حاکم کے حوالے سے لکھا ہے! ”لا یثبت فی

هذا لباب حدیث“ اس باب میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔

(نصب الراية: ج ۱، ص ۴)

(۴) حافظ ابن رشد مالکی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں! ”وهذا الحدیث لا یصح

عند اهل النقل“ اور یہ حدیث اہل نقل (محدثین) کے نزدیک صحیح نہیں۔

(بداية المجتهد: ج ۱، ص ۱۷)

(۵) تحفة الاحوذی میں ہے!

”فکل ما روى فی هذا الباب فلیس بقوی“

پس اس باب میں کوئی روایت قوی نہیں۔

(تحفة الاحوذی ج ۱، ص ۳۵)

لہذا اس روایت سے وضو کے فرائض کی فرضیت ثابت نہیں ہوتی۔ ملاحظہ فرمائیے:

(توضیح السنن شرح آثار السنن ج ۱، ص ۳۰۷)

وضو میں سر کا مسح ضروری ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ

إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

ترجمہ: اے ایمان والو! جب نماز کے لیے کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور اپنے کہنیوں

تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو، اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ (سورہ: المائدہ: آیت ۶، پارہ ۶)

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

”عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قَطْرِيَّةٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ مُقَدِّمَ رَأْسِهِ وَلَمْ يَنْقُضِ الْعِمَامَةَ“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا آپ کے سر مبارک پر قطری عمامہ تھا آپ نے عمامہ کے نیچے ہاتھ ڈال کر سر کے اگلے حصے پر مسح فرمایا اور عمامہ کو کھولا نہیں۔

(۱) سنن ابو داؤد: ۱۹/۱، (۲) زجاجة المصابيح: ۱/۲۶۳

(۳) سنن الکبریٰ بیہقی: ۱/۲۰ رقم ۲۸۴

”مَالِكٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ؟ فَقَالَ: لَا، حَتَّى يُمَسَّحَ الشَّعْرُ بِالْمَاءِ“

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انھیں یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے عمامہ پر مسح کرنے کے بارے میں سوال ہوا آپ نے فرمایا! جائز نہیں جب تک بالوں کا پانی سے مسح نہ کرے:

(۱) مؤطا امام مالک ص ۴۳ رقم ۷۳، (۲) مؤطا امام محمد ص ۶۰

(۳) زجاجة المصابيح: ج ۱، ص ۲۶۳

گردن پر مسح کرنا مستحب ہے

”عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عُنُقَهُ وَقَى الْغُلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جس نے وضو کیا اور گردن پر مسح کیا تو وہ قیامت کے دن طوق سے محفوظ رہے گا۔

(۱) التلخیص الحبر: ج ۱، ص ۲۸۸ رقم ۹۸

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

(۲) مسند فردوس مع تسدید القوس: ج ۲، ص ۳۳

(۳) ابو نعیم تاریخ اصہبان: ۲/ ۱۵

(۴) زجاجة المصابیح: ج ۱، ص ۲۵۷ (۵) تنزیہ الشریعہ: ۲/ ۷۵

”عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: مَنْ مَسَحَ قَفَاهُ مَعَ رَأْسِهِ وَقَى الْغُلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص سر کے ساتھ گردن کا بھی مسح کرے وہ قیامت کے دن طوق سے بچ جائے گا۔

(۱) التلخیص الحبیر: ۱/ ۲۸۸، (۲) زجاجة المصابیح: ۱/ ۲۵۷

(۳) اخرجه ابو عبیدہ فی، کتاب الطہور، ص ۷۳ رقم ۳۶۸

شرم گاہ پر ہاتھ لگنے سے وضو نہیں ٹوٹتا

”عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مَسَسْتُ
ذَكَرِي أَوْ قَالَ الرَّجُلُ يَمَسُّ ذَكَرَهُ فِي الصَّلَاةِ أَعْلَيْهِ
الْوُضُوءُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ، أَخْرَجَهُ
الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ، ابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ ابْنُ الْمَدِينِيِّ هُوَ أَحْسَنُ
مِنْ حَدِيثِ بُسْرَةَ“

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میں اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگاؤں یا کوئی شخص بھی ایسا کرے تو اس کا وضو جاتا رہے گا یا نہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! وہ تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے اس کو روایت کیا امام احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح کہا ابن مدینی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بسرہ صحیح کی حدیث سے زیادہ بہتر ہے:

(۱) بلوغ المرام مترجم: ص ۲۵ رقم ۷۲، (۲) زجاجة المصابیح: ۱/ ۲۱۳

(۳) مؤطا امام محمد ص ۴۳، (۴) شرح معانی الآثار مترجم: ۱/ ۱۵۶

(۵) مسند احمد ج ۲، ص ۲۳، رقم الحدیث ۱۶۳۹۵ قال شعیب حسن

(۶) سنن ابو داؤد: ۱/ ۷۲، رقم ۱۸۲، (۷) جامع ترمذی: ۱/ ۱۳۱، رقم ۸۵ قال الالبانی صحیح

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

نوٹ: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں! متعدد صحابہ اور بعض تابعین شرم گاہ کو ہاتھ لگانے کے بعد وضو ضروری نہیں سمجھتے۔ اہل کوفہ اور ابن مبارک کا یہ مسلک ہے اس باب میں روایت کردہ احادیث میں یہ حدیث احسن ہے۔

(جامع ترمذی: ج 1، ص 115 مترجم، باب شرم گاہ کو چھونے سے وضو نہ کرنا)

صحابہ کرام میں سے حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عمار بن یاسر، حضرت حذیفہ بن یمان، حضرت عمران بن حصین، حضرت ابوالدرداء رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نزدیک شرم گاہ کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا، ملاحظہ فرمائیے:

(زجاجة المصابیح: 1/ 215، 216، مؤطا امام محمد، طحاوی،

مصنف ابن ابی شیبہ، طبرانی اور مجمع الزوائد وغیرہ کتب میں)

باریک جرابوں پر مسح کرنا جائز نہیں

آج کل لوگ اس مسئلہ میں غلطی کر رہے ہیں خصوصاً علیہ السلام سے باریک جرابوں پر مسح کرنے کی ایک بھی صحیح مرفوع روایت نہیں جو لوگ جرابوں پر مسح کے قائل ہیں انھی کے ایک مستند عالم کی تحقیق ملاحظہ ہو۔

”علامہ عبدالرحمن مبارکپوری غیر مقلد لکھتے ہیں

”وَالْحَاصِلُ عِنْدِي أَنَّهُ لَيْسَ فِي بَابِ الْمَسْحِ عَلَى الْجُورَبَيْنِ

حَدِيثٌ صَحِيحٌ مَرْفُوعٌ خَالَ عَنِ الْكَلَامِ (نحفة الاحوذی 1/ 112)

ترجمہ۔ (تمام روایتوں کو لکھنے کے بعد) میری تحقیق کا حاصل یہ ہے کہ جرابوں پر مسح کرنا کسی صحیح مرفوع حدیث سے ثابت نہیں جو محدثین کی جرح و تنقید سے خالی ہو۔

﴿ اوقاتِ نماز احادیث کی روشنی میں ﴾

فقہاء احناف کے نزدیک اس میں تفصیل ہے یعنی وقت میں تین حال پائے جاتے ہیں۔

(۱) کل وقت نماز (۲) مکروہ وقت نماز (۳) مستحب وقت نماز
(۱) کل وقت نماز: نماز کے شروع ہونے سے لے کر ختم ہونے تک کو کل وقت نماز کہتے ہیں۔

(۲) مکروہ وقت نماز: نماز کے بعض اوقات وہ ہیں جن میں نماز مکروہ ہو گی، اگرچہ وقت نماز کہلائے گا۔

(۳) مستحب وقت نماز: جن وقتوں میں نماز ادا کرنا یا جماعت کرانا افضل ہوتا ہے اسے مستحب وقت نماز کہتے ہیں۔

ہم احناف نماز مستحب وقت میں پڑھنے کے قائل ہیں کیونکہ اس میں ثواب زیادہ ہے۔

نماز فجر کا مستحب وقت

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَعَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَصْبِحُوا بِالصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَكْبَرُ لَكُمْ أَوْ أَكْبَرُ لِلْآجِرِ

سند کے بعد: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! صبح کو خوب روشن کیا کرو کیونکہ اس میں تمہارے لیے ثواب زیادہ ہے یا اس کا ثواب زیادہ ہے۔

(۱) سنن ابو داؤد: ۱/۴۲، باب وقت الصبح، رقم الحدیث ۴۲۳

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سلت نماز اور اس کے فضائل

(۲) جامع ترمذی: ج ۱، ص ۹۴، باب الاسفار، (۳) مسند حمیدی: ج ۱، ص ۹۹، رقم الحدیث ۳۰۹

(۳) شرح معانی الآثار: ج ۱، ص ۳۶۷، (۵) نصب الرایة: ج ۱، ص ۲۳۸

(۶) سنن دارمی: ۳۰۰/۱، رقم ۲۱۷

(۷) اس مضمون کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ہے دیکھئے: مسند امام اعظم:

ص ۷۴ مترجم

(۸) توضیح السنن شرح آثار السنن: ج ۱، ص ۲۱۴، رقم الحدیث

۱۰۲۱۶ اس کی سند صحیح ہے۔

(۹) مسند احمد: ۳/۳۶۵، رقم ۱۵۹۱۳

’ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: مَا أَجْمَعُ

أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مَا أَجْمَعُوا عَلَى التَّوْبِ بِالْفَجْرِ،

سند کے بعد حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے صبح کی نماز روٹنی

میں پڑھنے میں اتفاق کیا ہے ایسا اتفاق کسی اور چیز پہ نہیں کیا ہے:

(۱) مصنف ابن شیبہ: ج ۱، ص ۳۲۲، رقم ۳۲۷۵

(۲) شرح معانی الآثار طحاوی: ج ۱، ص ۳۷۸، رقم الحدیث ۱۰۱۶

(۳) زجاجة المصابيح: ج ۱، ص ۲۲۳، رقم الحدیث ۸۱۷ مترجم

نمازِ ظہر کا مستحب وقت

احناف کے نزدیک ظہر کی نماز سردیوں میں جلدی اور گرمیوں میں ٹھنڈی کر

کے یعنی تھوڑی دیر کے بعد پڑھنی چاہیے:

’ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ

، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا

اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

سند کے بعد: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کیا کرو، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے

- (۱) صحیح بخاری: ۱/۱۳۲ (رقم ۵۳۶، ۲) سنن ابو داؤد: ج ۱، ص ۱۹۸، رقم الحدیث ۴۰۱
- (۲) صحیح مسلم: ج ۱، ص ۲۲۴، (۳) سنن نسائی: ج ۱، ص ۸۷
- (۵) جامع ترمذی: ج ۱، ص ۱۳۷، رقم الحدیث ۱۳۹، باب ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھنا
- (۶) سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۴۹
- (۷) شرح معانی الآثار طحاوی: ج ۱، ص ۳۸۳، رقم الحدیث ۱۰۳۲
- (۸) زجاجة المصابیح، ج ۱، ص ۴۱۴، رقم الحدیث ۷۸۲
- (۹) مسند حمیدی: ج ۲، ص ۴۲۰، رقم الحدیث ۹۴۲ طبع بیروت
- (۱۰) بلوغ المرام مترجم، ص ۳۱، رقم الحدیث ۱۷۱
- (۱۱) توضیح السنن شرح آثار السنن، ج ۱، ص ۴۱۶
- (۱۲) مسند احمد: ج ۲، ص ۲۲۹ حدیث نمبر ۷۱۳۰، صفحہ ۴۳۸، حدیث نمبر ۷۲۳۵

”حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ، حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدَةَ، عَنْ اَنْسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الشِّتَاءُ، يَكْرَبُ بِالظُّهْرِ، وَاِذَا كَانَ الصَّيْفُ اَبْرَدَ بِهَا“

سند کے بعد: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سردیوں میں نماز ظہر جلدی فرماتے اور گرمیوں کے موسم میں ٹھنڈا کر کے پڑھتے۔

- (۱) شرح معانی الآثار طحاوی: ج ۱، ص ۱۸۸، رقم الحدیث ۱۱۳۹
- (۲) سنن نسائی: ج ۱، ص ۵۸ (۳) مشکوٰۃ: ص ۶۲

”وَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى، اُمِّ سَلْمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَأَلَ اَبَاهُ رِيْرَةَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ، اَنَا اُخْبِرُكَ صَلَّى الظُّهْرَ، اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ: وَالْعَصْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلِكَ“

سند کے بعد: حضرت عبداللہ بن رافع رضی اللہ عنہ، مولى ام سلمہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اُس کے فضائل

سے اوقات نماز کے متعلق پوچھا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ظہر کی نماز پڑھو جب سایہ تمہارا سے برابر ہو جائے اور جب تم سایہ سے دوگنا ہو جائے تو نماز عصر پڑھو۔
(۱) مؤطا امام مالک ج ۱، ص ۳۸، رقم الحدیث ۹، باب وقوت الصلوٰۃ
(۲) زجاجة المصابیح: ج ۱، ص ۳۰۱ مترجم، رقم الحدیث ۷۵۷ اسکی سند صحیح ہے۔
(۳) مصنف عبد الرزاق، ۱/۵۳۰، ۲، تمہید ۸۶/۲۳ میں بھی اسی طرح مروی ہے۔
(۵) شرح صحیح مسلم للسعدی: ج ۲، ص ۲۳۹

نماز عصر کا مستحب وقت

احناف کے نزدیک نماز عصر دو مثل کے بعد شروع ہوتی ہے۔ حدیث نمبر ۱۲
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے فرمان سے دو مثل کے بعد عصر واضح ہے دیگر روایات ملاحظہ فرمائیے

”حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي
الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ
قَدْ مَنَّا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْمَدِينَةَ فَكَانَ يُوَخِّرُ الْعَصْرَ مَا
دَامَتِ الشَّمْسُ بَيَضَاءً نَقِيَّةً“

سند کے بعد: حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے والد مدینہ منورہ کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نماز عصر میں اتنی تاخیر کر دیتے کہ سورج میں سفیدی اور صفائی ہوتی:

(سنن ابو داؤد: ج ۱، ص ۱۵۸، باب وقت العصر، رقم الحدیث ۴۰۸)

”عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ... ثُمَّ صَلَّى بِنَا الْعَصْرَ حِينَ كَانَ الظِّلُّ
كُلُّ شَيْءٍ مِثْلِيهِ... الخ“

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز ایسے وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ دو مثل کو پہنچ گیا۔

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۳۱۸، رقم ۳۲۴۵

(۲) زجاجة المصابیح مترجم: ج ۱، ص ۲۰۲، رقم الحدیث ۷۵۸

نماز مغرب کا مستحب وقت

نماز مغرب سورج غروب ہونے کے بعد ہے:

”حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ
عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ
إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ... قَالَ أَبُو عَيْسَى
حَدِيثُ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“

سند کے بعد: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز مغرب اس وقت ادا فرماتے جب سورج غروب ہو کر پردوں کے پیچھے چھپ جاتا امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ سلمہ بن اکوع کی حدیث حسن صحیح ہے۔

(۱) جامع ترمذی: ۱/۲۸۸، رقم الحدیث ۱۶۴، (۲) صحیح مسلم: ۲/۱۱۵

(۳) صحیح بخاری: ۱/۱۴۷، (۴) مسند احمد: ۳/۵۵، رقم الحدیث ۶۶۵

(۵) سنن ابو داؤد: ۱/۲۰۱، باب وقت المغرب رقم الحدیث ۴۱۶

نمازِ عشاء کا مستحب وقت

نمازِ عشاء میں تاخیر کرنا مستحب ہے۔

”حَدَّثَنَا هَنَادٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ
الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ لَا أَنْ أُشَقَّ عَلَى

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

أُمَّتِي لَا مَرْتَهُمَ أَنْ يُوْخِرُوا الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ... قَالَ
أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

سند کے بعد: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر میں اپنی امت پر
گراں نہ سمجھتا تو انھیں عشاء کی نماز تہائی رات یا نصف رات تک دیر سے پڑھنے کا حکم
دیتا۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

(۱) جامع ترمذی: ج ۱، ص ۲۹۳، رقم الحدیث ۱۶۷

(۲) مسند احمد: ج ۲، ص ۲۵۰، رقم الحدیث ۷۳۰۶

(۳) سنن ابن ماجہ: ۵۰/۱ قال البانی صحیح. قال شعيب حسن،

(۴) مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۳۱/۱ رقم الحدیث ۳۳۶۳

”حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْخِرُ صَلَاةَ
الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ“

سند کے بعد: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز دیر سے
پڑھا کرتے تھے۔

(۱) صحیح مسلم: ۱۱۸/۲، باب، وقت العشاء و تاخیرھا، رقم الحدیث ۱۳۸۵

(۲) مسند احمد: ج ۵، ص ۸۹، رقم الحدیث ۲۱۱۱۳، صححہ ابن حبان

اذان و اقامت کے کلمات دو، دو دفعہ ہیں

”حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ
عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ
قَالَ كَانَ أَذَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَفَعًا شَفَعًا فِي الْأَذَانِ وَالْأَقَامَةِ.....“

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اُس کے فضائل

وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْإِذَانَ مَثْنِي مَثْنِي وَالْإِقَامَةَ مَثْنِي: وَبِهِ يَقُولُ
سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ“

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان اور اقامت دو دو مرتبہ تھی (یعنی کلمات دو دو مرتبہ) امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں! بعض علماء فرماتے ہیں اذان اور اقامت دونوں کے کلمات دو دو مرتبہ ہیں سفیان ثوری، ابن مبارک اور اہل کوفہ (امام ابو حنیفہ اور ان کے تبعین) کا یہی مسلک ہے:

- (۱) جامع ترمذی، ج ۱، ص ۳۳۸، رقم الحدیث ۱۹۴
- (۲) مستخرج ابی عوانة: ج ۱، ص ۴۲۳ رقم الحدیث ۷۳۶
- (۳) توضیح السنن شرح آثار السنن: ۱/ ۳۶۷، رقم الحدیث ۲۳۶
- (۴) زجاجة المصابيح: ۱/ ۳۵۵، رقم الحدیث ۸۷۴
- (۵) شرح صحیح مسلم للسعیدی: ۱/ ۵۵۴
- (۶) مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/ ۲۰۶، رقم ۱۲۵۱

”حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدِ بْنِ
كَاسِبٍ، قَالَ تَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ،
عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ بِلَالٍ، أَنَّهُ كَانَ يَثْنِي الْإِذَانَ وَيَثْنِي الْإِقَامَةَ“

حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے الفاظ دو دو مرتبہ ادا کرتے اور اقامت کے الفاظ کو بھی دو دو مرتبہ ادا کرتے تھے

- (۱) شرح معانی الآثار طحاوی: ج ۱، ص ۱۳۳، رقم الحدیث ۸۲۶
- (۲) مصنف عبد الرزاق: ج ۱، ص ۴۶۲، (۳) دار قطنی: ج ۱، ص ۲۳۲
- (۳) زجاجة المصابيح: ج ۱، ص ۳۵۶، رقم الحدیث ۸۷۷
- (۵) توضیح السنن شرح آثار السنن: ۱/ ۳۶۹، رقم الحدیث ۲۳۰ اسنادہ صحیح
- (۶) شرح صحیح مسلم للسعیدی: ۱/ ۵۵۵
- (۷) مصنف ابن شیبہ: ۱/ ۲۰۶، رقم ۲۱۵۵

نوٹ: حضرت سلمہ بن اکوع، حضرت ثوبان، حضرت ابو محمد زورہ رضوان اللہ علیہم اذان و اقامت میں کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

یہاں تک کہ بنی امیہ نے خروج کیا اور کلمات اقامت کو ایک ایک بار کہنا شروع کیا اور یہ عمل بدعت ہے۔

(ابدالع الصنائع: ج ۲، ص ۹۳، ۲) شرح صحیح مسلم للسعیدی: ج ۱، ص ۵۵۶

یہی بات امام زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے ”تیسین الحقائق ۱/۲۳۶ باب الاذان“ میں ابو الفرج سے نقل فرمائی ہے۔ اسی طرح ”زجاجۃ المصائب ج ۱، ص ۲۵۷“ میں بھی ہے۔

نمازی اقامت کے وقت کب کھڑے ہوں

فقہ حنفی میں واضح موجود ہے کہ جب اقامت کہی جائے تو نمازی حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح یا قد قامت الصلوٰۃ پر کھڑا ہو اس سے پہلے کھڑے ہو کر اقامت سنا کر وہ ہے۔

(دیکھئے: ”فتاویٰ عالمگیری: ج ۱، ص ۵۷“ و دیگر کتب فقہ)

”وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلْمَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ إِذَا أُقِيمَتِ أَوْ نُودِيَ“

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ جب نماز کی اقامت ہو تو اس وقت کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔ ابن حاتم نے کہا جب اقامت ہو یا اذان:

(۱) صحیح مسلم: ۱۰۱/۲، رقم الحدیث ۱۳۹۵

(۲) صحیح بخاری: ۳۳۵/۱، رقم الحدیث ۶۰

(۳) مسند احمد: ج ۵، ص ۲۹۷، رقم الحدیث ۲۲۹۰۰

(۴) جامع ترمذی: ج ۱، ص ۳۴۱ مترجم، رقم الحدیث ۵۷۴

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

- (۵) ابو داؤد: ج ۱، ص ۲۲۳ مترجم، رقم الحدیث ۵۳۶
(۶) سنن نسائی: ج ۱، ص ۳۶۹ مترجم، رقم الحدیث ۷۹۳
(۷) صحیح ابن خزیمہ
(۸) صحیح ابن حبان: ۵/۵، رقم ۱۷۵۵
(۹) سنن دارمی: ۱/۳۲۲، رقم ۱۲۶۱
(۱۰) زجاجة المصابیح: ج ۱، ص ۲۸۱، رقم الحدیث ۹۳۹
(۱۱) مسند حمیدی: ج ۱، ص ۲۰۵، رقم الحدیث ۲۲۷
(۱۲) حاشیہ مؤطا امام محمد: ص ۸۹

حدیث کی شرح

علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ”مرقات“ میں اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں!

”ولعله كان يخرج من الحجرة بعد شروع المؤذن في الإقامة
و يدخل في محراب المسجد عند قوله حي على الصلوة ولذا
قال ائمتنا ويقوم القوم الامام والقوم عند حي على الصلوة“
شاید کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حجرے شریف سے تکبیر کہنے والے کی تکبیر شروع کرنے کے بعد نکلتے
تھے۔ اور محراب مسجد میں حی علی الصلوة کہنے کے وقت تشریف لاتے اس لیے ہمارے ائمہ نے
فرمایا کہ امام اور مقتدی حی علی الصلوة کے وقت کھڑے ہوں۔

(حاشیہ مشکوٰۃ ج ۶۳ بحوالہ فتاویٰ اجملیہ: ج ۲، ص ۱۸۵)

یہی بات شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے ”شرح مشکوٰۃ اشعۃ

اللمعات باب اذان حدیث ابی قتادہ“ کے تحت فرمائی ہے۔

”وَكَانَ أَنَسٌ يَقُومُ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ“

حضرت انس رضی اللہ عنہ اس وقت کھڑے ہوتے جب مؤذن قد قامت الصلوة کہتا

(شرح مسلم نووی: ۲/۳۸۳ علی حدیث ابی قتادہ)

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

کراہیت کا ثبوت

”وَفِي الْمُصَنَّفِ كَرِهَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ“

مصنف (عبدالرزاق) میں ہے کہ حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ مکبر کے قد قامت الصلوٰۃ کہنے سے پہلے کھڑا ہونے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(عمدة القاری شرح بخاری: ج ۸، ص ۲۱۱)

کتاب الآثار میں ہے!

”عن الامام الاعظم عن طلحة عن مطرف عن ابراهيم انه قال اذا قال المؤذن حي الفلاح فينبغي للقوم ان يقوموا للصلاة قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة“

حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ جب تکبیر کہنے والا حی علی الفلاح پر پہنچے تو قوم کے لیے کھڑا ہونا مناسب ہے۔ امام محمد نے فرمایا ہم اسی کو دلیل بناتے ہیں اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ کا قول ہے۔

(۱) کتاب الآثار محمد: ۱/۸۲ رقم ۶۲، (۲) صحیح البہاری: ص ۴۶۹)

اور دیگر صحابہ کرام کے بارے میں امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں:

”قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنْ يَنْظُرَ النَّاسَ الْإِمَامَ وَهُمْ قِيَامًا قَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَ الْإِمَامُ فِي الْمَسْجِدِ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَإِنَّمَا يَقُومُونَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ“

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ابی قتادہ حسن صحیح ہے اہل علم صحابہ کرام کی جماعت نے کھڑے ہو کر امام کی انتظار کو مکروہ کہا ہے بعض علماء فرماتے ہیں جب امام مسجد میں ہی ہو اور

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

تکبیر کہی جائے تو لوگ قد قامت الصلوٰۃ پر کھڑے ہوں یہ ابن مبارک کا قول ہے۔
(جامع ترمذی: ۳۳۱/۱، باب کراہیہ ان ینظر الناس الامام وهم عند افتتاح الصلوٰۃ)

بلا عذر دو نمازوں کو اکٹھا پڑھنا جائز نہیں

اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں ارشاد فرماتا ہے!

”إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا.“

بے شک نماز مومنوں پر فرض ہے اپنے مقررہ وقت پر۔ (پارہ ۳: سورۃ النساء، آیت ۱۰۳)

”عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَاةَ لَوَقْتِهَا

إِلَّا بِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ“

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات اور مزدلفہ کے علاوہ ہمیشہ اپنے وقت پر نماز پڑھتے تھے۔

(سنن نسائی ۱/۲۵۴ رقم ۳۰۱۰ باحکام البانی، ۲) صحیح مسلم: ۴۱۷/۱

”عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ... قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ... ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّهُ

لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ عَلَى مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ

حَتَّى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الْآخَرَى“

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! نیند میں قصور اور کوتاہی نہیں ہے۔ قصور یہ ہے کہ کوئی شخص دوسری نماز کا وقت آنے تک پہلی نماز نہ پڑھے۔

(صحیح مسلم: ج ۳، ص ۳۵۱ رقم ۱۰۹۹، ۲) شرح معانی الآثار طحاوی: ج ۱، ص ۳۳۸، رقم الحدیث ۹۰۹

(۳) مسند حمیدی: ج ۱، ص ۶۳، رقم الحدیث ۱۱۳

”حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَشْرِ قَالَ ثَنَا الْمُعَاذِيُّ بْنُ عِمْرَانَ

، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ بْنِ الْمُؤَصِّلِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

عَائِشَةُ قَالَتْ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَيُقَدِّمُ العَصْرَ وَيُؤَخِّرُ المَغْرِبَ وَيُقَدِّمُ العِشَاءَ“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت سفر میں ظہر کو مؤخر کرتے اور عصر کو مقدم فرماتے تھے مغرب میں تاخیر کرتے اور عشاء کو مقدم فرماتے۔

(۱) شرح معانی الآثار: ج ۱، ص ۱۶۳، رقم الحدیث ۹۸۵، ۲) شرح مسلم: ۴۱۶/۲ (۳) مسند احمد: ۲/ ۱۳۵، رقم الحدیث ۲۵۵۵۳۔ حدثنا وکیع حدثنا مغیرة بن زیاد عن عطاء عن عائشة (۴) مصنف ابن ابی شیبہ بسند حسن بطریق وکیع بن الجرح ۲/ ۴۵۷

اگر کسی مجبوری کی حالت میں نماز اکٹھی پڑھنی پڑھے تو ظہر کو اس کے آخری وقت اور عصر کو اس کے اول وقت میں ادا کریں۔ اسی طرح مغرب اور عشاء پڑھیں۔ جیسا کہ حدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ظاہر ہے نہ کہ ایک وقت میں دو نمازیں اکٹھی پڑھیں۔

عمامہ یا ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا چاہیے

”أَخْبَرَنَا عَتَابُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَبَارَكٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو شَيْبَةَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ ظُرَيْفِ بْنِ شَهَابٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْحِي عِمَامَةً بَيْنَ كَتْفَيْهِ“

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عمامہ شریف باندھتے تھے اور عمامے کے شملے کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے۔

(طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۴۵۵)

”لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى قَوْمٍ لَا يَجْعَلُونَ عِمَائِمَهُمْ تَحْتَ رِءُوسِهِمْ يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ أَبُو نَعِيمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو قوم اپنی چادروں کے نیچے نماز میں سر پر عمامے نہیں باندھتی وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم رہے گی۔

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

(۱) کنز العمال: ج ۷، ص ۵۱۶ رقم ۲۰۰۳۳، ۲) الفردوس بما ثور الخطاب: ۳۶/۵، رقم ۷۷۷۳
(۳) جامع الاحادیث للسیوطی: ۱۷/۲۸۳، رقم ۱۸۱۷۹

”عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَدْرَكْتُ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ يَعْتمُونَ بِعَمَائِمَ كَرَابِيسَ سُودٍ وَبَيْضٍ وَحُمْرٍ وَخَضِرٍ الْخ“
سليمان بن ابی عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اولین صحابہ کرام کو دیکھا وہ موٹے کپڑے کے سیاہ، سفید، سرخ اور سبز رنگ کے عمامے باندھتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۳۱/۸، رقم ۲۵۴۸۹)

اور امام شعرانی لکھتے ہیں! ”کان یام بستر الراس بالعمامة او العنسوة وینھی عن کشف الراس فی الصلوة“ حضور ﷺ عمامہ یا ٹوپی سے سر ڈھانپنے کا حکم فرماتے تھے اور ننگے سر نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے۔
(کشف الغمّة: ص ۸۵)

فرض نمازوں کی تعداد رکعات

فجر	۲ رکعات
ظہر	۴ رکعات
عصر	۴ رکعات
مغرب	۳ رکعات
عشاء	۴ رکعات

فرائض کی مندرجہ بالا تعداد رکعات حضور ﷺ کے زمانے سے اب تک امت کے تواتر عملی سے ثابت ہے اس کے علاوہ اس کی تعداد احادیث میں بھی مذکور ہے دیکھیے:

نصب الراية: ۱/۲۳۳ باب المواقيت، معجم الكبير للطبرانی: ۷/۱۲۹، رقم ۱۳۱۳۳، السنن الكبرى للبيهقي: ۱/۳۶۱، باب عدد ركعات الصلوة الخمس

Click

﴿ فجر کی رکعات ﴾

۲ رکعت (سنت موکدہ) ۲ رکعت فرض

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلَيَّ رَكْعَتِي الْفَجْرِ.

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی نفل کی اتنی زیادہ پابندی نہیں فرماتے جتنی فجر کی دو رکعتوں کی کرتے تھے۔

(۱) صحیح بخاری: ۴۰/۲ (۲) صحیح مسلم: ۲۵۱/۱

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوهُمَا وَإِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فجر کی دو رکعتوں کو نہ چھوڑو خواہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں:

(۱) سنن ابی داؤد: ۴۸۱/۱ رقم ۱۳۶۰ (۲) شرح معانی الآثار: ۲۰۹/۱

﴿ ظہر کی رکعات ﴾

۴ رکعت (سنت موکدہ) ۴ فرض ۲ سنت (سنت موکدہ) ۲ نفل

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدْعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ:

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ نبی ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور فجر سے

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

پہلے دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

(صحیح بخاری: ۴/۷۴ باب رکعتین قبل الظهر)

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيَّ النَّارَ

ترجمہ: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعات پڑھیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو حرام فرمادیں گے۔

نوٹ: ایک اور روایت میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا کہ جو شخص دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھے گا اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا چار ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد، دو فجر سے پہلے۔

(۱) جامع ترمذی: ۱/۲۷۰ رقم ۴۰۷ (۲) صحیح مسلم: ۱/۲۵۱

﴿عصر کی رکعات﴾

۴ سنت (غیر موکدہ) ۴ فرض

عَنْ بِنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ
أُمَّرَأَةً صَلَّى قَبْلَ العَصْرِ أَرْبَعًا

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرتا ہے:

(۱) جامع الترمذی ۱/۲۷۲ رقم ۴۱۳، (۲) مسند احمد: ۲/۱۷۷ رقم ۵۹۸۰

(۳) سنن ابو داؤد: ۱/۳۰۷ رقم ۱۲۷۱

﴿مغرب کی رکعات﴾

۳ رکعات فرض ۲ سنت (موکدہ) ۲ نفل

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ رَكَعَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ أَرْبَعَ
رُكُوعَاتٍ كَانَ كَأَلْمُعَقَّبِ غَزْوَةً بَعْدَ غَزْوَةٍ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس نے مغرب کی نماز کے بعد چار رکعات پڑھیں تو وہ ایسا ہے جیسے ایک غزوے کے بعد دوسرا غزوہ کرنے والا۔

(مصنف عبدالرزاق ۳/۳۵ رقم ۲۷۲۸ طبع بیروت)

عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُنَجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَرْبَعَ رُكُوعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ.

ترجمہ: حضرت ابو معمر عبداللہ بن سنجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مغرب کے بعد چار رکعات پڑھنے کو مستحب سمجھتے تھے۔

(مختصر قیام اللیل للمروزی ص ۸۵ باب بصلی بین المغرب والعشاء اربع رکعات)

﴿نماز عشاء کی رکعات﴾

۴ سنت غیر موکدہ) ۴ فرض، ۲ سنت (موکدہ) ۲ نفل ۳ وتر، ۲ نفل

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ رَحِمَهُ اللَّهُ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَرْبَعَ رُكُوعَاتٍ قَبْلَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

ترجمہ: حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عشاء کی نماز سے پہلے چار رکعت ادا کرنے کو مستحب سمجھتے تھے۔

(مختصر قیام اللیل للمروزی ص ۸۵)

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلَتْ
عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيُ
صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَيُرْكَعُ أَرْبَعَ رُكْعَاتٍ
ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ

ترجمہ۔ حضرت زرارہ بن اوفی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی
کی درمیان رات والی نماز کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آپ ﷺ جماعت کے ساتھ
نماز ادا کر کے گھر تشریف لاتے تو چار رکعتیں پڑھتے پھر اپنے بستر پر آرام فرماتے۔
(سنن ابوداؤد ۱/۱۹۷ باب فی صلوة اللیل)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ
فِي أَوَّلِ رُكْعَةٍ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ، قُلْ يَا أَيُّهَا
الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّلَاثَةِ، قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ .

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ وتر تین رکعت ادا فرماتے تھے پہلی رکعت میں
”سبح اسم ربك الاعلى“ اور دوسری رکعت میں ”قل يا ايها الكافرون“ اور تیسری رکعت
میں ”قل هو الله احد“ اور معوذتین پڑھتے تھے۔

(۱) شرح معانی الآثار: ۱/۱۰۰

(۲) صحیح ابن حبان: ۲۰۱/۶ رقم ۲۳۳۸ قال شعيب الارناؤط صحیح

(۳) مصنف عبد الرزاق: ۲/۳۰۳

عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ
بَعْدَ الْوُتْرِ رُكْعَتَيْنِ .

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ وتر کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے تھے
(۱) جامع الترمذی: ۱۰۸/۱ رقم ۲۷۸۱، سنن ابن ماجہ: ۲/۱۳۳ رقم ۱۹۵، سنن الکبریٰ بیہقی: ۳/۲

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اُس کے فضائل

نماز میں تکبیر افتتاح کے وقت کانوں کے برابر ہاتھ اٹھانا

”حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَازِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ“

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ ان کو کانوں کے برابر کرتے۔

(۱) صحیح مسلم: ۲/ ۷۷، رقم الحدیث ۸۹۱، ۲) سنن ابن ماجہ: ۱/ ۶۲

(۳) مسند احمد: ۳/ ۴۳۶، رقم الحدیث ۱۵۶۸۵

حضرت براء بن عازب، حضرت انس، حضرت وائل بن حجر رضوان اللہ

علیہم اجمعین سے بھی اسی طرح کی روایات ہیں

نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے

حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَمِيرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، عَنْ
أَبِيهِ، قَالَ، رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ

تَحْتَ السُّرَّةِ

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر زیر ناف باندھتے۔ (اسناد صحیح)

(مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/ ۳۹۰، رقم ۳۹۵۹ بتحقیق محمد عوامہ)

”حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَجْبُوبٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ زِيَادٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

السُّنَّةُ وَضَعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نماز میں ایک ہتھیلی کا دوسری ہتھیلی پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے۔

(۱) ابو داؤد نسخہ ابن اعرابی: ج ۱، ص ۲۸۰، رقم الحدیث ۳۵۱

(۲) مسند احمد: ج ۱، ص ۱۱۰، رقم الحدیث ۸۷۵، ۳، محلی ابن حزم: ج ۳، ص ۳۰

(۳) زجاجة المصابیح: ج ۱، ص ۵۸۴، رقم الحدیث ۱۰۸۴، ۵، سنن الکبریٰ بیہقی ۲/ ۳۱، رقم ۲۱۷۰

(۶) توضیح السنن شرح آثار السنن: ۱/ ۵۴۰، رقم الحدیث ۳۱۸

(۷) الاوسط ابن منذر: ۴/ ۱۸۶، رقم ۱۲۴۲

علامہ ابن المنذر فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری، اسحاق بن راہویہ بھی اسی کے

قائل ہیں اسحاق بن راہویہ کا کہنا ہے کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا حدیث کی رو سے

انتہائی قوی اور تو واضح کے قریب ہے۔

(الاوسط ابن المنذر: ج ۳، ص ۱۸۷ تحت رقم ۱۲۴۳)

حضرت انس، حضرت ابو ہریرہ رضوان اللہ علیہم اور حضرت ابراہیم نخعی، ابو

جبلز جہم اللہ سے بھی روایات ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی ہیں۔

تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا

”حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ

حَرْبِ بْنِ الْمَلَاهِي عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ

وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ“

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو کہتے

”سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك“

(۱) سنن ابو داؤد: ج ۱، ص ۲۸۱، رقم الحدیث ۷۷۶

(۲) جامع ترمذی مترجم: ج ۱، ص ۱۸۵، رقم الحدیث ۲۳۱

(۳) شرح معانی الآثار طحاوی: ج ۱، ص ۳۰۶، رقم الحدیث ۱۰۸۴

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اُس کے فضائل

(۴) مستدرک حاکم: ج ۱، ص ۲۳۵، (۵) سنن ابن ماجہ: ۲/۷، رقم ۸۰۶

(۶) سنن دارقطنی: ۲/۶۰، رقم ۱۱۳۱، (۷) زجاجة المصابیح: ج ۱، ص ۶۰۰، رقم الحدیث ۱۱۳

نوٹ: ابو داؤد کی سند حسن ہے۔ (دیکھئے: مرقات ۲/۲۷۸، طیبی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا

”حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ كِلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَاشِعَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز پڑھی مگر میں ان میں سے کسی کو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے ہوئے نہیں سنا

(۱) صحیح مسلم: ۲/۱۱۳، رقم ۹۱۶، (۲) توضیح السنن: ۱/۵۶۸

(۳) زجاجة المصابیح: ۱/۶۳۵، رقم الحدیث ۱۱۸۰

امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنا

”حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي غَلَّابٍ عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فليؤمّمكم أحدكم، وَإِذَا قرأ الإمام فأنصتوا“

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز سکھائی فرمایا جب تم نماز پڑھنے کھڑے ہو تو تم میں سے ایک تمہارا امام بنے اور جب وہ امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ (یہ سند اور الفاظ مسند احمد کے ہیں)

(۱) مسند احمد: ج ۴، ص ۴۱۵، رقم الحدیث ۱۵۹۶۱

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

کچھ الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ یہ حدیث دیگر کتابوں میں موجود ہے۔
(۲) صحیح مسلم: ج ۱، ص ۱۷۴، (۳) صحیح ابی عوانہ: ج ۲، ص ۱۳۳، (۴) سنن ابن ماجہ: ص ۶
(۵) توضیح السنن: ج ۱، ص ۵۹، رقم الحدیث ۳۵۹، فرمایا ہو حدیث صحیح

”حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ الصَّاعِنِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْسَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَجَلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا
الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَرَأَ فَانصِتُوا وَإِذَا قَالَ
وَالضَّالِّينَ فَاقُولُوا: آمِينَ الخ

(یہ سند اور متن مسند احمد کا ہے) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا! امام اس لیے ہوتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ سو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور
جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ اور جب وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔

(۱) مسند احمد: ج ۲، ص ۳۷۶، رقم الحدیث ۸۷۶
(۲) صحیح مسلم: ج ۱، ص ۱۷۴، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابو خالد عن
(۳) سنن ابن ماجہ: ص ۶، (۴) سنن نسائی: ج ۱، ص ۱۱۲
(۵) مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۱، ص ۳۷۷، (۶) سنن ابو داؤد: ۱/ ۸۹
(۷) زجاجة المصابيح: ج ۱، ص ۲۶۸، رقم الحدیث ۱۱۲۵
(۸) توضیح السنن: ۱/ ۵۹۲، رقم الحدیث ۳۶۰ ہو حدیث صحیح

مزید تفصیل دیکھنی ہو تو راقم کا رسالہ ”اربعین ظفر“ کا مطالعہ مفید رہے گا۔

”حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي نَعِيمٍ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَنْ صَلَّى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ، فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا
وَرَأَى الْإِمَامَ“

حضرت وہب بن کیسان نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرما رہے تھے جس شخص
نے کوئی رکعت یا نماز پڑھی اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی تو اس نے نماز نہ پڑھی مگر امام کے
پچھے ہو تو۔ (نماز ہوگئی)

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

(۱) مؤطا امام مالک ج ۸۴ رقم ۱۸۷، ۲) ترمذی شریف ج ۱۸/۲ ترک القراءة
(۳) مصنف عبد الرزاق ج ۲، ص ۱۲۱، ۴) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱، ص ۳۶۰
(۵) شرح معانی الآثار ج ۱، ص ۱۴۱، ۶) سنن الکبریٰ بیہقی ج ۱، ص ۱۴۹
(۷) توضیح السنن ج ۱، ص ۸۹۹ رقم الحدیث ۳۶۶

یہ بخاری کی سند ہے لہذا صحیح ہے دیکھئے: بخاری شریف ج ۱، ص ۳۳۷ اور

ترمذی میں ہے هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

امام کی قرآن مقتدی کی قرآن ہے

”حَدَّثَنَا سُودٌ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ،
عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ لَهُ، إِمَامٌ، فَقَرَأَتْهُ، لَهُ، قِرَاءَةً“
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس کا امام ہو، تو امام کی
قرأت اس کی قرأت ہے۔

اس حدیث کو فتح القدير، امام الکلام، التعلیق الحسن، آثار
السنن، عینی شرح بخاری، نہایہ میں صحیح فرمایا۔

(۱) مسند احمد ج ۳، ص ۳۳۹ رقم ۱۴۶۹۸، ۲) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱، ص ۳۷۶
(۳) شرح معانی الآثار ج ۱، ص ۴۳۶/۱، رقم الحدیث ۱۴۰۳، ۴) سنن ابن ماجہ ج ۱، ص ۵۰
(۵) سنن دار قطنی ج ۱، ص ۴۳۳، ۶) آثار السنن ج ۱، ص ۸۷، ۷) مصنف عبد الرزاق ج ۲، ص ۱۳۶.
تقریباً ۳۶ کتابوں میں اتنی حدیث موجود ہے۔

فرض نماز میں پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کے بعد سورۃ ملانا

”عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي
الْأُولَى بِأَمِّ الْكِتَابِ وَ سُوْرَتَيْنِ وَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ بِأَمِّ الْكِتَابِ الْخ“
حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں پہلی دو رکعتوں میں سورۃ
فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

- (۱) صحیح بخاری: ج ۱، ص ۳۵۷، رقم الحدیث ۷۷۶
- (۲) صحیح مسلم: ج ۱، ص ۶۴۸، رقم الحدیث ۶۱۹
- (۳) توشیح السنن: ج ۱، ص ۶۲۱، رقم الحدیث ۳۸۶
- (۴) بلوغ المرام مترجم: ج ۱، ص ۵۵، رقم الحدیث ۳۰۷

نماز میں آمین آہستہ آواز سے کہنا

”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْقَارِئُ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ: فَقَالَ مَنْ خَلْفَهُ، آمِينَ: فَوَافَقَ قَوْلَهُ: قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ غُفْرَ لَهُ، مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جب قرأت کرنے والے (امام) نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہا۔ اور اس کے مقتدی نے آمین کہا۔ پس مقتدی کا کہنا آسمان والوں (فرشتوں) کی آمین کہنے کے موافق ہو گیا۔ تو اس کے پیچھے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

- (۱) صحیح مسلم: ۱۸/۲، رقم الحدیث ۹۳۷، سنن ابو داؤد: ۱/۳۶۲، رقم ۹۲۷
- (۲) صحیح بخاری: ج ۱، ص ۳۸۵، رقم الحدیث ۷۴۵
- (۳) زجاجة المصابیح: ج ۱، ص ۶۴۹، رقم الحدیث ۱۱۹۱
- (۴) توضیح السنن: ج ۱، ص ۶۰۳، رقم ۳۷۴

”حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ نَ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ لَا يَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَا بِالْتَعَوُّذِ وَلَا بِالتَّامِينِ“

حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بسم اللہ، اعوذ باللہ، اور آمین بلند آواز سے نہیں کہتے تھے:

- (۱) شرح معالی الآثار: ج ۱، ص ۴۱۹ مترجم، رقم الحدیث ۱۱۹۱

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

(۲) زجاجة المصابيح: ج ۱، ص ۶۵۲، رقم الحدیث ۱۱۹۶

(۳) توضیح السنن: ج ۱، ص ۶۱۹، رقم الحدیث ۳۸۵

اس روایت میں تمام راوی ثقہ ہیں۔

رکوع اور سجدے میں تسبیحات پڑھنے کا بیان

”حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا سَحِيمُ الْحَرَانِيُّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ
بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مَجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صَلَّةَ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ: ثَلَاثًا وَفِي
سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثًا“

حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رکوع میں تین بار سبحان ربی العظیم اور
سجدے میں تین بار سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے تھے۔

(شرح معانی الآثار: ۱/۲۸۲، رقم الحدیث ۱۳۲۱)

رکوع میں جاتے اور آتے ہوئے رفع الیدین منسوخ ہے

”حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيْبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرْفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ
سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِي أَرَاكُمْ رَافِعِي
أَيْدِيَكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ: اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ“

حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باہر سے ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے
پس فرمایا کہ میں تمہیں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھتا ہوں گویا بد کے ہوئے گھوڑوں کی دُمیں

ہیں، نماز میں سکون اختیار کرو۔

(اصحیح مسلم: ۲/۲۹، رقم الحدیث ۹۹۶ طبع بیروت، ۲) سنن نسائی: ۳/۳۲۶ رقم ۱۱۷۱

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

- (۳) سنن ابو داؤد ۱/۳۸۳، رقم الحدیث ۸۹۷، ۴) مسند احمد: ۵/۱۰۷، رقم الحدیث ۲۱۳۳۰
(۵) مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۲، ص ۲۸۶، ۶) شرح معانی الآثار: ج ۱، ص ۳۰۹، طبع کراچی
(۷) مسند ابی عوانہ: ج ۲، ص ۵، ۸) سنن الکبریٰ بیہقی: ج ۲، ص ۲۸۰، طبع ملتان
(۹) جز رفع الیدین البخاری: ص ۶، رقم الحدیث ۳۷
(۱۰) زجاجة المصابیح: ج ۱، ص ۵۷۳، رقم الحدیث ۱۰۶۷

نوٹ: اس حدیث سے متعدد محدثین و فقہانے رفع الیدین کو منسوخ مانا ہے۔

(۱) علامہ علی القاری مثوفی ۱۰۱۳ھ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے

ہیں! ”ولیس فی غیر التحريمہ رفع یدیه عند ابی حنیفہ لخبیر

مسلم عن جابر بن سمرہ“ اور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک

تحريمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں جابر بن سمرہ کی حدیث کے تحت جو مسلم

میں ہے

(۲) امام ابن نجیم مصری رضی اللہ عنہ نے البحر الرائق: ج ۱، ص ۳۲۲ طبع کوئٹہ میں

(۳) علامہ سید طحطاوی رضی اللہ عنہ نے حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح میں

(۴) امام جمال الدین زیلیعی رضی اللہ عنہ نے نصب الراية: ۱/۳۹۳ میں

(۵) امام سرخسی رضی اللہ عنہ نے مبسوط ۱/۳۰۰ میں

(۶) علامہ بدرالدین عینی رضی اللہ عنہ شرح ہدایہ: ج ۱، ص ۶۶۲ میں

(۷) علامہ کاسانی رضی اللہ عنہ نے بدائع الصنائع: ج ۱، ص ۲۰۷ میں

(۸) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ نے شرح سفر السعادة ص ۷۲ میں

(۹) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ نے فتاویٰ رضویہ: ۶/۱۵۵

(۱۰) علامہ ظفر الدین رضی اللہ عنہ بہاری نے صحیح البہاری: ج ۲، ص ۳۹۶ میں اس

حدیث کے تحت رفع یدین کو منسوخ مانا ہے۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

بغیر رفع الیدین رکوع میں جاتے اور آتے ہوئے نماز نبوی ﷺ

”حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ إِلَّا أَصَلَى بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ قَالَ فِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَبِهِ يَقُولُ غَيْرٌ وَاحِدٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ“

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ پھر آپ نے نماز پڑھی اور صرف نماز کے شروع میں ہاتھ اٹھائے: امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس باب میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ فرمایا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور اکثر کبار صحابہ کرام اور تابعین اسی بات کے قائل ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ (امام اعظم اور ان کے تبعین) کا یہ بھی یہی مسلک ہے۔

(جامع ترمذی: ۱/۳۵۱، رقم الحدیث ۲، ۴۵۸) سنن ابو داؤد: ۱/۳۰۳ رقم الحدیث ۷۴۲

(۳) سنن نسائی: ج ۱، ص ۱۱۷، ۱۱۸) مسند احمد: ج ۱، ص ۳۸۸

اس حدیث کو امام ترمذی کے علاوہ تقریباً ۶۲ محدثین نے صحیح کہا ہے دیکھئے:

راقم کی کتاب، حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تحقیق۔

رکوع سے کھڑے ہوتے ہوئے پڑھنے کا بیان

”وَإِذَا يُؤْنَسُ قَدْ أَخْبَرَنِي قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ“

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حُسِفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَتْ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد کہا:

(شرح معانی الآثار طحاوی: ج ۱، ص ۳۹۱، رقم الحدیث ۱۲۳۸)

اسی طرح کی دیگر روایات مصنف ابن ابی شیبہ میں بھی ہیں:

رکوع سے سجدہ کو جانے کا طریقہ

”حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَدَّبِيُّ قَالَ ثَنَا اسدُ بْنُ مَوْسَى قَالَ ثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِرُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَلَا يَبْرُكْ بِرُكْوَكَ الْفُحْلِ“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی سجدہ کرے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے اور جانوروں کی طرح نہ بیٹھے:

(۱) شرح معانی الآثار: ج ۱، ص ۵۲۰، رقم الحدیث ۱۳۱۶

(۲) مسند ابی یعلیٰ: ۱۱ / ۳۱۳، رقم ۶۵۳۰، سنن الکبریٰ بیہقی: ۲ / ۱۰۰، رقم ۲۷۳۱

سجدہ کرنے کا طریقہ

”حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ وَلَا

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

يَكْفُ شَعْرَهُ وَلَا نِيَابَهُ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ“

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات اعضاء پر سجدہ کرنے اور کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹنے کا حکم دیا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے:

(۱) جامع ترمذی : ۱/۳۱۰، رقم الحدیث ۲۸۳ طبع بیروت

(۲) بخاری شریف: ج ۱، ص ۳۹۶، رقم الحدیث ۷۷۱ مترجم

(۳) مسلم شریف: ج ۱، ص ۶۷۹، رقم الحدیث ۹۹۹ مترجم

(۴) سنن ابو داؤد : ۱/۳۳۷، رقم ۸۸۹

دو سجدوں کے بعد دوسری اور چوتھی رکعت کیلئے کھڑا ہونا

”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَضُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثٌ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (بغیر بیٹھے) اپنے قدموں کے اگلے پنجوں پر کھڑے ہوتے امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ پر اہل علم کا عمل ہے۔

(۱) جامع ترمذی: ۱/۳۱۹، رقم ۲۸۸ طبع بیروت، (۲) الدراية: ۱/۱۳۷، رقم ۱۷۸

(۳) تحفة الاشراف : ۱۰/۱۱۵

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّيُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَجَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَارْجِعْ فَصَلِّ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ فَأَعْلَمَنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَاقْرَأْ بِمَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

تَسْتَوِي وَتَطْمَئِنُّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ
حَتَّى تَسْتَوِي قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا:

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور نماز پڑھی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گوشے میں تشریف فرما تھے، وہ بعد نماز آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا واپس لوٹ جا اور جا کر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ واپس آ گیا اور نماز پڑھ کر حاضر بارگاہ ہوا اور سلام عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دے کر فرمایا واپس لوٹ جا، جا کر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی تیسری مرتبہ اس شخص نے عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نماز کا طریقہ سمجھا دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اچھی طرح وضو کرو پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کہو اور جتنا قرآن میسر آئے پڑھ اس کے بعد اطمینان سے رکوع کر پھر سر اٹھا کر سیدھا کھڑا ہو جا پھر اطمینان سے سجدہ کر پھر سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے بیٹھ جا پھر اطمینان سے سجدہ کر پھر سجدہ سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو جا اور اسی طرح ساری نماز پڑھ:

۱) صحیح بخاری جزء ۸ صفحہ ۱۲۹ رقم ۲۲۶۷ مطبوعہ قاہرہ ۲۰۰۵ سنن الکبریٰ بیہقی: ۳۷۲/۲
۲) مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۲۸۱ رقم ۲۹۷۶، ۳) شعار اصحاب الحدیث للحاکم صفحہ ۲۵ رقم ۴۶

”حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ
أَبِي عِيَّاشٍ قَالَ أَدْرَكْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجْدَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَالثَّالِثَةِ، قَامَ
كَمَا هُوَ لَمْ يَجْلِسْ“

حضرت نعمان بن ابی عیاش علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر صحابہ (کے زمانہ) کو پایا ہے پس وہ جب پہلی رکعت اور تیسری رکعت کے (سجدہ ثانیہ) سے اپنا سر اٹھاتے تو جلسہ استراحت کیے بغیر کھڑے ہوتے۔

۱) مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۳۹۵ رقم ۳۰۱۱، ۲) زجاج المصباح: ۱/۵۹۲، رقم الحدیث ۱۰۹۹

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

عام مشائخ، تابعین، اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اسی پر عمل کرتے تھے دیکھئے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۹۴، ۹۵)

تشہد میں کس طرح بیٹھے

”عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَرَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا جَلَسَ فَفَعَلَتْهُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ فَنَهَانِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنَى وَتَثْبِي الْيُسْرَى فَقُلْتُ إِنَّكَ تَفْعَلُ ذَلِكَ فَقَالَ أَنَّ رِجْلِي لَا تَحْمِلَانِي“

حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھتا، وہ نماز میں چارزانوں ہو کر بیٹھتے میں بھی اسی طرح بیٹھتا۔ ان دنوں میں بچہ تھا۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے منع کیا اور فرمایا بے شک نماز میں سنت ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کرے اور بائیں پاؤں موڑ دے (یعنی اوپر بیٹھے) میں نے کہا آپ تو چارزانوں بیٹھتے ہیں فرمایا میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں برداشت کرتے:

(۱) صحیح بخاری ۱/۲۰۹، رقم الحدیث ۸۲۷، باب سنة الجلوس فی التشهد طبع قاہرہ

تشہد میں پڑھنے کا بیان

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو یوں کہتے جبریل پر سلام، میکائیل پر سلام، فلانے پر سلام، پھر حضور ﷺ نے ہماری طرف منہ پھیرا اور فرمایا اللہ کا نام خود سلام ہے جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے تو یوں کہے:

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

”التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ

رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ،

جب تم یہ کہو گے تو تمہارا، سلام آسمان اور زمین میں جہاں کوئی اللہ کا نیک

بندہ ہے اس کو پہنچ جاوے گا

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

(۱) صحیح بخاری: ج ۱، ص ۴۰۴، رقم الحدیث ۷۹۲

(۲) شرح معانی الآثار: ۱/۵۳۶، رقم الحدیث ۵۳

(۳) سنن ابو داؤد: ۱/۳۷۳، رقم الحدیث ۵۵

(۴) جامع ترمذی: ۱/۲۰۳، رقم الحدیث ۳

تشہد آہستہ پڑھنا سنت ہے

”عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُخْفِيَ التَّشَهُدُ“

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا! تشہد کو آہستہ پڑھنا سنت ہے۔

(سنن ابو داؤد: ۱/۳۷۳، رقم الحدیث ۹۸۸ طبع بیروت)

پہلے قعدہ میں تشہد سے زیادہ نہ پڑھنا

”عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَزِيدُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ عَلَى التَّشَهُدِ“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں میں تشہد پر زیادتی نہ کرتے تھے۔

(مسند ابی یعلیٰ: ج ۳، ص ۲۲۸ رقم ۲۳۷۳)

تشہد میں انگلی کا اشارہ

”حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ وَ يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا..... باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ، وَرَفَعَ اصْبَعَهُ الَّتِي تَلِي الْأَبْهَامَ يَدْعُو بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ بَاسِطَهَا عَلَيْهِ... قَالَ أَبُو عَيْسَى حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز میں (تہجد کے لیے) بیٹھتے وقت دایاں ہاتھ داہنے گھٹنے پر رکھتے اور انگشت شہادت اٹھا کر اشارہ فرماتے۔ جبکہ بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر بچھا کر رکھتے امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما حسن ہے۔

(۱) جامع ترمذی: ۳۸۲/۱، رقم الحدیث ۲۹۲، ۲) صحیح مسلم: ۹۰/۲
(۳) مسند احمد: ۲/۲۷۷، رقم ۶۳۳۸

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَصِصِيُّ نَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ بِاصْبِعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا:

ترجمہ: عامر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ نبی کریم ﷺ اپنی انگلی سے اشارہ فرمایا کرتے تھے اور اسے حرکت نہیں دیا کرتے تھے (اسناد صحیح)
(۱) سنن ابو داؤد: ۳۷۷/۱، رقم ۹۹۱، ۲) مستخرج ابی عوانة: ۳۵۵/۲، رقم ۱۵۹۳
(۳) شرح السنة للبغوی: ۳/۷۸، رقم ۶۷۶

تہجد کے بعد نبی) پرورد پڑھنا

”عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ لَقِينِي كَعْبُ بْنُ عَجْرَةَ فَقَالَ الْأَهْدَى لَكَ هَدِيَةٌ سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

كَيْفَ الصَّلَاةِ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا نُسْلَهُ عَلَيْكَ
قَالَ قُولُوا، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. اللَّهُمَّ
بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ“

متفق علیہ: حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ایک دفعہ مجھ سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی تو وہ فرمانے لگے کیا میں تمہیں ایک ایسا تحفہ نہ دوں جو مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے میں نے کہا جی ہاں ضرور دیجئے تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے (نماز میں التحیات کے ذریعے) آپ پر سلام بھیجا تو ہمیں سکھایا ہے اب آپ فرمائیے کہ ہم آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر درود کس طرح بھیجیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس طرح بھیجا کرو اللہم صل علی محمد و علی آل محمد۔۔۔ آخر تک اس کی روایت بخاری و مسلم نے کی۔

(۱) زجاجة المصابيح : ۱/۶۹۷ مترجم، رقم الحدیث ۱۲۸۳

(۲) سنن ابو داؤد مترجم ۱/۳۷۷، رقم الحدیث ۹۶۳

نماز میں سلام کا طریقہ

”عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ
يُسَلِّمُونَ عَنْ إِيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ فِي الصَّلَاةِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ. السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ“

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نماز میں دائیں اور بائیں طرف ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ“ کے الفاظ سے

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

سلام پھیرتے تھے:

(۱) شرح معانی الآثار: ۱/۵۲۸، رقم الحدیث ۱۳۸۶

(۲) سنن ابو داؤد مترجم: ۱/۳۸۳، رقم الحدیث ۹۸۳

نماز کے بعد ذکر الہی

”حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَا مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفَعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ ذَلِكَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ وَأَسْمَعُهُ“

ابو معبد مولیٰ ابن عباس نے بتایا کہ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا رسول اللہ ﷺ کے عہد میں رائج تھا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مجھے نماز سے فارغ ہونے کا اسی سے علم ہوتا جبکہ میں سنا کرتا۔

(۱) سنن ابو داؤد: ۱/۳۸۳، رقم الحدیث ۱۰۰۵ طبع بیروت

(۲) صحیح بخاری: ۱/۴۰۸، رقم الحدیث ۸۰۰

(۳) شرح صحیح مسلم: ۲/۱۸۱، رقم الحدیث ۱۲۱۹

نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دُعا کرنا

”عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْفَجْرَ فَلَمَّا سَأَمَ انْحَرَفَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَدَعَا“

حضرت اسود رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ان کے والد نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز فجر ادا کی جب حضور ﷺ نے سلام پھیرا تو پلٹ گئے اور دونوں ہاتھوں

Click

کو اٹھا کر دعا فرمائی۔

- (۱) زجاجة المصابيح: ۵۶/۲ مترجم، رقم الحدیث ۱۳۲۲
(۲) عمل اليوم واللیلة لابن السنی ۱/۲۶۲ رقم ۳۷ میں بھی اسی طرح کا مفہوم منقول ہے
(۳) مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۳۰۲ رقم ۳۱۱۰

نماز وتر تین رکعت ہیں

”حَدَّثَنَا أَبُو بَشْرِ الْمُرْقِيُّ ثَنَا قَالَ شُجَاعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ
عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَسْعُودٍ قَالَ الْوُتْرُ ثَلَاثٌ كَوُتِرِ النَّهَارِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ“ (اسنادہ صحیح)
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وتر تین رکعتیں ہیں جیسا کہ دن
کے وتر یعنی نماز مغرب کی تین رکعات ہیں۔ (اس کی سند صحیح ہے)

- (۱) شرح معانی الآثار: ۱/۵۹۸، رقم الحدیث ۱۲۴۵، (۲) زجاجة المصابيح
(۲) ۲۶۵/۲، رقم الحدیث ۱۲۳۹، (۳) آثار السنن: ص ۲۲۷، رقم ۶۱۹

”وَعَنْهَا عَائِشَةُ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ لَا
يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ: رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي مُسْتَدْرَكِهِ وَقَالَ إِنَّهُ
صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ“

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر پڑھتے تھے اور صرف آخر
میں سلام پھیرتے: اس کی روایت امام حاکم نے مستدرک میں کی ہے اور امام حاکم نے کہا کہ
یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

- (۱) زجاجة المصابيح: ۲/۲۶۶، رقم الحدیث ۱۲۴۱، (۲) مستدرک حاکم: ۱/۳۰۲ رقم ۱۱۳۰
(۳) سنن نسائی: ۱/۱۷۵، (۳) معجم الصغير طبرانی: ۲/۱۸۱، رقم ۹۹۰

وتروں میں قنوت سے پہلے تکبیر کہہ کر ہاتھ اٹھانا

”عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي
اخِرِ رَكْعَةٍ مِنَ الْوُتْرِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ،
قَالَ الْبُخَارِيُّ هَذَا الْأَحَادِيثُ كُلُّهَا صَحِيحَةٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وتر کی آخری رکعت میں قل هو اللہ احد پڑھتے، پھر اپنے دونوں
ہاتھ اٹھاتے اور رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے امام بخاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، یہ تمام حدیث
رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہیں۔

(1) جز رفع الیدین: ص ۸۰، رقم الحدیث ۱۶۲، ۱۶۳ طبع الكويت

(2) مصنف ابن ابی شیبہ: ۲/۳۰۷، رقم ۷۰۲۷

”حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ
أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ تَرَفَعُ
الْأَيْدَى فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ فِي الْفِتْحِ الصَّلَاةِ وَفِي التَّكْبِيرِ لِلْقَنُوتِ فِي
الْوُتْرِ وَفِي الْعِيدَيْنِ وَعِنْدَ اسْتِلامِ الْحَجْرِ وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَ
بِجَمْعِ عَرَفَاتٍ وَعِنْدَ الْمَقَامَيْنِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ“

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں آغاز نماز
میں، وتروں میں، وتروں میں تکبیر قنوت کے وقت، عیدین میں، حجر اسود کو بوسہ دیتے
وقت، صفا مروہ پر، مزدلفہ اور عرفات میں اور دو جمروں کے پاس ٹھہرتے وقت۔

(شرح معانی الآثار: ۲/۳۹۳، رقم الحدیث ۱۳۰۸)

دُعائے قنوت

”حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْغَدَاةَ، فَقَالَ فِي قَنُوتِهِ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ، وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنُخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَعْبُدُكَ وَنُحِبُّكَ وَنَسُجُدُكَ، وَإِلَيْكَ نَسْعِي وَنَحْفِدُ وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ، إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ“

حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے قنوت پڑھی، اللہم انا نستعینک... آخر تک بالکفار ملحق اس کی سند صحیح ہے۔

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ: ۲/۳۱۳، رقم ۷۱۰۰، ۲) زجاجة المصابیح: ۲/۲۷۷

(۳) سنن الکبریٰ بیہقی: ۲/۲۱۱، رقم ۳۲۶۹

نماز میں سجدہ سہو کا بیان

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے:

”لِكُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ“

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر بھول کیلئے دو سجدے ہیں سلام کے بعد

(سنن ابوداؤد: ۱/۳۹۶، رقم ۱۰۲۵)

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَا حَجَّاجُ عَنْ بِنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسَافِعٍ أَنَّ مُصْعَبَ ابْنَ شَيْبَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ شَكَّ

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اپنی

نماز میں شک ہو جائے تو وہ دو سجدے کرے سلام پھیرنے کے بعد

(۱) سنن ابو داؤد: ۱/۳۹۲ رقم ۱۰۲۰ مترجم (۲) سنن نسائی: ۳/۳۰ رقم ۳۳۸

(۳) سنن الکبریٰ بیہقی: ۲/۳۳۶ رقم ۳۹۸۷، (۴) مسند احمد: ۱/۲۰۵ رقم ۷۵۲ اطبع بیروت

بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن

مسعود رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے۔

”قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ

ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ“

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو غور کرے کہ

درست کیا ہے اور اس کے مطابق (نماز) پوری کر کے سلام پھیر دے پھر دو سجدے کرے:

(۱) صحیح بخاری: ۱/۵۷ (۲) صحیح مسلم: ۱/۲۱۱

(۳) سنن نسائی: ۱/۱۸۳ (۴) سنن ابو داؤد: ۱/۱۳۶

(۵) سنن ابن ماجہ صفحہ ۵

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ.

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام کو) نماز پڑھائی اور اس میں بھول واقع ہو گئی تو آپ نے سجدہ

سہو کیا، پھر تشهد پڑھی اور سلام پھیرا:

(۱) جامع ترمذی: ۱/۲۵۳ رقم ۳۷۸، (۲) سنن ابو داؤد: ۱/۳۰۱ رقم ۱۰۳۱

(۳) سنن نسائی: ۳/۲۶ رقم ۱۳۳۶

(۴) صحیح ابن حبان: ۶/۳۹۳ رقم ۲۶۷۷ قال شعيب الارنوط اسنادہ قوی

☆.....☆.....☆

فصل دوم

نماز کے فضائل فرامین رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں

وضو اور نہر کی مثال

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِيَابِ أَحَدِكُمْ يَغْسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ
يَبْقَى مِنْ بَدَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ بَدَنِهِ شَيْءٌ قَالَ كَذَلِكَ
مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا. (بخاری، مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ بتاؤ اگر تم لوگوں میں کسی
کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ
میل باقی رہ جائے گا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ایسی حالت میں اس کے بدن پر کچھ بھی میل
باقی نہ رہے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا بس یہی کیفیت ہے پانچوں نمازوں کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے
سب گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

نماز اور درخت کی مثال

عَنْ أَبِي ذَرَّانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ
الْشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهافتُ فَاخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ شَجَرَةٍ فَجَعَلَ ذَلِكَ
الْوَرَقُ يَتَهافتُ قَالَ فَقَالَ يَا أبا ذَرِّقْتُ لَبِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

الْعَبْدُ الْمُسْلِمَ لِيُصَلِّيَ الصَّلَاةَ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَتَهَا فَتُ ذُنُوبُهُ
كَمَا يَتَهَا فَتُ هَذَا الْوَرَقُ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ. (احمد)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز سردی کے موسم میں جبکہ درختوں کے پتے گر رہے تھے (یعنی پت جھڑکا موسم تھا) حضور ﷺ باہر تشریف لے گئے تو آپ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں اور انہیں ہلایا تو ان شاخوں سے پتے گرنے لگے۔ آپ نے فرمایا اے ابو ذر! حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ نے فرمایا جب مسلمان بندہ خالص اللہ تعالیٰ کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے کہ یہ پتے درخت سے جھڑ رہے ہیں۔

ایمان کا جھنڈا

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ غَدَا إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ غَدَاً بِرَأْيَةِ الْإِيمَانِ وَمَنْ غَدَا إِلَى
السُّوقِ غَدَاً بِرَأْيَةِ إِبْلِيسَ. (سنن ابن ماجہ)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص فجر کی نماز کو گیا وہ ایمان کا جھنڈا لے کر گیا۔ اور جو صبح سویرے بازار کی طرف گیا تو وہ شیطان کا جھنڈا لے کر گیا۔

نماز اور نور کی عطاء

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافِظٌ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا
وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُورًا

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

وَلَا بُرْهَانَ وَلَا نَجَاةً فَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَ
أَبِي بَنْ خَلْفٍ.

(مسند احمد، مسند دارمی، بیہقی شریف)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز کا ذکر کیا تو فرمایا کہ جو شخص نماز کی پابندی کرے گا تو نماز اس کے لیے نور کا سبب ہوگی۔ کمال ایمان کی دلیل ہوگی اور قیامت کے دن بخشش کا ذریعہ بنے گی۔ اور جو نماز کی پابندی نہیں کرے گا اس کے لیے نہ تو نور کا سبب ہوگی نہ کمال ایمان کی دلیل ہوگی اور نہ بخشش کا ذریعہ۔ اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ہمراہ ہوگا۔

تاخیر کی ممانعت کا حکم

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخَّرُهَا الصَّلَاةُ إِذَا آتَتْ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَالْأَيْمُ إِذَا وَجَدَتْ لَهَا كُفْوًا.

(جامع ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے علی! تین کاموں میں دیر نہ کرنا۔ ایک تو نماز ادا کرنے میں جب وقت ہو جائے، دوسرے جنازہ میں جب کہ وہ تیار ہو جائے، تیسرے عورت کے نکاح میں جب کہ اس کا کفول جائے۔

منافق کی علامت

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا أَصْفَرَتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ قَامَ فَتَنَّرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا. (صحیح مسلم)

نماز کا کھل انسا کیلو پیڈیا..... باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھے ہوئے سورج کا انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ جب سورج پیلا پڑ جاتا ہے اور شیطان کی دونوں سینگوں کے بیچ میں آ جاتا ہے تو کھڑا ہو کر چار چوٹ مار لیتا ہے۔ نہیں ذکر کرتا اس (تنگ وقت) میں اللہ تعالیٰ کا مگر بہت تھوڑا۔

بچوں کو نماز کا حکم

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوْا وَاَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ (ابوداؤد)

حضرت عمرو بن شعيب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس سال کے ہو جائیں تو ان کو مار کر نماز پڑھاؤ۔ اور ان کے سونے کی جگہیں علیحدہ کرو۔

رمضان میں قیام کی فضیلت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صدق دل اور اعتقاد صحیح کے ساتھ رمضان میں قیام کرے یعنی تراویح پڑھے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

تراویح کی بیس رکعت کا حکم

عَنْ سَائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنَّا نَقُومُ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

بِعِشْرِينَ رَكْعَةً وَالْوُتْرَ . (رواه البيهقي في المعرفة)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم صحابہ کرام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیس (۲۰) رکعت تراویح اور وتر پڑھتے تھے۔

اس حدیث کے بارے میں مرقاة شرح مشکوٰۃ جلد دوم ص ۱۷۵ میں ہے
قال النووي في الخلاصة اسنادہ صحیح یعنی امام نووی نے خلاصہ میں فرمایا کہ اس روایت کی اسناد صحیح ہے۔

عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ فِي رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ رَكْعَةً . (امام مالك)

حضرت یزید بن رومان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ بیس (۲۳) رکعت پڑھتے تھے یعنی بیس (۲۰) رکعت تراویح اور تین رکعت وتر۔

آمین کی موافقت کا ثواب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِينُ الْمَلَائِكَةِ غُفْرَ لَهُ مَا
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ
غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ
قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفْرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

(هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَالْمُسْلِمِ مِنْحُوهُ) (مشکوٰۃ ص ۷۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، اس لیے کہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوگی تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب امام
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم آمین کہو اس لیے کہ جس کا آمین
کہنا فرشتوں کی آمین کہنے کے مطابق ہوگا تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں
گے۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں بھی اسی کے مثل ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۷۹)

باجماعت نماز کی فضیلت

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةِ الْفِدِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

(صحیح بخاری. صحیح مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ نماز باجماعت کا ثواب تنہا
پڑھنے کے مقابلے میں ستائیس درجہ زیادہ ہے۔

منافع اور دو نمازیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلُ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَ لَوْ يَعْلَمُونَ
مَا فِيهَا لَا تَوَّاهُمَا وَلَا يَجْمَعُونَهَا. (صحیح بخاری. صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ منافقوں پر فجر اور عشاء کی
نمازوں سے زیادہ کوئی نماز بھاری نہیں۔ اگر لوگ جانتے کہ ان دونوں نمازوں میں کیا اجر و
ثواب ہے تو گھسٹتے ہوئے چل کر ان میں شریک ہوتے۔

عشاء کی نماز کی فضیلت

عَنْ عُمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَانَمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمِنْ صَلَى
الصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ فَكَانَمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ. (صحیح مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے عشاء کی نماز
جماعت سے پڑھی تو گویا وہ آدھی رات تک عبادت میں کھڑا رہا اور جس نے فجر کی نماز
جماعت سے ادا کی تو گویا اس نے ساری رات نماز پڑھی۔

باجماعت نماز نہ پڑھنے والوں کے لیے وعید

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَ بِحَطْبٍ فَيَحْطَبُ ثُمَّ
أُمَرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذِّنُهَا ثُمَّ أُمَرَ رَجُلًا فَيَوْمَّ النَّاسِ ثُمَّ أُخَالِفُ إِلَى
رِجَالٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ وَأُحْرَقُ عَلَيْهِمُ بِيوتِهِمْ.
(صحیح بخاری. صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ اقدس ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس
کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں
جب لکڑیاں جمع ہو جائیں تو نماز کا حکم دوں کہ اس کی اذان دی جائے پھر کسی کو حکم دوں کہ وہ
لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے یہاں
تک کہ ان کے گھروں کو جلا دوں۔

بے نمازیوں سے ناراضگی کا اظہار

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَوْلَا مَا فِي الْبُيُوتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ أَقَمْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ وَ

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اُس کے فضائل

أَمْرٌ فَتِيَاتِي يُحَرِّقُونَ مَا فِي الْبُيُوتِ بِالنَّارِ. (مسند احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشا کی نماز قائم کرتا اور اپنے جانوروں کو حکم دے دیتا کہ جو کچھ (بے نمازیوں کے) گھروں میں ہے آگ سے جلا دیں۔

شیطان کا غلبہ

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تَقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدْ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ. (مسند احمد. مسند ابو داؤد)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس آبادی یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور ان میں نماز جماعت سے نہ قائم کی جائے تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے۔ لہذا جماعت کو لازم جانو۔

مسجد بنانے کا اجر

عَنْ عُمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

(صحیح بخاری. صحیح مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدائے تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے مسجد بنائے گا تو خدائے تعالیٰ اس کے صلے میں جنت میں گھر بنائے گا۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

اللہ کی محبوب جگہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَاقُهَا.

(صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک تمام آبادیوں میں محبوب ترین جگہیں اس کی مسجدیں ہیں اور بدترین مقامات بازار ہیں۔

امت کے درویشوں کے لیے پسندیدہ جگہ

عَنْ عُمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْتِنَا لِنَأْفِي التَّرَهُّبِ فَقَالَ إِنَّ تَرَهُّبَ أُمَّتِي الْجُلُوسَ فِي الْمَسَاجِدِ اِنْتِظَارَ الصَّلَاةِ.

(شرح السنة مشکوٰۃ)

حضرت عثمان بن مطعون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے تارک الدنیا ہونے کی اجازت مرحمت فرمائیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے لیے ترک دنیا یہی ہے کہ وہ مسجدوں میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے۔

مساجد میں پیاز اور لہسن کھا کے جانے کی ممانعت

عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّومَ وَقَالَ مَنْ أَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ إِنَّ كُتْمًا لَا بُدَّأَ كِلَيْهِمَا فَأَمِيتُوهُمَا طَبْخًا

(مسند ابوداؤد)

حضرت معاویہ بن قرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اُس کے فضائل

کریم ﷺ نے ان دو سبزیوں کے کھانے سے منع فرمایا یعنی پیاز اور لہسن سے اور فرمایا کہ انہیں کھا کر کوئی شخص ہماری مسجدوں کے قریب ہرگز نہ آئے۔ اور فرمایا کہ اگر کھانا ہی چاہتے ہو تو پکا کر ان کی بو دور کر لیا کرو۔

مساجد میں دنیاوی گفتگو کی ممانعت

عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُونُ حَدِيثُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ فِي أَمْرِ دُنْيَاهُمْ فَلَا تُجَالِسُوهُمْ فَلَيْسَ لِلَّهِ فِيهِمْ حَاجَةٌ. (بیہقی)

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے بطریق مرسل مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ مسجدوں کے اندر دنیا کی باتیں کریں گے تو اس وقت تم ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھنا۔ خدائے تعالیٰ کو ان لوگوں کی کچھ پروا نہیں۔

جمعہ کے دن کے خاص احکام

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ وَيَدَّهِنْ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبٍ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يَفْرُقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيُ مَا كَتَبَ ثُمَّ يَنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غَفَرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخِرَى.

(صحیح بخاری)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس قدر ممکن ہو سکے طہارت نظافت کرے اور تیل لگائے یا خوشبو ملے جو گھر میں میسر آئے۔ پھر گھر سے نماز کے لیے نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان اپنے بیٹھنے یا آگے

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

گزرنے کے لیے شگاف نہ ڈالے۔ پھر نماز پڑھے جو مقرر کر دی گئی ہے۔ پھر جب امام خطبہ پڑھے تو خاموش بیٹھا رہے تو اس کے وہ تمام گناہ جو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس نے کیے ہیں معاف کر دیے جائیں گے۔

جمعہ کے دن مسجد میں آنے کے فضائل

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَمِثْلُ الْمُهَاجِرِ كَمِثْلِ الَّذِي يَهْدِي بَدَنَهُ ثُمَّ كَالَّذِي يَهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ كَبِشًا ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَّأَ وَاصْحَفَهُمْ وَيَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہو کر مسجد میں آنے والوں کی حاضری لکھتے ہیں جو لوگ پہلے آتے ہیں ان کو پہلے اور جو بعد میں آتے ہیں ان کو بعد میں اور جو شخص جمعہ کی نماز کو پہلے گیا اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے مکہ شریف میں قربانی کے لیے اونٹ بھیجا، پھر جو دوسرے نمبر پر آیا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے گائے بھیجی پھر جو اس کے بعد آئے وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے دنبہ بھیجا پھر جو اس کے بعد آئے وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے مرغی بھیجی اور جو اس کے بعد آئے وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے انڈا بھیجا۔ پھر جب امام خطبہ کے لیے اٹھتا ہے تو فرشتے اپنے کاغذات لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

ترک جمعہ کی وعید

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَ

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اُس کے فضائل

سَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُدْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ
فَيَنْصِفِ دِينَارٍ

(مسند احمد. مسند ابو داؤد)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے بغیر کسی عذر شرعی کے جمعہ کی نماز چھوڑ دی تو اسے چاہیے کہ ایک دینار (اشرفی) صدقہ کرے اگر اتنا ممکن نہ ہو تو آدھا دینار۔

جمعہ میں امام کی قربت کا فائدہ

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَ سَلَّمَ أَحْضَرُوا الذِّكْرَ وَادْنُوا مِنَ الْإِمَامِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ
يَتْبَعُهُ حَتَّى يَتَوَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ دَخَلَهَا. (مسند ابو داؤد)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاضر رہو خطبہ کے وقت اور امام سے قریب رہو اس لیے کہ آدمی جس قدر دور رہے گا۔ اسی قدر جنت میں پیچھے رہے گا اگرچہ وہ جنت میں داخل ضرور ہوگا۔

مسجد میں اونگھ کا علاج

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ.

(مسند ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو مسجد میں جمعہ کے دن اونگھ آئے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنی جگہ تبدیل کر دے۔

سردی اور گرمی میں جمعہ کا حکم

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ
الْبُرْدُ بَكَرَ بِالصَّلَاةِ وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ.

(صحیح بخاری شریف)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ سخت سردی کے موسم میں جمعہ کی نماز سویرے
پڑھتے اور سخت گرمی کے دنوں میں دیر سے پڑھتے۔

دو عیدوں کی عطاء

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ
وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ قَالَ كُنَّا نَلْعَبُ
فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ أَبَدَلَكُمْ اللَّهُ بِهِمَا خَيْرَ مَنَّهُمَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَ يَوْمَ الْفِطْرِ.

(صحیح ابوداؤد، مشکوٰۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف
لائے تو حضور ﷺ کو معلوم ہوا کہ یہاں کے لوگ سال میں دو دن کھیل کود کرتے ہیں خوشی
مناتے ہیں اس پر حضور ﷺ نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ دو دن کیسے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا
ان دنوں میں ہم لوگ زمانہ جاہلیت کے اندر خوشیاں مناتے اور کھیل کود کرتے تھے۔ حضور ﷺ
نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ان دو دنوں کو ان سے بہتر دنوں میں تبدیل کر دیا ہے
ان میں سے ایک دن عید الفطر اور دوسرا دن عید الاضحیٰ ہے۔

نماز عیدین کا حکم

عَنْ أَبِي الْحَوْرِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ وَبْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ عَجَّلِ الْأُضْحَىٰ وَأَخِّرِ الْفِطْرَ وَذَكَرَ النَّاسَ. (مشکوٰۃ)

حضرت ابو الحویرث رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عمرو بن حزم کو جب کہ وہ نجران میں تھے لکھا کہ بقر عید کی نماز جلد پڑھو اور عید الفطر کی نماز دیر سے پڑھو، اور لوگوں کو وعظ سناؤ۔

عیدین کی نماز اور اذان و اقامت کا مسئلہ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ آذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ. (صحیح مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ عیدین کی نماز بغیر اذان و اقامت کے پڑھی ہے ایک بار نہیں کئی بار۔

عید الفطر اور معمول مصطفیٰ ﷺ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّىٰ يَأْكُلَ تَمْرَاتٍ وَيَاكُلُهُنَّ وَتُرًّا. (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عید الفطر کے دن جب تک حضور ﷺ چند کھجوریں نہ کھا لیتے عید گاہ کو تشریف نہ لے جاتے اور آپ طاق کھجوریں تناول فرماتے۔

عَنْ بَرِيدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ

يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّىٰ يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأُضْحَىٰ حَتَّىٰ يُصَلِّيَ.

(سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ)

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 3: سنت نماز اور اس کے فضائل

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عید الفطر کے دن جب تک حضور ﷺ کچھ کھانہ لیتے عید گاہ کو تشریف نہ لے جاتے اور عید الاضحیٰ کے دن اس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک کہ نماز نہ پڑھ لیتے۔

عیدین اور راستے بدلنے کا حکم

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ
يَوْمَ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ. (صحيح بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ عید کے دن دو مختلف راستوں سے آتے جاتے تھے۔

☆.....☆.....☆

باب 4

نماز کی شرائط

ارکان اسلام پانچ ہیں جن میں سے دوسرا رکن نماز ہے یاد رہے کہ ایمان اور عقیدہ صحیح کرنے کے بعد سب فرضوں سے بڑا فرض نماز ہے۔ قبر میں بھی نماز کا سوال ضرور ہوگا۔ کیونکہ نماز کو مومنین کی معراج قرار دیا گیا ہے اور نماز کے فضائل میں سے ایک سب سے اہم فضیلت یہ ہے کہ حضور ﷺ نے اسے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کی بہت تاکید آئی جو نماز کو فرض نہ مانے یا ہلکا جانے وہ کافر ہے اور جو نہ پڑھے بڑا گنہگار۔ آخرت میں جہنم میں ڈالا جائے گا۔ بادشاہ اسلام اس کو قید کر دے کیونکہ مسلمان اور کافر میں فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔

شرائط نماز

چھ باتیں ایسی ہیں جن کے بغیر نماز شروع نہیں ہو سکتی۔ ان چھ باتوں کو شرائط نماز کہتے ہیں:-

- | | |
|-----------|-------------------|
| (۱) طہارت | (۲) ستر عورت |
| (۳) وقت | (۴) استقبال قبلہ |
| (۵) نیت | (۶) تکبیر تحریمہ۔ |

Click

پہلی شرط

طہارت اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز کے بدن کپڑے اور نماز کی جگہ پر کوئی نجاست جیسے پیشاب پاخانہ، خون شراب، گوبر، لید مرغی کی بیٹ وغیرہ نہ لگی ہو اور نماز کے غسل بے وضو بھی نہ ہو۔

دوسری شرط

ستر عورت یعنی مرد کا بدن ناف سے لے کر گھٹنوں تک ڈھکا ہو گھٹنے کھلے نہ رہیں اور عورت کا تمام بدن ڈھکا ہو سوائے منہ اور ہتھیلی کے اور ٹخنوں تک پیر کے اور ٹخنے بھی ڈھکے رہیں۔

تیسری شرط

وقت یعنی جس نماز کے لئے جو وقت مقرر ہے وہ نماز اسی وقت پڑھی جائے جیسے فجر کی نماز صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے سے پہلے تک پڑھی جائے اور ظہر کی سورج ڈھلنے کے بعد سے ہر چیز کے سایہ کے ڈگنے ہونے تک علاوہ اس کے سایہ اصلی کے اور عصر کی سایہ کے دوگنا ہونے کے بعد سے سورج ڈوبنے تک اور مغرب کی سورج ڈوبنے کے بعد سے سفیدی غائب ہونے تک اور عشاء کی سفیدی غائب ہونے کے بعد سے صبح صادق شروع ہونے سے پہلے تک۔

چوتھی شرط

استقبال قبلہ، یعنی کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا۔

پانچویں شرط

نیت یعنی جس وقت کی جو نماز فرض یا واجب یا سنت یا نفل یا قضا پڑھنا ہو
دل میں اس کا پکا ارادہ کرنا کہ یہ نماز پڑھ رہا ہوں۔

چھٹی شرط

تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنا یہ آخری شرط ہے کہ اس کے کہتے ہی نماز
شروع ہوگئی اب اگر کسی سے بولا یا کچھ کھایا پیایا کوئی کام خلاف نماز کے کیا تو نماز
ٹوٹ جائے گی۔ پہلی پانچ شرطوں کا تکبیر تحریمہ سے پہلے اور ختم نماز تک موجود رہنا
ضروری ہے۔ ورنہ نماز نہ ہوگی۔ نماز کی پہلی شرط یعنی:

☆.....☆.....☆

Click

فصل اول

نماز کی پہلی شرط طہارت

طہارت کے مسائل

اسلام اپنے ماننے والوں کو جہاں عبادات کا ایک خوبصورت سلسلہ پیش کرتا ہے وہاں زندگی گزارنے کے ایسے اصول و ضوابط بھی متعین کرتا ہے جن پر عمل کر کے زندگی حسن ظاہری و باطنی کا مرقع نور بن جاتی ہے۔

”لقد کان فی رسول اللہ اسوة حسنه“ (القرآن)

اسی طرف اشارہ ہے کہ چند لمحوں کی اس زندگی کو اگر حسین و جمیل اور خوشگوار بنانا چاہتے ہو تو تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ ایک ماڈل کی حیثیت ہیں آپ ﷺ نے زندگی گزارنے کے تمام اصول بیان کر دیے ہیں اسلام نے اپنے ماننے والوں کو طہارت و پاکیزگی کا جو تصور دیا وہ فطرت کے عین مطابق ہے، ایک بالغ سوچ کا ایک انسان صفائی و پاکی کے جس اہتمام کا خواہشمند ہوتا ہے اسلام اسے عبادت کا درجہ دے کر اس پر عمل کرنے کی تاکید کرتا ہے، ظاہر و باطن ہر دو پہلوؤں کی طہارت پر زور دیتا ہے۔

بہر حال آج میں بیت الخلاء کے متعلق اسلام کے چند وضع کردہ اصول ہونگے اور انشاء اللہ انہیں اپنی زندگی کا حصہ بنا کر کامل طہارت حاصل کریں گے اور

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

روحانیت کی وہ ترقیاں جو ان معاملات کے درست نہ ہونے کی بنا پر رکی ہیں ان کو پھر سے حاصل کر کے اپنے رب کا قرب پائیں گے۔ (انشاء اللہ)

﴿استنجاء کے بارے میں احادیث نبوی ﷺ اور مسائل﴾

قبلہ کے ادب کا حکم

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم پاخانہ میں جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ پشت بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ اور پشت رکھو۔ (بخاری و مسلم)

بیت الخلا میں داخل ہونے کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ جب بیت الخلا میں داخل ہوتے (یعنی داخل ہونے کا ارادہ فرماتے) تو یہ دعا پڑھ لیتے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ

(اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں (نرو مادہ) سے۔ (بخاری و مسلم)

اسی طرح ایک اور روایت ہے:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیت الخلا شیاطین اور جنوں کے حاضر ہونے کی جگہیں ہیں۔ پس تم میں سے جو شخص بیت الخلا کو جائے وہ یہ دعا پڑھے۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے ناپاک جنوں اور جنیوں کی۔ (ابوداؤد و ابن ماجہ)

راستہ میں اور سایہ دار درخت کے ادب کا حکم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بچو دو چیزوں سے جو لعنت کا سبب بنتی ہیں۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا ایک تو یہ کہ کوئی شخص لوگوں کے راستہ میں پاخانہ کرے اور دوسرے یہ کہ لوگوں کے سایہ کی جگہ میں کوئی شخص رفع حاجت کرے (یعنی سایہ دار درخت وغیرہ کے نیچے)۔ (صحیح مسلم شریف)

دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو چھونے کی ممانعت

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص پانی پئے تو (پانی پینے کے) برتن میں سانس نہ لے اور جب بیت الخلا میں جائے تو اپنے دائیں ہاتھ سے عضو مخصوص نہ چھوئے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

استنجا میں پتھر کا طاق استعمال کرنے کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے ناک کو جھاڑے (طاق عدد میں ناک صاف کرے) اور جو شخص رفع حاجت کے بعد ڈھیلہ سے استنجا کرے اس کو چاہیے کہ طاق ڈھیلے لے (یعنی تین، پانچ، سات)۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

پردہ کے اہتمام کا حکم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ رفع حاجت کا قصد فرماتے تو ایسی جگہ تشریف لے جاتے کہ آپ ﷺ کو کوئی نہ دیکھتا۔ (ابوداؤد)

﴿رفع حاجت کیلئے نرم زمین استعمال کرنے کا حکم﴾

بیٹھ کر پیشاب کرنے کا حکم

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کا قصد کیا۔ نرم زمین پر آپ پہنچے اور دیوار کی اوڑھ میں بیٹھ کر پیشاب کیا۔ پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پیشاب کا ارادہ کرے تو پیشاب کیلئے نرم زمین کو تلاش کرے تاکہ چھینٹیں نہ اڑیں۔ (ابوداؤد)

شرمگاہ سے کپڑا اٹھانے میں احتیاط

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کا ارادہ فرماتے تو جب تک جھک کر زمین کے قریب نہ پہنچ جاتے کپڑا نہ اٹھاتے۔

(ترمذی و ابوداؤد و دارمی)

﴿دائیں ہاتھ کے استعمال کی ممانعت﴾

بڈی اور گوبر (لید) وغیرہ سے استنجاء کرنے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہارے لئے ایسا ہوں جیسا باپ بیٹے کیلئے ہوتا ہے، میں تم کو بتاتا ہوں کہ جب تم رفع حاجت کیلئے جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ اور پشت نہ کرو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاخانہ کے بعد تین ڈھیلوں سے پاکی حاصل کرنے کا حکم دیا اور پھر لید اور بڈی سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا اور پھر دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا۔ (ابن ماجہ و دارمی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ کو وضو اور

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

کھانا کھانے میں استعمال فرماتے تھے اور بائیں ہاتھ کو استنجاء کرنے اور ہر مکروہ کام کو انجام دینے میں استعمال کرتے اور آپ ﷺ کا ایسا کرنا کسی تکلیف کی وجہ سے نہ تھا (بلکہ از خود آپ کا یہ فعل تھا) (ابوداؤد)

گوبر اور ہڈی جنات کی خوراک

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ گوبر اور ہڈی سے استنجاء نہ کرو اس لئے کہ یہ چیزیں تمہارے بھائی جنوں کی غذا ہیں۔ (ترمذی و نسائی)

حضرت رویف بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے رویف شاید تیری زندگی میرے بعد دراز ہو پس لوگوں کو خبر دینا کہ جس شخص نے داڑھی میں گرہ لگائی یا گلے میں تانت ڈالی یا جانور کی نجاست (گوبر و لید وغیرہ) سے استنجاء کیا یا ہڈی سے استنجاء کیا اس سے محمد ﷺ ہم بیزار ہیں۔ (ابوداؤد)

غسل خانہ میں پیشاب کرنے کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اپنے غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے اس لئے کہ پیشاب کرنے کے بعد، اس میں نہانا یا وضو کرنا اکثر وسواس پیدا کرتا ہے۔ (ابوداؤد و ترمذی)

زمین وغیرہ میں موجود سوراخ میں پیشاب کرنے کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص تم میں سے سوراخ کے اندر پیشاب نہ کرے۔ ممکن ہے وہ چیونٹیوں کا گھر ہو یا کسی مہلک کیڑے مکوڑے کا جو باعث نقصان ہو۔

دریاؤں اور پانی کے گھاٹوں میں پیشاب کرنے کی ممانعت

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم تین چیزوں سے بچو جو لعنت کا سبب بنتی ہے۔

(۱) - پیشاب اور پاخانہ کرنا دریا کے کناروں پر (پانی کے گھاٹوں پر)

(۲) - راستہ کے درمیان

(۳) - سائے دار جگہ میں پیشاب اور پاخانہ کرنا

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں کھڑا ہوا پیشاب کر رہا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھ لیا۔ پس فرمایا اے عمر کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا کرو، اس کے بعد میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جو شخص یہ حدیث بیان کرے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے تو اس کو سچا نہ مانو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کیا ہے۔ (احمد و ترمذی نسائی)

چند چیزوں کے بیت الخلاء میں ساتھ لے جانے کی ممانعت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء کو جانے کا ارادہ فرماتے تو اپنی انگلی کو اتار لیتے۔ (ابوداؤد، نسائی، ترمذی)

چونکہ اس میں اللہ جل شانہ کا اسم شریف لکھا ہوا تھا اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہ پہن کر بیت الخلاء میں نہ جاتے تھے۔

جسم پر نجاست بول و بزار کا لگنا نہ صرف دنیا میں بیماری کا ذریعہ ہے بلکہ

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

آخرت میں بھی رب کی ناراضگی خداوند کا سبب ہے۔

”إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ وَيُحِبُّ الْجَمَالَ“

بے شک اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔

تو یقیناً طہارت کے مذکورہ اصولوں پر عمل کرنا ایک بندہ مومن کو نہ صرف

ظاہری پاکی بلکہ باطنی پاکی سے بھی ہمکنار کرتا ہے۔

بیت الخلاء سے باہر آنے کی دعاء

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ بیت الخلاء سے

نکلنے تو فرماتے:

”غُفِرَانَكَ اللَّهُ“

اے اللہ میں تیری بخشش کا خواستگار ہوں۔ (ترمذی، ابن ماجہ و دارمی)

اہل قبا کی قرآن میں تعریف

قرآن مجید میں اللہ کریم نے مسجد قبا سے تعلق رکھنے والے انصاریوں کی

تعریف کی، ان کی پاکی کی وجہ سے وہ بھی حدیث نہیں اور اپنے ایمان کو تازہ کریں۔

حضرت ابو ایوب صابر اور انس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں۔

فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَطَّهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ (توبہ، ع ۳)

یعنی (مسجد قبا میں ایسے مرد (انصاری) ہیں جو پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں اور اللہ خوب پاکیزگی

کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے)

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اے جماعت انصار تحقیق خداوند تعالیٰ نے پاکی کے معاملہ میں

تمہاری تعریف کی ہے، پس کیا ہے تمہاری پاکی؟“

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

انہوں نے عرض کیا ہم نماز کیلئے وضو کرتے ہیں اور جنابت (ناپاکی) سے غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا ہاں وہ یہی ہیں پس اس کو لازم پکڑو۔ (ابن ماجہ)

جنوں کی جماعت بارگاہ خیر الانام ﷺ میں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنوں کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے آپ ﷺ سے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ اپنی امت کو منع فرمائیے کہ وہ گوبر ہڈی اور کونکے سے استنجانہ کریں۔

اس لئے کہ خداوند تعالیٰ نے ان دو چیزوں میں ہمارا رزق رکھا ہے، پس رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ان چیزوں کے استعمال سے منع فرما دیا۔ (ابوداؤد)

مذکورہ بالا آداب سن کر یقیناً ایک مسلمان کا دل عیش عیش کراٹھتا ہے کہ جس کا دین اسے اتنے نازک مسئلہ میں بھی مکمل رہنمائی کرتا ہے تو اس دین کے باقی معاملات میں کس قدر برکات ہوں گی۔ اللہ کریم ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

﴿ استنبجے کے آداب اور مسائل ﴾

۱:- پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت یا طہارت کرنے میں نہ قبلہ کی طرف منہ ہو نہ پیٹھ۔ چاہے گھر میں ہو یا میدان میں اور اگر بھول کر قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے بیٹھ گیا تو یاد آتے ہی فوراً رخ بدل دے۔ اس میں امید ہے کہ فوراً اس کے لئے مغفرت فرمادی جائے۔ (فتح القدر)

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

۲:- بچے کو پاخانہ پیشاب پھرانے والے کو مکروہ ہے کہ اس بچے کا منہ قبلہ کو

ہو، یہ پھرانے والا گنہگار ہوگا۔ (عائگیری)

۳:- پاخانہ پیشاب کرتے وقت سورج چاند کی طرف نہ منہ ہونہ پیٹھ، یونہی ہوا

کے رخ پیشاب کرنا منع ہے اور ہر ایسی جگہ پیشاب کرنا منع ہے جس سے ٹھینٹیں اوپر آئیں۔

۴:- ننگے سر پیشاب پاخانہ کو جانا منع ہے اور یونہی اپنے ساتھ ایسی چیز لے

جانا جس پر کوئی دعا یا اللہ و رسول یا کسی بزرگ کا نام لکھا ہو، منع ہے۔ (عائگیری وغیرہ)

استنحی کا طریقہ اور استنحی سے پہلے کی دعا:

☆ جب پیشاب پاخانہ کو جائے تو مستحب ہے کہ بیت الخلاء سے باہر یہ دعا پڑھ لے:-

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ النُّجْبِ وَالنَّجَبَاتِ

☆ پھر بایاں پاؤں پہلے اندر رکھیں،

☆ جب بیٹھنے کے قریب ہوں تو کپڑا بدن سے ہٹائیں اور ضرورت سے زیادہ بدن نہ کھولیں۔

☆ پھر پاؤں کشادہ کر کے بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھیں اور خاموشی سے سر جھکائے فراغت حاصل کریں۔

☆ جب فارغ ہو جائیں تو مرد بائیں ہاتھ سے اپنے آلہ کو جڑ کی طرف سے سرے کی طرف سونتے تاکہ جو قطرے ر کے ہوں، وہ نکل آئیں۔

☆ پھر ڈھیلوں سے صاف کر کے کھڑا ہو جائے۔

Click

- ☆ سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے بدن چھپالیں اور باہر آ جائیں۔
- ☆ نکلنے وقت پہلے داہنا پیر باہر نکالیں اور نکل کر یہ پڑھیں۔

استنجے کے بعد کی دعا:

☆ بیت الخلاء سے باہر نکل کر یہ دعا پڑھ لیں:

غُفْرَانَكَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي مَا يُؤْذِينِي
وَأَمْسَكَ عَلَيَّ مَا يَنْفَعُنِي (الحديث)

طہارت خانہ میں داخل ہونے کی دعا:

☆ پھر طہارت خانے میں یہ دعا پڑھ کر جائے:-

بِسْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى دِينِ الْإِسْلَامِ اللَّهُمَّ
اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ (الحديث)

- ☆ پہلے تین بار ہاتھ دھوئے۔
- ☆ پھر بیٹھ کر داہنے ہاتھ سے پانی بہائے اور بائیں ہاتھ سے دھوئے
- ☆ پھر پانی کا برتن اونچا رکھے تاکہ تھمیں نہ پڑیں۔
- ☆ پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانہ کا مقام دھوئے۔
- ☆ دھوتے وقت پاخانہ کا مقام، سانس کا زور نیچے کودے کر ڈھیلا رکھے اور
- ☆ خوب اچھی طرح دھوئے یہاں تک کہ دھونے کے بعد ہاتھ میں بو باقی نہ رہ جائے۔

- ☆ پھر کسی پاک کپڑے سے پونچھ ڈالے اور اگر کپڑا نیچے ہو تو بار بار ہاتھ سے پونچھے کہ برائے نام تری رہ جائے۔

Click

☆ اگر وسوسہ کا غلبہ ہو تو رومالی پر پانی چھڑک لے۔

☆ پھر اس جگہ سے باہر آ کر یہ دعا پڑھے۔

طہارت خانہ سے باہر آنے کے بعد کی دعا:

الحمد لله الذي جعل الماء طهوراً والاسلام نوراً وقائداً ودليلاً
الى الله تعالى والى جنات النعيم اللهم حصن فرجى وطهر قلبى
ومحص ذنوبى.

اہم مسئلہ: آگے یا پیچھے سے جب نجاست نکلے تو ڈھیلوں سے استنجا کرنا سنت ہے اور اگر صرف پانی ہی سے طہارت کر لی تو بھی جائز ہے۔ مگر مستحب یہ ہے کہ ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے طہارت کرے۔ ڈھیلوں سے طہارت اس وقت کافی ہوگی جب کہ نجاست سے مخرج کے آس پاس کی جگہ ایک درہم سے زیادہ آلودہ نہ ہو۔ اگر درہم سے زیادہ جگہ میں لگ جائے تو دھونا فرض ہے مگر پہلے ڈھیلا لینا اب بھی سنت رہے گا۔

سردی گرمی کے موسم میں استنحی کا فرق:

پاخانہ کے بعد مرد کے لئے ڈھیلوں کے استعمال کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ گرمی کے موسم میں پہلی ڈھیلا آگے سے پیچھے کو لے جائے اور دوسرا ڈھیلا پیچھے سے آگے کی طرف لائے اور تیسرا پھر آگے سے پیچھے کو لے جائے اور جاڑے کے موسم میں پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے کی طرف لائے اور دوسرا آگے سے پیچھے اور تیسرا پیچھے سے آگے لائے۔

اہم مسئلہ: عورت ہر موسم میں ڈھیلا آگے سے پیچھے لے۔ (قاضی خان، عالمگیری)

یاد رہے اگر تین ڈھیلوں سے پوری صفائی نہ ہو تو اور ڈھیلے یونہی لے۔
پانچ، سات، نو وغیرہ یعنی طاق عدد۔

استبراء

نوٹ: یاد رہے۔ پیشاب کے بعد جس کو یہ خیال ہو کہ کوئی قطرہ باقی رہ گیا تو پھر آئے گا اس پر استبراء واجب ہے۔ یعنی پیشاب کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر قطرہ رکا ہو تو گر جائے۔

استبراء کی شرعی تعریف اور مسائل:

- ☆ استبراء ٹہلنے سے ہوتا ہے۔
- ☆ یا زمین پر زور سے پاؤں مارنے سے ہوتا ہے۔
- ☆ یا اونچی جگہ سے نیچے اترنے۔
- ☆ یا نیچی جگہ سے اوپر چڑھنے سے ہوتا ہے۔
- ☆ یاد اپنے پاؤں کو بائیں اور بائیں کو داہنے پر رکھ کر زور دینے سے ہوتا ہے
- ☆ یا کھلکارنے۔
- ☆ یا بائیں کروٹ پر لیٹنے سے ہوتا ہے۔
- ☆ استبراء اتنی دیر تک کرنا چاہیے کہ اطمینان ہو جائے کہ اب قطرہ نہ آئے گا۔
- ☆ استبراء کا حکم مردوں کے لئے ہے، عورت بعد فارغ ہونے کے تھوڑی دیر کی رہے پھر طہارت کر لے۔
- ☆ کنکر پتھر پھٹا ہوا کپڑا یہ سب ڈھیلے کے حکم میں ہیں۔ ان سے بھی صاف کر لینا بلا کراہت جائز ہے۔

☆ کاغذ سے استنجا منع ہے چاہے اس پر کچھ لکھا ہو یا سادہ ہو۔

☆ مرد کا ہاتھ بیکار ہو تو اس کی بی بی استنجا کرائے اور اگر عورت کا ہاتھ بیکار ہو تو شوہر کرائے۔

کوئی اور رشتہ دار بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن استنجا نہیں کرا سکتے بلکہ ایسی صورت میں معاف ہے۔

اہم مسئلہ: وضو کے بچے ہوئے پانی سے طہارت نہ کرنا چاہیے۔

☆ طہارت کے بچے ہوئے پانی کو پھینکنا نہ چاہیے کہ یہ اسراف ہے بلکہ کسی اور کام میں لائے اور وضو بھی کر سکتا ہے۔

وضو اور احادیث نبویہ ﷺ

نصف ایمان

عَنْ أَبِي مَالِكٍ نَ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّهْرُ شَطْرُ الْإِيمَانِ. (مسلم شریف)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاکیزگی نصف ایمان ہے۔

گناہوں کا جھڑنا

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ. (بخاری و مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو

کرے تو اس کے گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔

کامل وضو

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَا وَضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ. (ترمذی. ابن ماجہ)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے وضو کے شروع میں بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو (کامل) نہیں۔

دائیں طرف سے آغاز کرنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَأَبْدُوا بِأَيْمَانِكُمْ. (احمد. ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کپڑا پہنویا وضو کرو تو اپنے دائیں سے شروع کرو۔

انبیاء کرام کا وضو

عَنْ عُمَانَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ

ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ هَذَا وَضُوءِي وَوَضُوءُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي. (مشکوٰۃ)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ وضو فرمایا اور فرمایا کہ یہ میرا اور مجھ سے پہلے جو انبیائے کرام علیہم السلام تھے ان کا وضو ہے۔

مسواک کی فضیلت

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

السِّوَاكُ مَطَهْرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ . (احمد ، دارمی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ مسواک منہ کو پاک کرنے والی اور پروردگار کو راضی کرنے والی چیز ہے۔

امت کی آسانی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ

أَشَقَّ عَلَيَّ أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

(بخاری . مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت کے لیے دشوار نہ سمجھتا تو انہیں حکم دیتا کہ وہ عشا کی نماز دیر سے پڑھیں اور ہر نماز کے لیے مسواک کریں۔

اک سنت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

انسان کی زندگی کا مقصد صرف اپنے رب تعالیٰ کی بندگی کو بجالانا ہے اور

یہ ہم سب کا فرض ہے۔ رب تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے:

”وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ“ (القرآن)

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی بندگی بجالانے کیلئے پیدا فرمایا، اگر ہم بندگی بجا

لائیں گے تو ہر جگہ اس دنیا و آخرت میں عزت پائیں گے، لیکن جب بندگی سے منہ

موڑیں گے تو ہر جگہ ذلت و رسوائی سے دوچار ہونگے۔ رب تعالیٰ کی بندگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کی فرمانبرداری کا نام ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”من يطع الرسول فقد اطاع الله“ (القرآن)

حضور ﷺ کی فرمانبرداری آپ کی پیاری سنتوں پر عمل پیرا ہونے میں ہے اور سنتوں پر عمل کرنے سے حضور ﷺ کی سچی محبت نصیب ہوتی ہے، جو دنیا اور آخرت کی تمام نعمتوں سے اعلیٰ و ارفع ہے۔ حضور علیہ السلام کا فرمان عالیشان ہے۔

”جو کوئی میری مٹی ہوئی ایک سنت کو زندہ کرے گا اس کو (۱۰۰) سو

شہیدوں کا ثواب ملے گا۔“ (مشکوٰۃ)

اور ایک شہید کا مقام یہ ہے کہ مرنے کے بعد کوئی شخص یہ خواہش نہیں کرے گا کہ اس کو واپس دنیا میں بھیج دیا جائے اور پھر اس کی روح قبض کی جائے، سوائے شہید کے۔ ایک اور حدیث کے مطابق سنت کو زندہ کرنے والا اس کو بروز قیامت عرش الہی کا سایہ نصیب ہوگا۔

سواک کا لفظ ”سواک“ سے مشتق ہے اور ”س واک“ اس کا مادہ ہے۔ علامہ شامی، علامہ نووی اور علامہ عبدالحق محدث دہلوی کے مطابق ”سواک“ کے معنی ہیں ایسی لکڑی کہ جس سے دانتوں کو ملا جائے تاکہ وہ دانتوں کی زردی کو ختم کر دے۔ سواک کی اہمیت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث پاک ہی کافی ہے کہ حضور کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اگر مجھے اپنی امت کی مشقت اور دشواری کا خیال نہ ہوتا تو ان کو

ہر نماز کے وقت سواک کرنے کا حکم دیتا“

اس حدیث پاک کے مفہوم سے ملتا جلتا حضور ﷺ کا فرمان دیگر احادیث کتب جیسے صحیح مسلم، بخاری اور ابوداؤد شریف میں ہی کئی مقامات (مثلاً کتاب الجمعة، کتاب الصیام) ابن ماجہ اور مسند امام اعظم وغیرہ میں موجود ہے۔

حضرت ابو ایوب انصاری سے روایت ہے کہ چار چیزیں انبیاء کی سنت ہیں۔

(۱) ختنہ کرنا۔

(۲) عطر لگانا۔

(۳) مسواک کرنا۔

(۴) نکاح کرنا۔ (ترمذی شریف)

اسی مفہوم کی احادیث مسلم شریف اور مشکوٰۃ میں بھی موجود ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مسواک منہ کو صاف ستھرا کرنے اور اللہ کو خوش کرنے کا ذریعہ ہے۔“ حضرت عائشہ

سے ہی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے وہ ستر (۷۰) درجہ افضل ہے

اس نماز سے جو بغیر مسواک کے پڑھی جائے۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مسواک میں موت کے علاوہ ہر مرض کی شفاء ہے۔

ملا علی قاری فرماتے ہیں:

مسواک کرنے کے ۷۰ فوائد ہیں، سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو مسواک

کرنے کا عادی ہوگا، مرتے وقت کلمہ نصیب ہوگا۔

فوائد و ثمرات:

فیضانِ سنت میں علامہ بشر نبلانی کے حوالہ سے مسواک کرنے کے ۱۳۸

ایسے فوائد تحریر کئے ہیں جو آئمہ کرام نے حضرت علی، حضرت عبداللہ بن عباس،

حضرت عطاء (رضوان اللہ عنہم) سے نقل کئے ہیں جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔

☆ انبیاء و رسل علیہ السلام مسواک کرنے والے کی مغفرت کی دعا کرتے۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

- ☆ مسواک کرنے والے سے فرشتے خوش ہوتے ہیں۔
 - ☆ اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ انبیاء علیہ السلام کی پیروی کرنے والے ہیں۔
 - ☆ ملک الموت اس کی روح قبض کرنے کیلئے اس کے دوستوں کی شکل میں آتے ہیں۔
 - ☆ یہ نماز کے ثواب کو بڑھاتی ہے،
 - ☆ مرتے وقت کلمہ شہادت یاد دلاتی ہے۔
 - ☆ جنت میں لے جانے کا باعث بنتی ہے اور دوزخ سے بچاتی ہے۔
 - ☆ قبر میں راحت اور فراخی کا ذریعہ بنتی ہے۔
 - ☆ پل صراط سے گزرنے میں آسانی پیدا کرتی ہے۔
 - ☆ نامہ اعمال سیدھے ہاتھ میں دلاتی ہے۔
 - ☆ یہ شیطان کو ناراض کرتی بلکہ دھتکارتی ہے۔
 - ☆ مسواک کرنے والے کی روزی میں آسانی اور برکت کا باعث بنتی ہے۔
 - ☆ اس کی حاجات کو پورا کرنے میں مدد دیتی ہے۔
 - ☆ یہ جسم کو تندرست رکھتی ہے۔
 - ☆ درد سر کو دور کرتی ہے۔
 - ☆ نظام انہضام کو درست کرتی ہے۔
 - ☆ قوت حافظہ، عقل، بصارت اور بچوں کی پیدائش کو بڑھاتی ہے۔
 - ☆ یہ دل کو پاک کرتی ہے۔
- اسی طرح علامہ شافعی، علامہ شعبی، علامہ حسن بن عمار رحمہم اللہ نے مسواک کرنے کے بہت سے فوائد اپنی اپنی کتب میں تحریر فرمائے۔

مسواک کرنے کے مواقع:

- ☆ سونے کے بعد بیدار ہونے پر مسواک کرنا سنت ہے۔
- ☆ گھر میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے مسواک کرنا سنت ہے۔
- ☆ اس کے علاوہ گھر سے باہر نکلنے سے پہلے،
- ☆ رات کو سوتے وقت،
- ☆ کھانا کھانے سے پہلے،
- ☆ کھانا کھانے کے بعد،
- ☆ وضو کرتے وقت،
- ☆ قرآن پاک پڑھتے اور پڑھاتے وقت،
- ☆ خانہ کعبہ کی زیارت کرنے سے پہلے،
- ☆ روضہ رسول ﷺ کی زیارت کرنے سے پہلے،
- ☆ تہجد کی نماز ادا کرنے سے پہلے،
- ☆ پانچوں وقت نماز کی ادائیگی کے وقت،
- ☆ عیدین کی نماز ادا کرنے سے پہلے،
- ☆ منہ میں جب بدبو پیدا ہو جائے،
- ☆ دانتوں پر جب زردی آجائے تو اس وقت،
- ☆ سفر میں روانہ ہونے سے پہلے،
- ☆ سحری کے وقت،
- ☆ افطاری کے وقت،
- ☆ کسی دینی مجلس میں جانے سے پہلے مسواک کرنے سے وہ تمام فضائل و

فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں جن کا ذکر پہلے ہوا ہے۔

لیکن فوائد کے حصول کیلئے ضروری ہے کہ نیت یہ ہو کہ میں رب تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کیلئے اور سنت رسول ﷺ کی ادائیگی کیلئے مسواک کر رہا ہوں۔
ریا کاری اور جسمانی نفع کی نیت ہرگز نہ کری۔

مسواک کس چیز کی بنی ہوئی ہو:

- ☆ مسواک کڑوی لکڑی کی ہو،
- ☆ ایسی لکڑی کی نہ ہو جو زیادہ سخت ہو بلکہ نہ ایسی لکڑی کی جو زیادہ نرم ہو۔
- ☆ مسواک نرم اور بغیر گرہ دار لکڑی کی ہو۔
- ☆ مسواک پھول دار، پھل دار، خوشبودار اور بانس کی لکڑی کی نہ ہو،
- ☆ مسواک پیلو، زیتون، کیکر، ٹالی اور نیم کے درخت کی بنا سکتے ہیں۔

مسواک پکڑنے کا مسنون طریقہ:

- ☆ مسواک کرتے وقت اس کو دائیں ہاتھ میں اس طرح پکڑیں کہ دائیں ہاتھ کی چھینگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) مسواک کے نیچے۔
- ☆ چھینگلیا کے برابر والی اور درمیانی والی شہادت والی انگلیاں (یعنی درمیان کی تینوں انگلیاں) مسواک کے اوپر اور انگوٹھا مسواک کے ریشہ دار حصے کی طرف سر کے نیچے کی طرف ہو۔

مسواک کرنے کا مسنون طریقہ:

- ☆ مسواک کرتے وقت پہلے دائیں طرف کے اوپر کے دانتوں کو کریں،
- ☆ پھر اوپر کے بائیں طرف والے دانتوں کو کریں،

- ☆ اس کے بعد نیچے والے دائیں طرف کے دانت،
- ☆ پھر نیچے والے بائیں طرف کے دانت،
- ☆ کم از کم تین دفعہ مسواک کریں۔
- ☆ ہر بار دھولیں،
- ☆ مسواک کرنے کے بعد اس کو پانی سے اچھی طرح دھو کر رکھیں کہ شیطان اسے استعمال نہ کر سکے۔
- ☆ مسواک استعمال کرتے وقت ایسا طریقہ استعمال کریں جس سے سوڑھے زخمی نہ ہوں۔
- ☆ مسواک کرنے کے بعد اس کو زمین پر لیٹا کر نہ رکھیں بلکہ اسے لمبائی کے رخ اس طرح کھڑا کریں کہ ریشہ دار حصہ اوپر کی جانب ہو۔
- ☆ جب مسواک اتنی چھوٹی ہو جائے کہ اس کو سنت کے مطابق پکڑنا مشکل ہو جائے تو اسے یونہی پھینک نہیں دینا چاہئے کیونکہ یہ آلہ ادائے سنت رسول منی ﷺ ہے۔ اس لئے اس کی بے قدری نہیں ہونی چاہیے۔ اس کو زمین میں ایسی جگہ دفن کر دینا چاہئے جہاں پاؤں وغیرہ آنے کا امکان نہ ہو۔
- ☆ یا اس کو ایسی جگہ رکھ دینا چاہئے جہاں اس کی بے قدری نہ ہو۔

مسائل:

- ☆ مسواک زیادہ موٹی نہ ہونی چاہیے بلکہ چھینکلیا (یعنی چھوٹی انگلی) کی موٹائی کے برابر ہو۔
- ☆ مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو کہ زیادہ لمبی پر شیطان سواری کرتا ہے۔

- ☆ جب مسواک کرنی ہو اس کو دھولیں اور اسی طرح جب دھو چکیں تو دھو کر رکھیں۔
- ☆ مسواک کرتے وقت چوسیں نہیں کہ اس عمل سے اندھا ہونے کا خدشہ ہے۔
- ☆ مسواک استعمال کرنے کے بعد مسواک زمین پر لیٹا کر نہ رکھیں۔ اس عمل سے پاگل ہونے کا خدشہ ہے۔
- ☆ اسی طرح لیٹ کر بھی مسواک نہ کرنی چاہیے، اس سے تلی بڑھنے کا خدشہ ہے۔
- ☆ مٹھی باندھ کر مسواک نہ کرنی چاہیے، اس سے بواسیر ہونے کا خطرہ ہے۔
- ☆ بیت الخلاء میں مسواک کرنا مکروہ ہے۔
- ☆ خواتین بھی مسواک کر سکتی ہیں۔
- ☆ رضا مندی سے ایک دوسرے کی مسواک استعمال کر سکتے ہیں۔
- ☆ اگر مسواک میسر نہ ہو تو انگلی یا کپڑے سے دانت صاف کریں۔
- ☆ اگر دانت ہی نہ ہوں تو علامہ عبدالرحمن منصور کے مطابق دانتوں کی جگہ پر نرمی سے مسواک پھیرنا مستحب ہے۔ اور ان کا یہ کہنا نبی کریم ﷺ کی سنت سے گہری محبت کی وجہ سے ہے۔
- ☆ ٹوتھ برش مسواک کا نعم البدل نہیں ہے، روزہ کی حالت میں مسواک کر سکتے ہیں لیکن ٹوتھ برش نہیں کر سکتے۔
- ☆ جب ایک دفعہ مسواک کر لیں تو اس کی برشی کاٹ دیں اور مسواک کے ریشے گندی نالی میں نہ ڈالیں۔

وضو کرنے کا مکمل طریقہ

- ☆ جب وضو کرنا ہو تو دل میں وضو کرنے کا ارادہ کرے۔
- ☆ پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے
- ☆ پھر دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے
- ☆ پھر مسواک کرنے
- ☆ پھر داہنے ہاتھ سے پھر تین بار کلی کرے۔
- ☆ خوب اچھی طرح کہ حلق تک دانتوں کی جڑ زبان کے نیچے پانی پہنچے۔
- ☆ اگر دانت یا تالو میں کوئی چیز چپکی یا انگی ہو تو چھڑائے۔
- ☆ پھر داہنے ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھائے کہ اندر ناک کی ہڈی تک پانی پہنچے
- ☆ بائیں ہاتھ سے ناک صاف کریں۔
- ☆ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی ناک کے اندر ڈال کر ناک صاف کرے
- ☆ پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر تین بار منہ دھوئے۔
- ☆ اس طرح کہ بال جمنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی تک اور داہنی کنپٹی سے بائیں تک کوئی جگہ چھوٹے نہ پائے
- ☆ اگر داڑھی ہے تو اسے بھی دھوئے اور اس میں خلال (داڑھی کا خلال اس طرح پر ہوتا ہے کہ انگلیوں کو حلق کی طرف سے داڑھی میں ڈالے اور باہر کو نکالے۔) بھی کرے
- ☆ احرام باندھے ہو تو خلال نہ کرے۔

☆ پھر کہنیوں تک کہنیوں سمیت کچھ اوپر تک دونوں ہاتھ تین تین بار دھوئے۔

☆ پھر ایک بار مسح کرے۔

☆ اس طرح کہ دونوں ہاتھ تر کر کے انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی چھوڑ کر دونوں

ہاتھوں کی تین تین انگلیوں کی نوک ایک دوسرے سے ملائے اور چھٹوں

انگلیوں کے پیٹ کی جز ماتھے پر رکھ کر پیچھے کی طرف گدی تک لے جائے

اس طرح کہ کلمہ کی دونوں انگلیاں اور دونوں انگوٹھے اور دونوں ہتھیلیاں سر

سے نہ لگنے پائیں اور اب گدی سے ہاتھ واپس ماتھے کی طرف لائے یوں کہ

دونوں گدیاں سر کے دائیں بائیں حصہ پر ہوتی ہوئی ماتھے تک واپس آ

جائیں۔ اب کلمہ کی انگلی کے پیٹ سے کان کے اندر کے حصوں کا اور انگوٹھے

کے پیٹ سے کان کے اوپر کا مسح کرے اور انگلیوں کی پیٹھ سے گردن کا مسح

کرے۔ لیکن ہاتھ گلے پر نہ جانے پائے کہ گلے کا مسح مکروہ ہے۔

☆ پھر داہنا پیر انگلیوں کی طرف سے ٹخنے تک دھوئے۔

☆ ٹخنے سمیت کچھ اوپر تک پھر اسی طرح بائیں پاؤں دھوئے۔

☆ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلال بھی کرے۔

☆ اب وضو ختم ہوا۔

وضو کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ

☆ برتن میں بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا سا پی لے کہ بیماریوں کی شفاء ہے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

- ☆ اور کلمہ شہادت اور سورۃ "انا انزلنا" پڑھے
- ☆ بہتر تو یہ ہے کہ ہر عضو دھوتے وقت بسم اللہ اور درود شریف پڑھے اور کلمہ شہادت بھی پڑھے۔
- ☆ یہ وضو کا طریقہ جو اوپر بیان ہو۔
- ☆ اس طریقہ میں کچھ باتیں فرض ہیں کہ جن کے چھوٹنے سے وضو نہ ہوگا اور کچھ باتیں سنت ہیں کہ جن کے قصداً چھوڑنے کی عادت قابل سزا اور کچھ باتیں مستحب ہیں کہ ان کے چھوٹنے سے ثواب کم ہو جاتا ہے۔

﴿وضو کے مسائل کا تفصیلی تذکرہ﴾

- ☆ کسی عضو کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دھو کر پانی بہہ جائے۔ (بہار شریعت جلد دوم ص ۹۳)
- ☆ تو اتر کے ساتھ پانی بہایا جائے اس طرح کہ عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دھو کر پانی بہہ جائے۔ (در مختار مع رد المحتار جلد اول ص ۶۷)
- ☆ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص ۴ میں ہے جب تک کہ اعضاء وضو کے ہر حصہ پر پانی کی بوند یکے بعد دیگرے نہ گذر جائے وضو نہ ہوگا۔
- ☆ عنایہ شرح ہدایہ میں ہے... جن اعضاء کا دھونا فرض ہے انہیں صرف پانی سے بھگو لینے پر فرض ادا نہ ہوگا لہذا جو لوگ وضو کرتے وقت اعضاء پر تیل کی طرح پانی صرف چڑھ لیتے ہیں یا بعض حصے پر تو پانی بہاتے ہیں اور بعض حصے کو صرف بھگو کر چھوڑ دیتے ہیں مثلاً پیشانی کے بالائی حصے کان کے کنارے، ہاتھ کی کہنیوں اور پاؤں پر تر ہاتھ صرف پھیر لیتے ہیں اور پانی

نہیں بہاتے ہیں ان کا وضو نہیں ہوتا اس لیے کہ قرآن کریم نے اعضاء کے دھونے کا حکم دیا ہے لہذا صرف بھگونے سے وضو نہ ہوگا۔

☆ افسوس صد افسوس آج عوام تو عوام اکثر خواص بھی اس مسئلہ سے لا پرواہی برتتے ہیں اور آیت کریمہ **عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ تَصْلِي نَارًا حَامِيَةً** (القرآن) کے مصداق بنتے ہیں (یعنی کام کریں، مشقت جھیلیں جائیں بھڑکتی آگ میں) العیاذ باللہ تعالیٰ۔

☆ جب چھوٹے برتن مثلاً لوٹے یا بدھنے سے وضو کر رہا ہو تو گٹوں تک ہاتھ دھونے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلے دونوں گٹوں تک خوب بھگو لے۔ اس کے بعد بائیں ہاتھ میں برتن اٹھا کر داہنے ہاتھ پر سرناخن سے گٹے کے اوپر تک تین بار پانی بہائے پھر اسی طرح داہنے ہاتھ میں برتن اٹھا کر بائیں ہاتھ پر گٹے تک تین بار پانی بہائے۔

☆ بہت سے لوگ یوں کرتے ہیں کہ ناک یا آنکھ یا بھنوؤں پر چلو ڈال کر سارے منہ پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ منہ دھل گیا حالانکہ پانی کا اوپر چڑھنا کوئی معنی نہیں رکھتا اس طرح منہ دھلنے میں منہ نہیں دھلتا اور وضو نہیں ہوتا۔ (بہار شریعت)

وضو میں احتیاط کی باتیں

- ☆ پیشانی کے اوپر بال جنسے کی جگہ سے پانی کا بہنا فرض ہے۔
- ☆ ڈاڑھی مونچھ اور بھنوؤں کے بال اگر اتنے چھدرے ہوں کہ چہرے کی جلد نظر آتی ہو تو بندر پر پانی بہانا ضروری ہے صرف بالوں کا دھونا کافی نہیں۔
- ☆ آنکھ اندر گھسی ہو تو آنکھ اور بھنوؤں کے درمیان حصہ پر پانی بہانے کا خاص

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نماز کی شرائط

خیال رکھے۔

☆ منہ دھوتے وقت آنکھیں اور ہونٹ سمیٹ کر زور سے بند نہ کرے و

کچھ حصہ رہ جانے کی صورت میں وضو نہ ہوگا۔

☆ بعض وقت آنکھ میں کیچڑ وغیرہ سخت ہو کر جم جاتا ہے اسے چھڑا کر

بہانا ضروری ہے۔

☆ رخسار اور کان کے درمیانی حصہ یعنی کنپٹی پر کان کے کنارے تک پانی

فرض ہے اس سے اکثر لوگ غفلت برتتے ہیں۔

☆ ناک کے سوراخ میں کیل وغیرہ ہو یا نہ ہو بہر حال اس پر پانی ڈالنا ضروری ہے

☆ داڑھی چہرے کی حد میں ہو اس کا دھونا فرض ہے اور لٹکی ہوئی داڑھی کا

کرنا سنت اور دھونا مستحب ہے۔

☆ پانی بہانے میں انگلیوں کی گھائیوں اور کروٹوں کا لحاظ ضروری ہے۔

☆ خصوصاً پاؤں میں کہ اس کی انگلیاں قدرتی طور پر ملی رہتی ہیں۔

☆ بڑھے ہوئے ناخنوں کے اندر جو جگہ خالی ہو اس کا دھلنا ضروری ہے۔

☆ ناخنوں کے سرے سے کہنیوں کے اوپر تک ہاتھ کا ہر پہلو اور ایک ایک

کا جڑ سے نوک تک دھل جانا ضروری ہے۔

☆ چلو میں پانی لے کر کلائی پر الٹ دینا ہرگز کافی نہ ہوگا۔

☆ کہنیوں پر پانی بہانے کا خاص خیال رکھے اکثر بے احتیاطی میں دھلتی نہیں

صرف تر ہو کر رہ جاتی ہیں بلکہ بعض لوگوں کی کہنیاں تر بھی نہیں ہوتیں۔

☆ انگوٹھی، چوڑی، کلائی کے زیورات اور پاؤں کے ہر وہ زیور جو ٹخنے پر یا

سے نیچے ہوں انہیں ہٹا کر ان کے نیچے پانی بہانا ضروری ہے۔

☆ پورے سر کا مسح سنت ہے اور چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

- ☆ بعض لوگ، صرف انگلیوں کے سرے سر پر گزار دیتے ہیں جو فرض کی مقدار کو بھی پانی نہیں ہوتا۔
- ☆ بعض لوگوں کا مسح یہ ہے کہ ٹوپی اٹھا کر پھر سر پر رکھ دیتے ہیں اور بس ایسے لوگوں کا وضو نہیں ہوتا اور ان کی نمازیں بے کار ہوتی ہیں۔
- ☆ پاؤں دھونے میں ٹخنوں، تلوؤں، ایڑیوں اور کونچوں کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ اکثر بے احتیاطی میں یہ حصے دھلنے سے رہ جاتے ہیں اور وضو نہیں ہوتا۔
- ☆ عضو کے ہر حصہ پر تین بار پانی بہانا سنت ہے خواہ تین بار پانی بہانے کے لیے کئی چلو پانی لینا پڑے اس لیے کہ تین چلو پانی لینا سنت نہیں بلکہ پورے عضو پر تین بار پانی بہانا سنت ہے (جیسا کہ در مختار مع شامی جلد اول ص ۸۳ میں ہے تثلیث الغسل المستوعب ولا عبرة للغرفات لهذا تین چلو پانی لینے کو سنت سمجھنا غلطی ہے۔)
- ☆ وضو کے پانی کے لیے شرعاً کوئی مقدار معین نہیں (جیسا کہ مرقاة شرح مشکوٰۃ جلد اول ص ۲۲۶ میں ہے الا جماع علی انه لا یشرط قد رمعین فی ماء الوضو والغسل لهذا اتنا زیادہ پانی خرچ نہ کرے کہ اسراف ہو اور نہ اس قدر کم خرچ کرے کہ سنت ادا نہ ہو۔)
- ☆ بعض لوگ صرف ایک چھوٹے سے پانی کے لوٹے سے وضو بنانے کی کوشش کرتے ہیں خدائے تعالیٰ انہیں دھونے اور بھگونے کا فرق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔
- ☆ اگر اتنا پانی نہ ہو کہ وضو میں ہر عضو کو تین تین بار دھویا جاسکے تو دو دو بار دھوئے۔
- ☆ اگر دو دو بار دھونے کے کافی نہ ہو تو ایک ایک بار دھوئے۔
- ☆ اگر اتنا بھی نہ ہو کہ منہ اور دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت اور دونوں پاؤں ٹخنوں

Click

سمیت ایک بار دھو سکے تو اب تیمم کر کے نماز پڑھے۔

☆ غیر کے نابالغ لڑکے سے بلا معاوضہ پانی بھرا کر وضو کرنا یا کسی دوسرے کام میں لانا جائز نہیں (بہار شریعت) در مختار مع شامی جلد چہارم ص ۵۳۱ میں ہے لا تصح صبة صغیر۔)

☆ بعض مسجدوں میں چھوٹے حوض یا کسی بڑے برتن میں پانی ہوتا ہے اکثر لوگ جو بے وضو ہوتے ہیں ہاتھ دھوئے بغیر چھوٹے برتن سے پانی نکالتے ہوئے انگلی کا پور یا ناخن پانی میں داخل کر دیتے ہیں اس طرح وہ پانی مستعمل ہو جاتا ہے اس سے وضو کرنا جائز نہیں۔

☆ ڈول، بالٹی، گھڑا، لوٹا یا پاٹ کے پانی میں بے وضو آدمی کے بے دھلے ہاتھ کا ناخن یا انگلی کا پور چلا گیا تو وہ پانی مستعمل ہو گیا اس سے وضو کرنا جائز نہیں۔

☆ اگر پہلے ہاتھ دھو لیا تو جو حصہ دھلا ہوا سے پانی میں ڈال سکتے ہیں پانی مستعمل نہ ہوگا

☆ اگر ہاتھ دھو لینے کے بعد کوئی سبب وضو ٹوٹنے کا پایا گیا مثلاً ریح خارج ہوئی یا پیشاب کیا تو اب ہاتھ ڈالنے سے پانی مستعمل ہو جائے گا۔

☆ مستعمل پانی کو وضو کے قابل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ جو پانی مستعمل نہ ہو اسے مستعمل میں اس قدر ملا دیا جائے کہ مستعمل کم اور غیر مستعمل زیادہ ہو جائے۔

☆ مستعمل کے برتن میں غیر مستعمل پانی اتنا ڈالا جائے کہ وہ برتن بھر کر بہنے لگے تو سب پانی قابل وضو ہو جائے گا۔ (در مختار مع رد المحتار)

☆ ناخن پالش استعمال کیا جس سے ناخنوں پر ہلکی تہ جم گئی تو اگر ناخنوں سے پالش صاف کیے بغیر وضو کیا تو وضو نہ ہوا۔

☆ استنجا کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا جائز ہے اسے پھینک دینا سخت نہ

جائز و گناہ ہے۔

☆ برتن میں وضو کے بچے ہوئے پانی کو پھینک دینا حرام ہے اور کھڑے ہو کر پینا
ثواب ہے۔

☆ جو وضو نماز جنازہ کے لیے کیا گیا اس سے ہر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

﴿وضو کے فرائض﴾

وضو میں چار باتیں فرض ہیں:-

پہلا فرض: منہ کا دھونا یعنی ماتھے کی جڑ جہاں سے بال جمتے ہیں، وہاں سے لے کر ٹھوڑی تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک منہ کی کھال کے ہر حصہ پر ایک بار پانی بہنا۔

دوسرا فرض: کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ کا ایک بار دھلنا۔

تیسرا فرض: چوتھائی سر کا مسح یعنی چوتھائی سر پر بھیجے ہاتھ کا پھرنا یا کسی صورت سے کم از کم اتنی جگہ کا تر ہو جانا۔

چوتھا فرض: دونوں پاؤں کا گٹوں سمیت ایک بار دھلنا۔ (دونوں پیر کا

خلال صرف بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے کرے اس طرح کہ داہنے پاؤں میں چھوٹی انگلی سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کر کے چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔)

(نوٹ) یاد رہے مذکورہ چار باتیں وضو میں فرض ہیں اور ان کے علاوہ جو باتیں

وضو کے طریقہ میں بیان کی گئیں وہ سب یا تو سنت ہیں یا مستحب ہیں اور وضو کی سنتیں اور مستحبات بہت ہیں جو ان سب کو جاننا چاہے کیونکہ کامل لذت اور روحانی سکون کے لیے کامل طور پر ظاہری و باطنی طہارت ضروری ہے اور یہ اس کے بنا ممکن بھی نہیں۔

دھونے کی شرعی تعریف:

کسی عضو کے دھل جانے کا یہ مطلب ہے کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہ جائے۔ بھیک جانے یا تیل کی طرح پانی چپڑ لینے سے یا ایک آدھ بوند بہہ جانے سے دھونا نہیں ہوتا۔ اس طرح دھونے سے وضو یا غسل نہیں ہوتا۔ اور یہ بات بھی یاد رہے کہ اونٹھ ناخن، آنکھ کے اوپر نیچے کی کھال، بال، پلک، بیرونی زیوروں کے نیچے کی کھال، حتیٰ کہ کیل نتھ کا سوراخ داڑھی مونچھ کے بالوں کے نیچے کی کھال کی کوئی جگہ یا ان چاروں عضو کی کوئی جگہ بال کی نوک برابر بھی اگر دھلنے سے رہ گئی تو وضو نہ ہوگا۔ کیونکہ وضو نہ ہو تو نماز اور سجدہ تلاوت اور قرآن شریف چھونے کے لئے وضو کرنا فرض ہے اور طواف کے لئے وضو کرنا واجب ہے۔

وضو کے مکروہات

مکروہ سے مراد ناپسند باتیں ہیں درج ذیل باتیں وہ باتیں ہیں جو وضو میں نہیں ہونی چاہئیں۔ سادہ لفظوں میں یوں بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ ان کی موجودگی میں بندہ مومن نماز کے روحانی ثمرات سے مکمل طور پر مستفید نہیں ہو سکتا بلکہ ممکن ہے اسے ظاہری خشوع و خضوع قائم کرنے میں بھی دقت کا سامنا کرنا پڑے۔ تقریباً کل مکروہات بارہ ہیں۔

نمبر ۱۔ عورت کے غسل یا وضو کے بچے پانی سے وضو کرنا۔

نمبر ۲۔ نجس جگہ وضو کا پانی گرانا۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

- نمبر ۳۔ اصل مسجد کے اندر وضو کرنا۔ فنائے مسجد میں وضو کر سکتے ہیں۔
- نمبر ۴۔ وضو کے پانی کے قطرے وضو کے برتن میں ٹپکانا۔
- نمبر ۵۔ قبلہ کی طرف کلی کا پانی یا ناک یا کھکھار یا تھوک ڈالنا۔
- نمبر ۶۔ بے ضرورت دنیا کی باتیں کرنا۔
- نمبر ۷۔ زیادہ پانی خرچ کرنا۔
- نمبر ۸۔ اتنا کم پانی خرچ کرنا کہ سنتیں ادا نہ ہوں۔
- نمبر ۹۔ ایک ہاتھ سے منہ دھونا۔
- نمبر ۱۰۔ منہ پر پانی مارنا۔
- نمبر ۱۱۔ وضو کے قطروں کو کپڑے یا مسجد میں ٹپکنے دینا۔
- نمبر ۱۲۔ وضو کی کسی سنت کو چھوڑ دینا۔

﴿نواقض وضو﴾

نواقض وضو اور احادیث نبوی ﷺ

وضو توڑنے والی چیزیں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا فَسَّاحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ. (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت علی بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو ہوا
خارج ہو تو وہ وضو کرے۔

مذی کا حکم

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ
الْمَذْيِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوءُ. (ترمذی)

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے مذی کے متعلق دریافت کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ مذی نکلنے سے وضو واجب ہو جاتا ہے (یعنی وضو ٹوٹ جاتا ہے)

سونے کے بعد وضو کا حکم

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
الْوُضُوءَ عَلَى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرَخَتْ مَفَاصِلُهُ
(ترمذی، ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لیٹ کر نیند سے سو جائے اس پر وضو واجب ہے اس لیے کہ جب آدمی لیٹتا ہے تو اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔

وضو توڑنے والی چیزیں

وہ چیزیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ تقریباً سولہ ہیں جن کا ہر مسلمان کو

زبانی ازبر ہونا ضروری ہے۔

- (۱) پاخانہ
- (۲) پیشاب
- (۳) پیچھے سے ہوا کا نکلنا
- (۴) کیرا
- (۵) پتھری کا آگے یا پیچھے کے مقام سے نکلنا

- (۶) ودی اور مذی
- (۷) منی کا نکلنا
- (۸) خون اور پیپ کا بہنا
- (۹) زرد پانی کا نکل کر بہنا
- (۱۰) کھانے یا پانی یا پت یا جمے (پتلے خون کی تھوڑی سے قے بھی وضو توڑ دے گی) خون کی منہ (جنون، یعنی پاگل ہو جانا) بھرتے کرنا
- (۱۱) جنون، غشی (بے ہوشی، خواہ نشہ کھانے سے ہو یا بیماری سے) طاری ہونا
- (۱۲) بے ہوشی طاری ہونا
- (۱۳) اتنا نشہ کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں علاوہ نماز جنازہ کے کسی نماز میں اتنی زور سے ہنسا کہ ہنسنے کی آواز خود سن لے۔ اس سے نماز و وضو دونوں جاتے رہیں گے)
- (۱۴) قہقہہ لگانا (بالغ آدمی کا رکوع و سجود والی نماز میں اتنی زور سے ہنسا کہ آس پاس والے سنیں)
- (۱۵) نیند (اس طرح سو جانا کہ جسم کے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں)
- (۱۶) مباشرت فاحشہ (یعنی مرد اپنے آلہ کو تندی کی حالت میں عورت کی شرمگاہ یا کسی مرد کی شرمگاہ سے ملائے یا عورت عورت آپس میں ملائیں اور کپڑا وغیرہ بیچ میں نہ ہو۔)
- (۱۹) دکھتی آنکھ سے آنسو بہنا (اور یہ آنسو ناپاک ہے)

اہم اور ضروری مسائل

ان سب چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱ دکھتی ہوئی آنکھ سے جو پانی یا رطوبت بہتا ہے اس سے وضو ٹوٹ

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نماز کی شرائط

جاتا ہے اور وہ نجس بھی ہے۔ جس جگہ لگ جائے اس کا پاک کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ نمبر ۲ نماز میں اتنی آواز سے ہنسنا کہ خود اس نے سنا پاس والوں نے نہ سنا تو وضو نہ ٹوٹا البتہ نماز رٹ گئی۔

مسئلہ نمبر ۳: اگر مسکرایا یعنی دانت نکلے اور آواز بالکل نہ نکلی تو اس سے نہ وضو جائے، نہ نماز۔

مسئلہ نمبر ۴: جو رطوبت آدمی کے بدن سے نکلے اور وضو نہ توڑے وہ نجس نہیں۔

جیسے وہ خون جو بہہ کر نہ نکلے (نیند یعنی پوری طرح سو جانا۔ لہذا اونگھنے یا بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے وضو نہیں جائے گا۔ وہ خون جو بہہ کر نہ نکلے وہ پاک ہے جیسے سوئی چھوئی اور خون چمک کر رہ گیا باہر نکل کر بہا نہیں تو وضو نہ جائے گا) یا تھوڑی قچو منہ (منہ بھرتے کا یہ مطلب ہے کہ اسے بے تکلف روک نہ سکتا ہو، مسئلہ بلغم کی قے وضو نہیں توڑتی جتنی بھی ہو۔ ودی وہ سفید رطوبت جو پیشاب کے ساتھ نکلتی ہے۔ مذی، وہ سفید رطوبت جو شہوت کی حالت میں انزال سے پہلے نکلتی ہے) بھر نہ ہو وہ پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۵: رال، تھوک، پسینہ، میل پاک ہیں۔ یہ چیزیں اگر بدن یا کپڑے میں لگی ہوں تو نماز ہو جائے گی لیکن صاف کر لینا اچھا ہے۔

مسئلہ نمبر ۶: جو آنسو رونے میں نکلتے ہیں نہ ان سے وضو ٹوٹے نہ وہ نجس۔

مسئلہ نمبر ۷: گھٹنا یا ستر کھانے سے اپنا یا دوسرے کا ستر دیکھنے سے یا چھونے سے وضو نہیں جاتا۔

مسئلہ نمبر ۸: دودھ پیتے بچے نے قے کی اگر وہ منہ بھرے تو نجس ہے درہم

سے زیادہ جگہ میں جس چیز کو لگ جائے ناپاک کر دے گا۔ لیکن اگر یہ دودھ معدہ سے نہیں آیا بلکہ سینہ تک پہنچ کر پلٹ آیا تو پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۹: وضو کے بیچ میں وضو ٹوٹ گیا پھر سے وضو کرے حتیٰ کہ اگر چلو میں پانی لیا پھر ہوا نکلی یہ پانی بیکار ہو گیا اس سے کوئی عضو نہ دھوئے۔

﴿غسل اور احادیث نبویہ ﷺ﴾

فرضیت غسل عورت کے لیے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبُلْبُلَ وَلَا يَذْكُرُ اخْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ قَدْ اِحْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرَى ذَلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ إِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ سے اس مرد کے بارے میں دریافت کیا گیا جو تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو۔ فرمایا غسل کرے اور اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جسے خواب کا یقین ہے اور تری نہیں پاتا تو فرمایا کہ اس پر غسل نہیں۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ کیا عورت اس کو دیکھے تو اس پر غسل ہے؟ فرمایا ہاں، عورتیں مردوں کی مثل ہیں۔

غسل کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ شُعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَحَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ
الْغُسْلُ وَإِنْ لَمْ يُنَزَلْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی عورت کی چاروں
شاخوں یعنی ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان بیٹھے پھر کوشش یعنی ہمبستری کرے تو غسل واجب
ہو گیا اگرچہ منی نہ نکلے۔

جنبی کے لیے کھانے پینے سے قبل وضو کا حکم

حدیث نمبر ۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنْبًا فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ
أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ. (بخاری. مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب جہنم سے ہوتے پھر کچھ کھانے یا سونے کا
ارادہ فرماتے تو وضو کر لیتے جس طرح کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔

غسل جنابت میں احتیاط

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَأَغْسِلُوا الشَّعْرَ وَأَنْقُوا الْبَشْرَةَ. (ابوداؤد. ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر بال کے نیچے جنابت کا
اثر ہے اس لیے ہر بال دھوؤ اور بدن کو صاف ستھرا کرو۔

(ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ
فَلَوْ بَقِيَتْ شَعْرَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ يَصِلْ إِلَيْهَا الْمَاءُ بَقِيَتْ جَنَابَتُهُ (مرقاۃ جلد
اول ص ۳۲۷) یعنی اگر ایک بال پانی پہنچنے سے رہ گیا تو اس کی جنابت باقی رہے گی۔)

غسل جنابت کا طریقہ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا غَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ ثُمَّ
يَدْخُلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ أُصُولَ شَعْرِهِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى
رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفَاتٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يَفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ وَفِي
رِوَايَةِ الْمُسْلِمِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهُمَا الْإِنَاءَ ثُمَّ
يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ

(بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ جب جنابت کا غسل فرماتے تو ابتدا یوں
کرتے کہ پہلے ہاتھ دھوتے پھر نماز کے جیسا وضو کرتے پھر انگلیاں پانی میں ڈال کر ان سے
بالوں کی جڑیں تر فرماتے پھر سر پر دونوں ہاتھوں سے تین چلو پانی ڈالتے پھر تمام بدن پر پانی
بھاتے اور امام مسلم کی روایت میں ہے کہ حضور (جب غسل) شروع فرماتے تو ہاتھوں کو برتن
میں داخل کرنے سے پہلے دھولیتے پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے بعدہ اپنی
شرمگاہ دھوتے پھر وضو فرماتے۔

غسل کرنے کا مکمل طریقہ

☆ سب سے پہلے غسل کی نیت کریں۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

- ☆ پھر پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئیں
- ☆ پھر استنحجے کی جگہ دھوئے، خواہ نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو۔
- ☆ پھر بدن پر جہاں کہیں نجاست لگی ہو اس کو دھوئیں۔
- ☆ پھر نماز کے لیے جس طرح وضو کرتے ہیں ویسا وضو کریں۔
- ☆ مگر پاؤں نہ دھوئیں۔
- ☆ ہاں اگر چوکی یا تختے یا پتھر پر نہائے تو پاؤں بھی دھولیں۔
- ☆ پھر بدن پر تیل کی طرح پانی سے چڑھ لیں۔
- ☆ پھر تین مرتبہ داہنے مونڈھے پر پانی بہائیں۔
- ☆ پھر بائیں مونڈھے پر تین بار۔
- ☆ پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار پھر نہانے کی جگہ سے الگ ہو جائیں۔
- ☆ اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھولیں
- ☆ نہانے میں قبلہ رخ نہ ہوں
- ☆ تمام بدن پر ہاتھ پھیریں اور ملیں۔
- ☆ ایسی جگہ نہائیں کہ کوئی نہ دیکھے۔
- ☆ اگر یہ نہ ہو سکے تو ناف سے گھٹنے تک کے اعضاء کا ستر تو ضروری ہے۔
- (مرد کے لیے)
- ☆ اگر اتنا بھی ممکن نہ ہو تو تیمم کریں۔
- ☆ نہانے میں کسی قسم کا کلام نہ کریں اور نہ کوئی دعا پڑھیں۔
- ☆ بعد نہانے کے رومال سے بدن پونچھ ڈالیں تو حرج نہیں (بنازیہ)
- ☆ احتیاط کی جگہ برہنہ نہانے میں حرج نہیں۔
- ☆ عورتوں کو بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

- ☆ حتیٰ کہ عورتوں کو بیٹھ کر نہانا بہتر ہے۔
- ☆ نہانے کے بعد فوراً کپڑا پہن لے۔
- ☆ وضو میں جو باتیں سنت اور مستحب ہیں وہ غسل میں بھی ہیں۔
- ☆ سوا اس کے کہ برہنہ نہاتا ہو تو قبلہ کو منہ نہ کرے۔
- ☆ تہبند باندھے ہو تو حرج نہیں۔

نوٹ: یہ طریقہ جو غسل کا بیان ہوا اس میں تین باتیں فرض ہیں جن کے بغیر غسل نہ ہوگا اور ناپاکی نہ اترے گی اور باقی سنت و مستحب ہیں۔ ان میں سے کسی بات کو چھوڑنا نہ چاہیے اگر کوئی بات چھوٹ گئی تو بھی غسل ہو جائے گی۔

﴿غسل کے فرائض﴾

غسل کے تین فرائض ہیں جو تفصیل سے درج ذیل ہیں:-

فرض نمبر 1) کلی کرنا

- ☆ کلی اس طرح کرے کہ منہ کے ہر پرزے گوشتے ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔
- ☆ مسوڑھے، دانت کی کھڑکیاں زبان کی ہر کروٹ میں حلق کے کنارے تک پانی بہے۔
- ☆ روزہ نہ ہو تو غرارہ کرے تاکہ پانی اچھی طرح ہر جگہ پہنچے،
- ☆ دانت میں کوئی چیز انکی ہو جیسے گوشت کا ریشہ چھالیہ کا چور پان کی پتی وغیرہ تو جب تک ضرور حرج نہ ہو چھڑانا ضروری ہے۔

☆ بغیر اس کے غسل نہ ہوگا اور بغیر غسل کے نماز نہ ہوگی۔

فرض نمبر ۲) ناک میں پانی ڈالنا

☆ ناک میں اس طرح پانی ڈالے کہ دونوں نکتوں میں جہاں تک نرم جگہ ہے وہاں تک دھل جائے۔

☆ پانی کو سونگھ کر اوپر چڑھائے تاکہ بال برابر جگہ بھی دھلنے سے رہ نہ جائے۔
☆ نہیں تو غسل نہ ہوگا۔

☆ اگر بلاق، نتھ، کیل کا سوراخ ہو تو اس میں بھی پانی پہنچانا ضروری ہے۔

☆ ناک کے اندر نیٹھ نکٹی سوکھ گئی تو اس کا چھڑانا بھی فرض ہے۔

☆ ناک کے بال کا دھونا بھی فرض ہے۔

فرض نمبر ۳) پورے بدن پر پانی بہانا

☆ پورے بدن پر پانی اس طرح بہائے کہ سر سے پاؤں کے تلوے تک جسم کے ہر پرزے ہر رو نگٹے پر پانی ہے۔

☆ اس لیے کہ اگر ایک بال کی نوک بھی دھلنے سے رہ گئی تو غسل نہ ہوگا۔

تنبیہ

☆ بہت لوگ ایسا کرتے ہیں کہ نجس تہبند باندھ کر غسل کرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ نہانے میں سب پاک ہو جائے گا حالانکہ ایسا نہیں بلکہ پانی ڈال کر تہبند اور بدن پر ہاتھ پھیرنے سے نجاست اور پھیلتی ہے اور سارے بدن اور نہانے کے برتن تک کو نجس کر دیتی ہے اس لئے ہمیشہ نہانے میں بہت خیال سے پہلے بدن سے اور اس کپڑے سے جس کو پہن کر نہاتے

ہیں نجاست دور کر لیں۔ تب غسل کریں ورنہ غسل تو کیا ہوگا اس تر ہاتھ سے جن چیزوں کو چھوئیں گے سب نجس ہو جائیں گی۔ ہاں دریا تالاب میں البتہ ایسا ہو سکتا ہے وہ بھی جب کہ نجاست ایسی ہو کہ بلا ملے دھوئے پانی کے دھکے سے خود بہہ کر نکل جائے ورنہ اس میں بھی دشوار ہے

غسل کی فرضیت کے اسباب

غسل پانچ باتوں سے فرض ہوتا ہے۔ جو درج ذیل ہیں:-

نمبر ۱) منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا۔

نمبر ۲) احتلام یعنی سوتے میں منی کا نکل جانا۔

نمبر ۳) شرم گاہ میں حشفہ تک چلا جانا خواہ شہوت سے ہو یا بلا شہوت انزال ہو یا نہ ہو دونوں پر غسل فرض ہے۔

نمبر ۴) حیض یعنی ماہواری خون سے فراغت پانا۔

نمبر ۵) نفاس یعنی بچہ جننے پر جو خون آتا ہے اس سے فارغ ہونا۔

تین اہم مسائل

مسئلہ نمبر ۱: منی شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اٹھانے یا بلندی سے گرنے کی وجہ سے نکلی تو غسل واجب نہیں البتہ وضو جاتا رہے گا۔

مسئلہ نمبر ۲: اگر منی پتلی پڑ گئی کہ پیشاب کے وقت یا ویسی ہی کچھ قطرے بلا شہوت نکل آئیں تو غسل واجب نہیں ہاں وضو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۳: جمعہ ۴ یومہ اتر عید کے لئے اور عرفہ کے دن احرام باندھنے کے وقت نہانا سنت ہے۔

ناپاکی کی حالت میں بے غسل کیا کیا کام کر سکتا ہے اور کیا کیا نہیں؟

یاد رہے جس پر غسل فرض ہو اس کے لیے یہ کام حرام ہیں۔

☆ مسجد میں جانا،

☆ طواف کرنا

☆ قرآن مجید چھونا (اگرچہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد ہی کیوں نہ ہو)

(ہدایہ عالمگیری)

☆ بے چھوئے دیکھ کر قرآن پڑھنا

☆ زبانی قرآن پڑھنا

☆ کسی آیت کا لکھنا

☆ ایسی انگلی چھونا یا پہننا جس پر حروف مقطعات ہو۔ یہ سب حرام ہے۔

بے غسل کے مسائل

مسئلہ نمبر ۱:- اگر قرآن شریف جزدان میں ہو یا رومال وغیرہ کسی الگ کپڑے

میں لپٹا ہو تو اس پر سے ہاتھ لگانے میں حرج نہیں۔ (ہدایہ و ہندیہ)

مسئلہ نمبر ۲:- اگر قرآن شریف کی آیات قرآن کی نیت سے نہ پڑھی تو حرج نہیں جیسے

تبرک کے لئے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی یا شکر کے لئے اَلْحَمْدُ

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یا مصیبت و پریشانی میں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ

پڑھی یا ثناء کی نیت سے سورۃ فاتحہ یا آیت الکرسی یا ایسی ہی کوئی پڑھی تو

کچھ حرج نہیں جب کہ قرآن پڑھنے کی نیت نہ ہو۔ (ہندیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳:- بے وضو کو قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے بے

چھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴: قرآن مجید دیکھنے میں ان سب پر کچھ حرج نہیں اگرچہ حرف پر نظر پڑے اور الفاظ سمجھ میں آئیں اور خیال میں پڑھتے جائیں۔

مسئلہ نمبر ۵: ان سب فقہ و حدیث و تفسیر کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے۔

کس کس پانی سے وضو اور غسل جائز ہے اور کس کس سے نہیں؟

- ☆ بارش
- ☆ سمندر
- ☆ دریا
- ☆ ندی نالے
- ☆ چشمے
- ☆ کنویں
- ☆ بڑے حوض اور بڑے تالاب
- ☆ بہتا ہوا پانی
- ☆ اولہ اور برف

ان سب پانیوں سے وضو اور غسل اور قسم کی طہارت جائز ہے۔

بہتے ہوئے پانی سے کیا مراد ہے اور اس کے احکام

بہتا ہوئے پانی سے مراد وہ پانی ہوگا جو تنکے کو بہا لے جائے یہ پاک اور پاک کرنے والا ہے۔ نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا جب تک یہ نجاست اس کے رنگ یا بو یا مزے کو نہ بدل دے۔ اگر نجس چیز سے رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا تو ناپاک ہو گیا۔ اب یہ اس وقت پاک ہوگا کہ نجاست نیچے تہہ میں بیٹھ جائے اور یہ تینوں باتیں ٹھیک ہو گئیں یا اتنا پاک پانی ملے کہ نجاست کو بہا لے جائے یا پانی کے رنگ بو

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

مزے ٹھیک ہو جائیں اور اگر پاک چیز نے رنگ بومزے کو بدل دیا تو اس سے وضو و غسل جائز ہے جب تک چیز دیگر نہ ہو جائے۔

بڑے حوض (سوئمنگ پول) اور درہ درہ (10x10) کی شرعی تعریف اور احکام

- ☆ دس ہاتھ لمبا دس ہاتھ چوڑا پانی جس حوض یا تالاب میں ہو وہ درہ درہ (10x10) یا بڑا حوض کہلاتا ہے۔ جیسے آج کل لوگوں نے گھروں میں خوبصورتی کے لیے یا تیراکی کے لیے سوئمنگ پول بنائے ہوئے ہیں)
- ☆ اسی طرح اگر بیس ہاتھ لمبا اور پانچ ہاتھ چوڑا ہو یا پچیس ہاتھ لمبا اور چار ہاتھ چوڑا ہو۔ غرض کل لمبائی چوڑائی کا حاصل ضرب سو ہو۔
- ☆ اگر گول ہو تو گولائی تقریباً ساڑھے پینتیس ہاتھ ہو اور گہرائی اتنی کافی ہو کہ اتنی سطح میں کہیں سے زمین کھلی نہ ہو۔
- ☆ ایسے حوض کا پانی بہتے پانی کے حکم میں ہے۔ نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا۔ جب تک نجاست کی وجہ سے رنگ یا بو یا مزہ نہ بدل جائے۔

دواہم مسائل

- مسئلہ نمبر ۱:- بڑے حوض میں ایسی نجاست پڑی جو دکھائی نہ دے جیسے شراب پیشاب تو اس میں ہر طرف سے وضو کر سکتے ہیں اور اگر دیکھنے میں آتی ہو جیسے پاخانہ یا مرا ہوا جانور تو جس طرف وہ نجاست ہے اس طرف وضو نہ کرنا بہتر ہے۔ دوسری طرف سے وضو کرے۔
- مسئلہ نمبر ۲:- بڑے حوض میں ایک ساتھ بہت سے لوگ وضو کر سکتے ہیں اگرچہ وضو کا پانی اس میں گرتا ہو۔ لیکن ناک تھوک کھکار کلی اس میں نہ ڈالنا چاہیے کہ نظافت (پاکیزگی، صفائی) کے خلاف ہے۔

استعمال شدہ پانی اور استعمال کرنے کے احکام اور طریقہ

جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک ہے۔ مگر اس سے وضو اور غسل جائز نہیں۔

چند اہم مسائل:

- ☆ اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پورا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہے بقصد یا بلا قصد درودہ سے کم پانی میں بے دھوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے لائق نہ رہا۔
- ☆ اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے اس کے جسم کا کوئی حصہ بلا دھلا ہوا پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا۔
- ☆ اگر دھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حرج نہیں۔

استعمال شدہ پانی کو کام میں لانے کا طریقہ:

☆ پانی میں ہاتھ پڑ گیا یا اور کسی طرح مستعمل ہو گیا اب یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچھا پانی اس سے زیادہ اس میں ملا دیں اور اس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف سے بہ جائے تو سب پانی کام کا ہو جائے گا۔

اہم مسئلہ: چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں پانی ہے اور اس میں نجاست پڑنا معلوم نہیں تو اس سے وضو جائز ہے۔

پانی کے بارے میں کافر کی خبر کا شرعی حکم

اگر کسی کافر نے خبر دی کہ یہ پانی پاک یا ناپاک ہے دونوں صورتوں میں

Click

پانی پاک رہے گا کہ یہ اسکی اصلی حالت ہے۔

دیگر اہم مسائل

مسئلہ نمبر ۱:- کسی درخت یا پھل کے نچوڑے ہوئے پانی سے وضو جائز نہیں جیسے

کیلے یا تربوز کا پانی اور گنے کا رس

مسئلہ نمبر ۲:- جس پانی میں تھوڑی سی کوئی پاک چیز مل گئی جیسے گلاب کیوڑہ زعفران مٹی بالوں ن تو اس سے وضو غسل جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۳:- کوئی رنگ یا زعفران پانی میں اتنا پڑ گیا کہ کپڑے رنگنے کے قائل ہو گیا تو اس سے وضو غسل جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴:- پانی میں دودھ پڑ گیا کہ دودھ کے ایسا رنگ ہو گیا تو وضو غسل جائز نہیں۔

گھروں میں پانی کے ٹینک یا بند حوض کی پاکی کا مسئلہ

اہم مسئلہ: کنوئیں (گھروں میں پانی کے ٹینک یا بند حوض) میں کسی آدمی یا جانور کا

پیشاب یا بہتا ہوا خون یا تاڑی یا سینڈھی یا کسی قسم کی شراب کا قطرہ یا ناپاک لکڑی یا نجس کپڑا یا اور کوئی ناپاک چیز گری تو اس کا کل پانی نکالا

جائے۔ (خانہ وغیرہ)

کن چیزوں سے کنواں (گھروں میں پانی کے ٹینک یا بند حوض) ناپاک ہو جاتا ہے؟

☆ جن چوپایوں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کے پاخانہ پیشاب گرنے سے کنواں ناپاک ہو جائے گا۔

☆ یونہی مرغی اور بطخ کی بیٹ سے ناپاک ہو جائے گا اور ان سب صورتوں میں کل پانی نکالا جائے۔

اہم مسئلہ:

- ☆ جس کنویں (پانی کے ٹینک یا بند حوض) کا پانی ناپاک ہو گیا اس کا ایک قطرہ بھی اگر پاک کنویں (ٹینک یا بند حوض) میں پڑ جائے تو یہ بھی ناپاک ہو جائے گا جو حکم اس کا تھا وہی اس کا ہو گیا۔
- ☆ یونہی ڈول رسی گھڑا جن میں ناپاک کنویں (ٹینک یا بند حوض) کا پانی لگا تھا پاک کنویں (ٹینک یا بند حوض) میں پڑے وہ بھی ناپاک ہو گیا۔

﴿نجاستوں (گندگی) کے مسائل﴾

نجاست عرف عام میں ہر اس گندگی کو کہا جاتا ہے جس سے کراہت محسوس ہو۔ اور دیکھنا ناخوشگوار گزرے۔ لیکن شرع بنے نجاست کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے تاکہ امت محمدیہ کے لیے اس کے متعلقہ مسائل سمجھنے میں آسانی ہو اور وہ طہارت کا کامل اہتمام کر سکیں۔

نجاست کی اقسام

نجاست کی دو قسمیں ہیں۔

نمبر ۱ نجاست غلیظہ

نمبر ۲ نجاست خفیفہ

نجاست غلیظہ کے شرعی مسائل

- ☆ یاد رہے نجاست غلیظہ اگر کپڑے یا بدن پر ایک درہم سے زیادہ لگ جائے

تو اس کا پاک کرنا فرض ہے۔

☆ بے پاک نماز نہ ہوگی

☆ اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک نماز پڑھی تو

مکروہ تحریمی واجب الاعادہ (یعنی ایسی نماز پھر سے دہرانا واجب ہے)۔

☆ اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ بے پاک نماز ہو جائے گی مگر

خلاف سنت ہوگی جس کا دہرانا بہتر ہے۔

اہم مسئلہ:

☆ اگر نجاست گاڑھی ہے جیسے پاخانہ، لید، گوبر تو درہم کے برابر یا کم زیادہ کا

یہ مطلب ہے کہ وزن میں اتنی ہو۔

☆ اگر نجاست پتلی ہو جیسے پیشاب، شراب تو درہم سے مراد اس کی لمبائی

چوڑائی ہے۔

☆ درہم کا وزن شریعت میں اس جگہ ساڑھے چار ماشے ہے اور زکوٰۃ میں تین

ماشہ ڈیڑھ رتی۔

☆ درہم کی لمبائی چوڑائی سے یہاں مراد تقریباً ہتھیلی کی گہرائی برابر جگہ ہے جو

ایک روپیہ کے پھیلاؤ کے برابر جگہ ہوتی ہے۔ (در مختار و بہار شریعت)

نجاست خفیفہ کے شرعی مسائل

☆ نجاست خفیفہ کپڑے کے جس حصہ مثلاً آستین، دامن کھلی، کالر میں یا جس

عضو مثلاً ہاتھ، پیر، سر میں لگی ہو اور اس کے چوتھائی سے کم میں ہو تو معاف

ہے یعنی نماز ہو جائے گی۔

☆ اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔ (عائگیری وغیرہ)

نجاست غلیظہ و خفیفہ کا فرق کیسے کیا جائے

☆ نجاست غلیظہ و خفیفہ کا فرق کپڑے اور بدن پر لگنے میں ہے اگر کسی پتلی جیسے پانی سر کہ دودھ میں ایک قطرہ بھی پڑ جائے چاہے غلیظہ ہو چاہے خفیفہ تو سب کو بالکل نجس کر دے گی جب تک کہ وہ چیز وہ درودہ نہ ہو (ہندیہ وغیرہ)

کون کون سی چیزیں نجاست غلیظہ شمار کی جائے گی

آدمی کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے جن سے وضو یا غسل جاتا رہے وہ نجاست غلیظہ ہے:

- ☆ پاخانہ پیشاب بہتا خون
- ☆ پیپ
- ☆ منہ بھرتے
- ☆ حیض و نفاس و استحاضہ کا خون
- ☆ منی، مذی، ودی
- ☆ دکھتی ہوئی آنکھ کا پانی
- ☆ ناف یا پستان کا پانی جو درود سے نکلے
- ☆ خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون خواہ حلال ہو یا حرام حتیٰ کہ گرگٹ چھپکلی تک کا خون
- ☆ مردار کی چربی، مردار کا گوشت
- ☆ حرام چوپائے جیسے کتا، بلی، شیر، چیتا، لومڑی، بھیڑیا، گیدڑ، گدھا، خچر، ہاتھی، سوران سب کا پاخانہ پیشاب اور گھوڑے کی لید
- ☆ ہر حلال چوپائے کا پاخانہ جیسے گائے، بھینس کا گوبر، بکری، اونٹ نیل گاؤ،

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

بارہ سنگھا، ہرن کی میٹھی ہر وہ پرندہ جو اونچا نہ اڑے جیسے مرغی اور بطن خواہ

چھوٹی ہو یا بڑی، ان سب کی بیٹ

☆ ہر قسم کی شراب اور نشہ لانے والی تازی

☆ سانپ کا پاخانہ پیشاب اور اس جنگلی سانپ اور جنگلی مینڈک کا گوشت جن

میں بہتا خون ہوتا ہے اگر چہ ذبح کئے گئے ہوں۔ یونہی ان کی کھال اگر چہ

پکائی گئی ہو (کھال پکانے سے مراد کھال کو اس طرح بنا لیا گیا ہو کہ اس

میں نجس رطوبت وغیرہ باقی نہ ہو اور سڑنے بگڑنے کا ڈر نہ ہو جس کو عربی

میں دباغت کہتے ہیں۔ اس کتاب میں جہاں کہیں کھال کو پکانے کا لفظ آیا

ہے وہاں دباغت مراد ہے آگ میں پکانا مراد نہیں)

☆ سور کا گوشت، ہڈی، کھال اور بال اگر چہ ذبح کیا گیا ہو۔

مذکورہ سب کچھ نجاست غلیظہ میں شمار ہوتا ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری اور دیگر کتابوں میں ایسا ہی ذکر ہے)۔

چند اہم شرعی مسائل

مسئلہ نمبر ۱: دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب نجاست غلیظہ ہے۔ یہ جو عوام

میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاک یہ بالکل غلط ہے۔

(قاضی خاں ورد الخار)۔

مسئلہ نمبر ۲: شیر خوار بچے نے دودھ کی تے کی اگر منہ بھر ہے تو نجاست غلیظہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۳: چھکلی اور گرگٹ کا خون نجاست غلیظہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۴: ہاتھی کے سونڈ کی رطوبت اور شیر، کتے، چیتے اور دوسرے درندے

چوپایوں کا لعاب نجاست غلیظہ ہے۔ (قاضی خاں)

مسئلہ نمبر ۵: نجاست غلیظہ خفیفہ میں مل جائے تو کل غلیظہ ہو جائے۔

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

مسئلہ نمبر ۶: کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نجاست غلیظہ ہے اور کسی جگہ درہم کے برابر نہیں مگر مجموعہ درہم کے برابر ہے تو درہم کے برابر سمجھی جائے گی۔ اور زائد ہے تو زائد سمجھی جائے گی۔ نجاست خفیفہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا جائے گا۔

کون کون سی چیزیں نجاست خفیفہ شمار کی جاتی ہیں؟

- ☆ نجاست خفیفہ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے جیسے گائے بیل بھینس، بھیڑ بکری، اونٹ، نیل گاؤ وغیرہ کا پیشاب
- ☆ گھوڑے کا پیشاب بھی
- ☆ جس پرندہ کا گوشت حرام ہے (خواہ وہ شکاری ہو یا نہ ہو) جیسے کوا، چیل، شکر، باز، گلہری اس کی بیٹ نجاست خفیفہ ہے۔ (ہندیہ وغیرہ)

چند اہم مسائل

- مسئلہ نمبر ۱:- حرام جانوروں کا دودھ نجس ہے البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے مگر کھانا جائز نہیں۔ (بہار شریعت)
- مسئلہ نمبر ۲:- جو حلال پرندہ اونچے اڑتے ہیں جیسے کبوتر، فاختہ مینا، مرغابی، قاز (چیل) ان کی بیٹ پاک ہے۔
- مسئلہ نمبر ۳:- چمگاڈ کی بیٹ اور پیشاب دونوں پاک ہیں۔ (رد المحتار)
- مسئلہ نمبر ۴: پیشاب کی نہایت باریک تھمیںٹیں سوئی کی نوک کے برابر بدن یا کپڑے پر پڑ جائیں تو کپڑا اور بدن پاک رہے گا۔ (قاضی خاں)
- مسئلہ نمبر ۵:- جس کپڑے پر پیشاب کی ایک ہی باریک تھمیںٹیں پڑ گئیں اگر وہ کپڑا پانی میں پڑ گیا تو پانی بھی ناپاک ہوگا۔ (بہار شریعت)

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

- مسئلہ نمبر ۶۔ جو خون زخم سے بہا نہ ہو وہ پاک ہے۔ (بزازیہ و قاضی خاں)
- مسئلہ نمبر ۷۔ گوشت تلی کلجی میں جو خون رہ گیا پاک ہے اور اگر یہ چیزیں بہتے خون میں سن جائیں تو ناپاک ہیں۔ بغیر دھوئے پاک نہ ہوں گے۔ (ہندیہ، بزازیہ)
- مسئلہ نمبر ۸۔ اگر نماز پڑھی اور جیب وغیرہ میں شیشی ہے جس میں پیشاب یا خون یا شراب ہے تو نماز نہ ہوگی۔ (مینہ وغیرہ)
- مسئلہ نمبر ۹۔ جیب میں انڈا ہے تو اگر چہ اس کی زردی خون ہو گئی ہو نماز ہو جائے گی۔ (مینہ وغیرہ)
- مسئلہ نمبر ۱۰۔ پیشاب پاخانہ کے بعد ڈھیلے سے استنجا کر لیا پھر اس جگہ سے پسینہ نکل کر بدن یا کپڑے پر لگا تو بدن اور کپڑا ناپاک نہ ہوں گے۔ (بہار شریعت)
- مسئلہ نمبر ۱۱۔ ناپاک چیزوں کا دھواں اگر کپڑے یا بدن پر لگے تو کپڑا اور بدن نجس نہ ہوگا۔ (نہ لگیری، رد المحتار وغیرہ)
- مسئلہ نمبر ۱۲۔ راستہ کی کیچڑ پاک ہے جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو تو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نماز پڑھ لی نماز ہو گئی مگر دھو لینا بہتر ہے۔ (بہار شریعت)
- مسئلہ نمبر ۱۳۔ سڑک پر پانی چھڑکا جا رہا تھا زمین سے چھینٹیں اڑ کر کپڑے پر پڑیں کپڑا نجس نہ ہوا لیکن دھو لینا بہتر ہے۔ (بہار شریعت)

﴿ جوٹھے اور پسینہ کے متعلق مسائل ﴾

جھوٹے کے شرعی مسائل اور احکام

مسئلہ نمبر ۱۴۔ آدمی چاہے جب ہو یا حیض و نفاس والی عورت، اس کا جوٹھا پاک

ہے۔ (خانہ ہندیہ)

مسئلہ نمبر ۲:- کافر کا جوٹھا بھی پاک ہے مگر اس سے بچنا چاہیے جیسے تھوک رینٹھ کھلکار کہ پاک ہیں مگر آدمی ان سے گھن کرتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۳:- اس سے بہت بدتر کافر کے جوٹھے کو سمجھنا چاہیے۔ (ہندیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴:- جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے، چوپائے ہوں یا پرند، ان کا جوٹھا پاک ہے جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، کبوتر، تیترا، بیٹر وغیرہ۔

مسئلہ نمبر ۵:- جو مرغی چھٹی پھرتی ہے اور غلیظ (گندگی) پر منہ ڈالتی ہے اس کا جوٹھا مکروہ ہے اور اگر بند رہتی ہو تو پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۶:- گھوڑے کا جوٹھا پاک ہے۔ (ہندیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷:- سور، کتے، شیر، چیتا، بھیڑیا، ہاتھی، گیدڑ اور دوسرے درندوں کا جوٹھا ناپاک ہے۔ (ہندیہ و خانہ ہندیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۸:- گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلی، چوہا، سانپ، چھپکلی، کا جوٹھا مکروہ ہے۔ (خانہ و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹:- پانی میں رہنے والے جانوروں کا جوٹھا پاک ہے خواہ ان کی پیدائش پانی میں ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۰:- اڑنے والے شکاری جانور جیسے شکر، باز، بہری، چیل وغیرہ کا جوٹھا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۱:- کوئے کا جوٹھا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ نمبر ۱۲:- باز، شکر، بہری چیل کو اگر پال کر شکار کے لئے سکھا لیا ہو اور چونچ میں نجاست نہ لگی ہو تو اس کا جوٹھا پاک ہے۔

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

مشکوک اور مکروہ جوٹھے کے شرعی مسائل اور احکام

- مسئلہ نمبر 1: گدھے، خچر کا جوٹھا مشکوک ہے اس سے وضو نہیں ہو سکتا۔
- مسئلہ نمبر 2: جو جوٹھا پانی پاک ہے اس سے وضو اور غسل جائز ہے مگر جب بغیر کھلی کئی پانی پیا تو اس جوٹھے پانی سے وضو ناجائز ہے۔ اسلئے مستعمل ہو گیا۔
- مسئلہ نمبر 3: اچھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وضو غسل مکروہ ہے اور اگر پانی موجود نہیں ہے تو کوئی حرج نہیں۔
- مسئلہ نمبر 4: مکروہ جوٹھے کا کھانا پینا مالدار کے لئے مکروہ ہے۔ غریب محتاج کراہت جائز ہے۔
- مسئلہ نمبر 5: اچھا پانی ہوتے ہوئے مشکوک پانی سے وضو غسل جائز نہیں اور اچھا پانی نہ ہو تو مشکوک ہی سے وضو و غسل کرے اور تیمم کرے۔ اس صورت میں وضو و غسل میں بھی نیت کرنی ضروری اور فقط تیمم یا فقط وضو و غسل کافی نہ ہوگا۔ بلکہ دونوں کرنا ہوگا۔
- مسئلہ نمبر 6: مشکوک جوٹھا کھانا پینا نہیں چاہیے۔
- مسئلہ نمبر 7: مشکوک پانی اچھے پانی میں مل جائے تو اگر اچھا پانی زیادہ ہے تو سے وضو ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔
- مسئلہ نمبر 8: جس کا جوٹھا ناپاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک ہے اور اس کا جوٹھا پاک ہے اس کا لعاب اور پسینہ بھی پاک ہے اور جس کا مکروہ ہے اس کا لعاب اور پسینہ بھی مکروہ ہے۔
- مسئلہ نمبر 9: گدھے خچر کا پسینہ اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک چاہے کتنا ہی زیادہ لگا ہو۔



جس کا وضو نہ ہو یا نہانے کی ضرورت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو تو وضو اور غسل کی جگہ تیمم کرے۔

پانی پر قدرت کی صورتیں

پانی پر قدرت نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں۔

پہلی صورت

یہ کہ ایسی بیماری ہو کہ وضو یا غسل سے اس کے بڑھنے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو چاہے اس نے خود آزما یا ہو کہ جب وضو یا غسل کرتا ہے تو بیماری بڑھتی ہے یا کسی مسلمان پر ہیزگار قابل حکیم نے کہہ دیا ہو کہ پانی نقصان کرے گا تو تیمم جائز ہے۔

پہلی صورت کے شرعی مسائل

مسئلہ نمبر ۱: محض خیال ہی خیال بیماری بڑھنے کا ہو تو تیمم جائز نہیں یونہی کافر یا فاسق یا معمولی طبیب کے کہنے کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲: بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے اور گرم پانی نقصان نہ کرتے تو گرم پانی سے وضو اور غسل ضروری ہے۔ تیمم جائز نہیں۔ ہاں اگر ایسی جگہ ہو کہ گرم پانی نہ مل سکے تو تیمم کرے۔ یونہی اگر ٹھنڈے وقت وضو یا غسل نقصان کرتا ہے اور گرم وقت میں نقصان نہیں کرتا تو ٹھنڈے وقت تیمم کرے۔ پھر جب گرم آئے تو آئندہ کے لئے

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نماز کی شرائط

وضو کر لینا چاہیے جو نماز اس تیمم سے پڑھ لی اس کے اعادہ کی حاجت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳: اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گلے سے نہائے اور پورے سر کا مسح کرے۔

مسئلہ نمبر ۴: اگر کسی خاص عضو میں پانی نقصان کرتا ہے اور باقی میں نہیں تو جس میں نقصان کرتا ہے اس پر مسح کرے اور باقی کو دھوئے۔

مسئلہ نمبر ۵: اگر کسی عضو پر مسح بھی نقصان کرتا ہو تو اس میں عضو پر کپڑا ڈال کر اس پر مسح کرے۔

مسئلہ نمبر ۶: زخم کے کنارے کنارے جہاں تک پانی نقصان نہ کرے پٹی وغیرہ کھول کر دھونا فرض ہے ہاں اگر پٹی کھولنے میں نقصان ہو تو پٹی پر مسح کرے۔

دوسری صورت اور اس کے شرعی مسائل

دوسری صورت یہ ہے کہ وہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتا نہیں تو تیمم جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۱: اگر یہ گمان ہو کہ ایک میل کے اندر پانی ہوگا تو تلاش کر لینا ضروری ہے۔ بلا تلاش کے تیمم جائز نہیں۔ بلا تلاش کئے تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور تلاش کرنے پر پانی مل گیا تو وضو کر کے نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر نہ ملا تو ہوگئی۔

مسئلہ نمبر ۲: نماز پڑھتے میں کسی کے پاس پانی دیکھا اور گمان غالب ہے کہ مانگنے سے دے دے گا تو نماز توڑ کے پانی مانگے۔

تیسری صورت اور اس کے شرعی مسائل

تیسری صورت یہ کہ اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو اور نہانے کے بعد سردی کے نقصان سے بچنے کا کوئی سامان بھی نہ ہو تو تیمم جائز ہے۔

چوتھی صورت اور اس کے شرعی مسائل

چوتھی صورت یہ کہ دشمن کا خوف ہو کہ اگر دیکھ لے گا تو مار ڈالے گا یا مال چھین لے گا یا اس غریب نادار کا قرض خواہ ہے کہ اسے قید کر دے گا یا اس طرح سانپ ہے وہ کاٹ کھائے گا یا شیر ہے کہ پھاڑ کھائے گا یا کوئی بدکار شخص ہے جو بے آبروی کرے گا تو تیمم جائز ہے۔

پانچویں صورت اور اس کے شرعی مسائل

پانچویں صورت یہ کہ جنگل میں ڈول رسی نہیں کہ پانی بھرے تو تیمم جائز ہے۔

چھٹی صورت اور اس کے شرعی مسائل

چھٹی صورت یہ کہ پیاسا کا خوف ہو یعنی پانی تو ہے لیکن اگر اس پانی کو وضو یا غسل میں خرچ کر دے گا تو یہ خود یا دوسرا مسلمان یا اس کا یا دوسرے مسلمان کا جانور (چاہے جانور ایسا کتا ہی کیوں نہ ہو جس کا پالنا جائز ہے) پیاسا رہ جائے گا اور یہ پیاس خواہ ابھی موجود ہو یا آگے چل کر ہوگی کہ راہ ایسی ہے کہ دور تک پانی کا پتا نہیں تو تیمم جائز ہے۔

مسئلہ نمبر 1: پانی موجود ہے مگر آٹا گوندھنے کی ضرورت ہے جب بھی تیمم جائز ہے۔ شوربے کی ضرورت کے لئے تیمم جائز نہیں۔

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

مسئلہ نمبر ۲: بدن یا کپڑے پر اتنی نجاست ہے کہ جتنی نجاست کے ہوتے ہوئے نماز جائز نہیں اور پانی صرف اتنا ہے کہ چاہے وضو کرے یا نجاست دور کرے تو پانی سے نجاست دھوئے اور پھر دھونے کے بعد تیمم کرے۔ پاک کرنے سے پہلے تیمم نہ ہوگا اگر پہلے کر لیا ہے تو پھر کرے۔

ساتویں صورت اور اس کے شرعی مسائل

ساتویں صورت یہ کہ پانی مہنگا ہو یعنی وہاں جس بھاؤ بکتا ہے اس سے دو گنا دام مانگتا ہے تو تیمم جائز ہے اور اگر دام میں اتنا فرق نہ ہو یعنی دو گنا سے کم میں ملے تو تیمم جائز نہیں۔
اہم مسئلہ: پانی مول ملتا ہے اور اس کے پاس حاجت ضروریہ سے زیادہ دام نہیں تو بھی تیمم جائز ہے۔

آٹھویں صورت اور اس کے شرعی مسائل

آٹھویں صورت یہ کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظر سے غائب ہو جائے گا یا ریل چھٹ جائے گی تو تیمم جائز ہے۔

نویں صورت اور اس کے شرعی مسائل

نویں صورت یہ گمان کہ وضو یا غسل کرنے میں عیدین کی نماز جاتی رہے گی تو تیمم جائز ہے خواہ یوں کہ امام پڑھ کے فارغ ہو جائے گا یا زوال کا وقت آ جائے گا۔ دونوں صورتوں میں تیمم جائز ہے۔
اہم مسئلہ: اگر یہ سمجھے کہ وضو کرنے میں ظہر یا مغرب یا عشاء یا جمعہ کی پچھلی سنتوں کا یا چاشت کی نماز کا وقت جاتا رہے گا تو تیمم کر کے پڑھ لے۔

دسویں صورت اور اس کے شرعی مسائل

دسویں صورت یہ کہ آدمی میت کا ولی نہ ہو اور ڈر ہو کہ وضو کرنے میں نماز جنازہ نہ ملے گی تو تیمم جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۱: مسجد میں سو گیا اور نہانے کی ضرورت ہو گئی تو آنکھ کھلتے ہی جہاں تھا وہیں فوراً تیمم کر کے نکل آئے دیر کرنا حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۲: قرآن مجید چھونے کے لئے یا سجدہ تلاوت یا سجدہ شکر کے لئے تیمم جائز نہیں جب کہ پانی پر قدرت ہو۔

مسئلہ نمبر ۳: وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ وضو یا غسل کرے تو نماز قضا ہو جائے گی تو چاہیے کہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور پھر وضو یا غسل کر کے اعادہ کرنا لازم ہے۔

مسئلہ نمبر ۴: عورت حیض یا نفاس سے پاک ہوئی اور پانی پر قادر نہیں تو تیمم کرے۔

مسئلہ نمبر ۵: اتنا پانی ملا جس سے وضو ہو سکتا ہے اور نہانے کی ضرورت ہے تو اس پانی سے وضو کر لینا چاہیے اور غسل کیلئے تیمم کرے۔

تیمم کرنے کا طریقہ

تیمم کی نیت سے بسم اللہ کہہ کر کسی ایسی پاک چیز پر جو زمین کی قسم سے ہو دونوں ہاتھ مار کر الٹ لے اگر زیادہ گرد لگ گئی ہو تو ہاتھ جھاڑے اور اس سے سارے منہ کا مسح کرے پھر دوسری مرتبہ یوں ہاتھ مارے اور ناخن سے لے کر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا مسح کرے، تیمم ہو گیا۔ تیمم میں سر اور پیر پر مسح نہیں کیا جاتا۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

تیمم کے تین فرائض

یاد رہے تیمم میں صرف تین باتیں فرض ہوتی ہیں باقی سنت۔

پہلا فرض: نیت یعنی غسل یا وضو یا دونوں کی پاکی حاصل کرنے کا ارادہ۔ اگر

کی نیت ہاتھ مارنے کے بعد کی تو تیمم نہ ہوگا۔ دل میں تیمم کا ارادہ

فرض ہے اور ساتھ ہی زبان سے بھی کہہ لینا بہتر ہے مثلاً یوں کہ

کہ تیمم کرتا ہوں بے غسلی یا بے وضو کی ناپاکی دور ہونے اور نہ

جائز ہونے کے لئے اور بسم اللہ کہہ کر مٹی پر ہاتھ مارے۔

دوسرا فرض: سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا کہ بال برابر کوئی جگہ باقی نہ رہ جا۔

نہیں تو تیمم نہ ہوگا۔

تیسرا فرض: دونوں ہاتھ کا کہنیوں تک کہنیوں سمیت مسح کرنا۔ اگر ذرہ برابر

کوئی جگہ چھوٹ گئی تو تیمم نہ ہوگا۔

تیمم کے اہم مسائل

مسئلہ نمبر ۱: داڑھی مونچھ اور بھنوں کے بالوں پر ہاتھ پھیرنا ضروری ہے۔

مسئلہ نمبر ۲: منہ کی یہاں بھی وہی حد ہے جو وضو میں ہے لیکن منہ کے اندر

نہیں کیا جاتا۔ البتہ دونوں ہونٹ پر جتنا منہ بن کرنے کے بعد

رہتا ہے، مسح ضروری ہے۔

مسئلہ نمبر ۳: ہاتھ جھاڑنے میں تالی نہ بچے بلکہ اس کی صورت یہ ہے کہ انگوٹھ

سے انگوٹھا ٹکرائے زائد گرد جھڑ جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۴: اگر انگلیوں میں گردن پہنچی ہو تو خلال کرنا فرض ہے نہیں تو سنت

اسی طرح داڑھی میں بھی۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

مسئلہ نمبر ۵: اگر ایک ہی تیمم میں وضو اور غسل دونوں کی نیت کر لی جب بھی کافی ہے، دونوں کا ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۶: غسل اور وضو دونوں کا تیمم ایک ہی طرح ہوتا ہے۔

کن چیزوں سے تیمم کیا جاسکتا ہے اور کن سے نہیں؟؟؟

یاد رہے تیمم اسی چیز سے ہو سکتا ہے جو جنس زمین سے ہو اور جو چیز زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمم نہیں ہو سکتا۔

اہم شرعی مسائل:

مسئلہ نمبر ۱: جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے، وہ زمین کی جنس سے ہے۔ اس سے تیمم جائز ہے لہذا مٹی، گرد، ریت،، چونا، سرمہ، ہر تال، گندھک، مردہ سنگ، گیرو، پتھر، زبرجد، فیروزہ، عقیق، زمرد وغیرہ جو اہر سے تیمم جائز ہے۔ اگرچہ ان پر غبار نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۲: جس مٹی سے تیمم کیا جائے اس کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نجاست کا اثر ہو نہ یہ ہو کہ محض خشک ہونے سے اثر نجاست جاتا رہا ہو۔

مسئلہ نمبر ۳: جس چیز پر نجاست گری اور سوکھ گئی اس سے تیمم نہیں ہوگا۔ اگرچہ نجاست کا اثر باقی نہ ہو۔ البتہ نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۴: یہ وہم کہ کبھی نجس ہوئی ہوگی فضول ہے، اس کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ نمبر ۵: راکھ سے تیمم جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶: اگر خاک میں راکھ مل جائے اور خاک زیادہ ہو تو تیمم جائز ہے نہیں

تو نہیں۔

- مسئلہ نمبر ۷: بھگی مٹی سے تیمم جائز ہے جب کہ مٹی غالب ہو۔
- مسئلہ نمبر ۸: اگر کسی لکڑی یا کپڑے وغیرہ پر اتنی گرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے تو اس سے تیمم جائز ہے۔
- مسئلہ نمبر ۹: گچ کی دیوار پر تیمم جائز ہے (بہار شریعت وغیرہ)۔
- مسئلہ نمبر ۱۰: پکی اینٹ سے تیمم جائز ہے (بہار وغیرہ)۔
- مسئلہ نمبر ۱۱: زمین یا پتھر جل کر سیاہ ہو جائے اس سے تیمم جائز ہے یونہی اگر پتھر جل کر راکھ ہو جائے اس سے بھی جائز ہے۔

نواقض تیمم

جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی جاتا رہے گا اور علاوہ ان کے پانی قدرت بونے سے بھی تیمم ٹوٹ جائے گا۔
لیکن آپ کی آسانی کے لیے ۱۰ بار درج کر رہا ہوں

- (۱) پاخانہ
- (۲) پیشاب
- (۳) پیچھے سے ہوا کا ٹکنا
- (۴) کیرا
- (۵) پتھری کا آگے یا پیچھے کے مقام سے ٹکنا
- (۶) ودی اور ندی
- (۷) منی کا ٹکنا
- (۸) خون اور پیپ کا بہنا

(۹) زرد پانی کا نکل کر بہنا

(۱۰) کھانے یا پانی یا پت یا جے (پتلے خون کی تھوڑی سے قے بھی وضو توڑ

دے گی) خون کی منہ (جنون، یعنی پاگل ہو جانا) بھرتے کرنا۔

(۱۱) جنون، غشی (بے ہوشی، خواہ نشہ کھانے سے ہو یا بیماری سے) طاری ہونا

(۱۲) بے ہوشی طاری ہونا

(۱۳) اتنا نشہ کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں علاوہ نماز جنازہ کے کسی نماز میں اتنی زور

سے ہنسنا کہ خود آواز سن لے۔ اس سے نماز و وضو دونوں جاتے رہیں گے۔

(۱۴) قہقہہ لگانا۔ (بالغ آدمی کا رکوع و سجود والی نماز میں اتنی زور سے ہنسنا کہ

آس پاس والے سنیں)

(۱۵) نیند (اس طرح سو جانا کہ جسم کے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں)

(۱۶) مباشرت فاحشہ (یعنی مرد اپنے آلہ کو تندگی کی حالت میں عورت کی شرمگاہ یا

کسی مرد کی شرمگاہ سے ملائے یا عورت عورت آپس میں ملائیں اور کپڑا

وغیرہ بیچ میں نہ ہو۔

(۱۹) دکھتی آنکھ سے آنسو بہنا (اور یہ آنسو ناپاک ہے)

اہم شرعی مسائل۔۔

مسئلہ نمبر ۱:- کسی ایسے مقام پر گزرا کہ پانی ایک میل کے اندر تھا، تیمم ٹوٹ گیا۔

پانی تک پہنچنا ضروری نہیں البتہ سونے کی حالت میں پانی پر گزرنے

سے نہ ٹوٹے گا۔

مسئلہ نمبر ۲:- مریض نے غسل کا تیمم کیا تھا اور اب اتنا تندرست ہو گیا کہ نہانا

نقصان نہ کرے گا تو تیمم جاتا رہا۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

مسئلہ نمبر ۳:- اتنا پانی ملا کہ اعضاء وضو صرف ایک ایک بار دھوسکتا ہے تو تیمم جاتا

رہا اور اس سے کم تو نہیں۔ یونہی غسل کے تیمم کرنے والے کو اتنا پانی

ملا کہ غسل کے فرائض کو بھی کافی نہیں تو تیمم نہ گیا ورنہ تیمم جاتا رہا۔

مسئلہ نمبر ۴:- کسی نے غسل اور وضو دونوں کے لئے ایک ہی تیمم کیا تھا پھر وضو

توڑنے والی کوئی چیز پائی گئی یا اتنا پانی پایا جس سے صرف وضو کر سکتا

ہے یا بیمار تھا اور اب تندرست ہو گیا کہ وضو نقصان نہ کرے گا اور غسل

سے ضرر ہوگا تو صرف وضو کے حق میں تیمم جاتا رہا۔ غسل کے حق میں

باقی ہے۔

﴿ موزوں پر مسح ﴾

☆ یاد رہے کہ یہاں موزے سے مراد چمڑے کا موزہ ہے نہ کہ جراب وغیرہ

☆ جو شخص موزہ پہنے ہوئے ہو وہ اگر وضو میں بجائے پاؤں دھونے کے

موزوں پر مسح کرے تو جائز ہے۔

اہم مسئلہ: جس پر غسل فرض ہے وہ موزوں پر مسح نہیں کر سکتا۔

مسح کی شرائط

(نمبر ۱) موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں اس سے زیادہ ہونے کی

ضرورت نہیں اور اگر دو ایک انگل کم ہو جب بھی مسح درست ہے،

ایڑی نہ کھلی ہو۔

(نمبر ۲) پاؤں سے چپٹ ہو کہ اس کو پہن کر آسانی کے ساتھ خوب چل پھر سکیں۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

(نمبر ۳) چڑے کا ہو یا صرف تلا چڑے کا ہو اور باقی حصہ کسی اور دبیز چیز کا جیسے کرچ وغیرہ۔

اہم مسئلہ: ہندوستان میں جو عموماً سوتی یا اونی موزے پہنے جاتے ہیں ان پر مسح جائز نہیں انکو اتار کر پاؤں دھونا فرض ہے

(نمبر ۴) وضو کر کے پہنا ہو یعنی اگر موزہ بے وضو پہنا تھا تو مسح نہیں کر سکتا۔

اہم مسئلہ: تیمم کر کے موزے پہنے گئے تو مسح جائز نہیں۔

(نمبر ۵) نہ حالت جنابت میں پہنا ہونہ بعد پہننے کے جب ہوا ہو۔

(نمبر ۶) مدت کے اندر ہو اور اس کی مدت مقیم کے لئے ایک دن رات ہے اور مسافر کے واسطے تین دن تین رات۔

اہم مسئلہ: موزہ پہننے کے بعد پہلی مرتبہ جو حدث ہوا اس وقت سے اس مدت کا شمار ہوگا مثلاً صبح کے وقت موزہ پہنا اور ظہر کے وقت پہلی بار حدث ہوا تو مقیم دوسرے دن کی ظہر تک مسح کرے اور مسافر چوتھے دن کی ظہر تک۔

(نمبر ۷) کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹا نہ ہو یعنی چلنے میں تین انگل بدن ظاہر نہ ہوتا ہو۔

اہم مسئلہ: موزہ پھٹ گیا یا سیون کھول گئی اور ویسے پہنے رہنے کے حالت میں تین انگل پاؤں ظاہر نہیں ہوتا مگر چلنے میں تین انگل دکھائی دیتا ہے تو مسح جائز نہیں یعنی پھٹے موزہ میں تین انگل سے کم پاؤں کھلے تو مسح جائز ہے اور تین انگل یا اس سے زیادہ کھلے تو جائز نہیں۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نماز کی شرائط

اہم مسئلہ: ٹخنے کے اوپر موزہ چاہے کتنا ہی پھٹا ہو کچھ حرج نہیں مسح ہو سکتا ہے۔
پھٹنے کا اعتبار ٹخنے سے نیچے کے حصوں میں ہے۔

موزہ پر مسح کا طریقہ

موزہ پر مسح کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ تر کر کے داہنے ہاتھ کی تین انگلیاں داہنے پاؤں کے موزہ کی پیٹھ کے سرے پر رکھ کر پنڈلی کی طرف کھینچے کم سے کم تین انگلی کھینچے اور سنت یہ ہے کہ پنڈلی تک پہنچائے اور بائیں ہاتھ سے بائیں پیر پر اسی طرح کرے۔

موزہ پر مسح کے فرائض

موزہ پر مسح کے دو فرض ہیں:-

نمبر (۱) ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا۔

نمبر (۲) مسح موزے کی پیٹھ پر ہونا۔

موزہ پر مسح کی سنتیں

موزہ پر مسح کی تین سنتیں ہیں:-

نمبر (۱) ☆ ہاتھ کی پوری تین انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرنا۔

نمبر (۲) ☆ انگلیوں کو کھینچ کر پنڈلی تک لے جانا۔

نمبر (۳) ☆ مسح کرتے وقت انگلیوں کو کھلی رکھنا۔

اہم مسئلہ: عمامہ برقع نقاب اور دستانہ پر مسح جائز نہیں۔

اہم مسئلہ: انگریزی بوٹ جوتے پر مسح جائز ہے اگر ٹخنے سے چھپے ہوں۔

(بہار شریعت)

نواقض مسح

• موزہ پر مسح جن چیزوں سے ٹوٹتا ہے وہ درج ذیل ہیں:-

(نمبر ۱) جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے مسح بھی جاتا رہتا ہے۔

(نمبر ۲) مسح کی مدت پوری ہو جانے سے مسح جاتا رہتا ہے اور اس صورت میں

صرف پاؤں دھو لینا کافی ہے پھر سے پورا وضو کرنے کی ضرورت نہیں اور بہتر یہ ہے کہ پورا وضو کر لے۔

(نمبر ۳) موزہ اتار دینے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے چاہے ایک ہی اتارا ہو۔

اہم مسئلہ: وضو کی جگہوں میں پھٹن ہو یا پھوڑا یا اور کوئی بیماری ہو اور پانی بہانا

نقصان کرتا ہو یا سخت تکلیف ہوتی ہو تو بھیگا ہاتھ پھیر لینا کافی ہے اور

اگر یہ بھی نقصان کرتا ہو تو اس پر کپڑا ڈال کر کپڑے پر مسح کرے اور جو

یہ بھی مضر ہو تو معاف ہے اور اگر اس میں کوئی دوا بھری تو اس کا نکالنا

ضرور نہیں اس پر سے پانی بہا دینا کافی ہے۔

﴿خواتین کے لیے طہارت کے اہم مسائل﴾

حیض

حیض کی شرعی تعریف:

بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری

یا بچہ ہونے کی وجہ سے نہ ہو اسے حیض کہتے ہیں اور بیماری سے ہو تو استحاضہ اور بچہ

ہونے کے بعد ہو تو نفاس کہتے ہیں۔

حیض کے شرعی مسائل

مسئلہ نمبر ۱:- حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں ہیں۔ یعنی پورے بہتر گھنٹے ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس راتیں ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲:- بہتر گھنٹے سے ذرا بھی پہلے ختم ہو جائے تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ ہاں اگر صبح کو کرن چمکتے ہی شروع ہوا اور تین دن تین راتیں پوری ہو کر کرن چمکنے ہی کے وقت ختم ہوا تو حیض ہے اور اس صورت میں بہتر گھنٹہ پورا ہونا ضروری نہیں البتہ کسی اور وقت شروع ہو تو گھنٹوں ہی سے شمار ہوگا اور چوبیس گھنٹہ کا ایک دن رات لیا جائے گا۔ (بہار شریعت)

مسئلہ نمبر ۳:- دس رات دن سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ اسے آیا ہے تو دس دن تک حیض ہے، بعد کا استحاضہ اور اگر پہلے اسے حیض آچکے ہیں اور عادت دس دن سے کم کی تھی تو عادت سے جتنا زیادہ ہوا، استحاضہ ہے۔ اسے یوں سمجھو کہ پانچ دن کی عادت تھی اب آیا دس دن تو کل حیض ہے اور اور بارہ دن آیا تو پانچ دن حیض کے باقی سات دن استحاضہ کے اور اگر ایک حالت مقرر نہ تھی بلکہ کبھی چار دن آیا کبھی پانچ دن آیا تو پھلی بار جتنے دن آیا اتنے ہی دن حیض کے سمجھے جائیں باقی استحاضہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۴:- یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے جیسی حیض ہو بلکہ اگر بعض وقت آئے جب بھی حیض ہے۔

حیض کب آتا ہے؟

کم سے کم نو برس کی عمر سے حیض شروع ہوگا اور انتہائی عمر حیض آنے کی پچپن سال کی عمر ہے۔ اس عمر والی کو آکسہ اور اس عمر کو سن ایاس کہتے ہیں۔ (عالمگیری)

چند اہم مسائل

مسئلہ نمبر ۱:- نو برس کی عمر سے پہلے جو خون آیا وہ استحاضہ ہے۔ یونہی پچپن سال کی عمر کے بعد جو خون آئے وہ استحاضہ ہے۔ البتہ اگر پچپن برس کی عمر کے بعد خالص خون آئے یا جیسا پہلے آتا تھا اسی رنگ کا آیا تو حیض ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲:- حمل والی کو جو خون آیا استحاضہ ہے۔ یونہی بچہ ہوتے وقت جو خون آیا اور ابھی بچہ آدھے سے زیادہ باہر نہیں نکلا تو وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۳:- دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے یونہی نفاس و حیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۴:- حیض اس وقت شمار کیا جائے گا جب کہ خون فرج خارج میں آ گیا تو اگر کوئی کپڑا رکھ لیا ہے جس کی وجہ سے خون فرج خارج میں نہیں آیا داخل ہی میں رکا رہا تو جب تک کپڑا نہ نکالے گی حیض والی نہ ہوگی، نمازیں پڑھے گی، روزہ رکھے گی۔

حیض کے مختلف رنگ اور متعلقہ مسائل

مسئلہ نمبر ۱: حیض کے چھ رنگ ہیں۔ سیاہ، سرخ، سبز، زرد، گدلا، ٹیلا۔ سفید

رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲:۔ دس دن کے اندر رطوبت میں ذرا بھی میلا پن ہے تو وہ حیض ہے اور اگر

دس دن رات کے بعد بھی میلا پن باقی ہے تو عادت والی کے لئے جو دن

عادت کے ہیں اتنے دن حیض کے اور عادت کے بعد والے استحاضہ اور

اگر کچھ عادت نہیں تو دس دن رات تک حیض باقی استحاضہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۳:۔ جس عورت کو عمر بھر خون آیا ہی نہیں یا مگر تین دن سے کم آیا تو عمر بھر

وہ پاک ہی رہی اور اگر ایک یا تین دن رات خون آیا پھر کبھی نہ آیا

تو وہ فقط تین دن رات حیض کے ہیں۔ باقی ہمیشہ کے لئے پاک۔

﴿ نفاس ﴾

نفاس کی شرعی تعریف

نفاس یعنی وہ خون جو بچہ جننے کے بعد آتا ہے (متون) اس کی کمی کی

جانب کوئی مدت مقرر نہیں۔ آدھے سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن بھی خون آیا

تو نفاس ہے اور زیادہ سے زیادہ نفاس کا زمانہ چالیس دن رات ہے۔

نفاس کے شرعی مسائل

مسئلہ نمبر ۱: نفاس کا شمار اس وقت سے ہو گا جب کہ آدھے سے زیادہ بچہ نکل

آیا۔

تنبیہ: اس بیان میں جہاں بچہ ہونے کا لفظ آئے گا اور اس کا مطلب آدھے سے زیادہ بچہ باہر آ جانا ہے۔

مسئلہ نمبر ۲ کسی کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا تو ان دونوں صورتوں میں چالیس دن رات نفاس ہے۔ باقی استحاضہ اور جو پہلی عادت معلوم ہے تو عادت کے دنوں تک نفاس ہے اور جتنا دن زیادہ آیا وہ استحاضہ ہے جیسے عادت میں دن کی تھی، اس بار پینتالیس دن آیا تو تیس دن نفاس کے اور پندرہ استحاضہ کے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۳: بچہ پیدا ہونے سے پہلے جو خون آیا کچھ بعد کو تو پہلے والا استحاضہ ہے بعد والا نفاس ہے۔ لیکن یہ اس صورت میں ہے جب کوئی عضو بن چکا ہو ورنہ پہلے والا اگر حیض ہو سکتا ہے تو حیض ہے نہیں تو استحاضہ۔

مسئلہ نمبر ۴: چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نفاس ہی ہے۔ اگرچہ پندرہ دن کا فاصلہ ہو جائے۔

مسئلہ نمبر ۵: اس کے رنگ کے بارے میں وہی احکام ہیں جو حیض میں بیان ہوئے۔

حیض و نفاس کے احکام

مسئلہ نمبر ۱: حیض و نفاس کی حالت میں نماز پڑھنا روزہ رکھنا حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۲: ان دنوں میں نمازیں معاف ہیں۔ ان کی قضا بھی نہیں۔ البتہ روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نماز کی شرائط

مسئلہ نمبر ۳:- نماز کے وقت میں وضو کر کے اتنی دیر تک ذکر الہی درود شریف اور دوسرے وظیفے پڑھ لیا کرے جتنی دیر نماز پڑھا کرتی تھی تاکہ عادت رہے۔

مسئلہ نمبر ۴:- حیض و نفاس والی کو قرآن مجید دیکھ کر ہو یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ جلد یا چولی یا حاشیہ کوانگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے، یہ سب حرام ہیں۔ (ہندیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵:- کاغذ کے پرچہ پر کوئی آیت لکھی ہو اس کا چھونا بھی حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۶:- قرآن مجید جزدان میں ہو تو اس جزدان کے چھونے میں حرج نہیں۔ (ہندیہ)

مسئلہ نمبر ۷:- اس حالت میں قرآن مجید اور دینی کتابوں کے چھونے کے سب احکام وہی ہیں جو بے غسل والے کے ہیں جس کا بیان غسل میں گزرا۔

مسئلہ نمبر ۸:- معلمہ کو حیض و نفاس ہو تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھا دے اور حجے کرانے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۹:- اس حالت میں دعائے قنوت پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۰:- قرآن مجید کے علاوہ اور تمام اذکار، کلمہ شریف، درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز ہے بلکہ مستحب ہے۔ وضو یا کلی کر کے پڑھنا بہتر ہے اور ویسے بھی حرج نہیں۔ اور ان کے چھونے میں بھی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۱:- جماع اس حالت میں حرام ہے البتہ لیٹنے بیٹھنے ساتھ کھانے پینے اور بوسہ لینے میں حرج نہیں۔

﴿ استحاضہ ﴾

استحاضہ کی شرعی تعریف

وہ خون جو عورت کے آگے کے مقام سے نکلے اور حیض و نفاس کا نہ ہو وہ

استحاضہ ہے۔

اہم مسائل

مسئلہ نمبر ۱: استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ معاف ہے نہ ایسی عورت سے

جماع حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۲: استحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے

فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی

حالت میں گزر جانے پر اس کو معذور کہا جائے گا۔ ایک وضو سے اس

وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے خون آنے سے اس ایک

پورے وقت کے اندر تک وضو نہ جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۳: اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وضو کر کے

نماز پڑھ لے تو معذور نہیں۔

﴿ معذور ﴾

شرعی معذور کی علامات و مسائل

مسئلہ نمبر ۱: ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہو کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نماز کی شرائط

- وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے یعنی پورے وقت میں اتنی دیر بھی بیماری نہیں رکی کہ وضو کے ساتھ فرض ادا کر سکے۔
- ☆ معذور کا حکم یہ ہے کہ وقت میں وضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نماز چاہے اس وضو سے پڑھے۔
- ☆ اس بیماری سے اس کا وضو نہیں جاتا۔ مثالیں
- ☆ قطرے کی بیماری
- ☆ دست کا آنا
- ☆ ہوا کا خارج ہونا
- ☆ دکھتی آنکھ سے پانی گرنا
- ☆ پھوڑے
- ☆ ناسور سے ہر وقت رطوبت بہنا
- ☆ کان،
- ☆ ناف،
- ☆ پستان سے پانی نکلنا
- ☆ کہ یہ سب بیماریاں وضو توڑنے والی ہیں۔
- ☆ ان میں جب پورا ایک وقت ایسا نزر گیا کہ ہر چند کوشش کی مگر طہار کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا تو عذر ثابت ہو گیا۔
- ☆ جب عذر ثابت ہو گیا تو جب تک ہر نماز کے وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے گی معذور ہی رہے گا۔

مثال سے وضاحت

☆ عورت کو نماز کا ایک پورا وقت ایسا گزر گیا جس میں استحاضہ نے اتنی مہلت نہیں دی کہ طہارت کر کے فرض پڑھ لیتی اور دوسرے وقت میں اتنی مہلت ملتی ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھ لے مگر اب اس دوسری نماز کے وقت میں بھی ایک آدھ دفعہ خون آ جاتا ہے تو اب بھی معذور ہے یعنی عذر ثابت ہونے کے بعد یہ ضروری نہیں ہے کہ آئندہ ہر وقت میں کثرت سے بار بار وضو توڑنے والی چیز پائی جائے، عذر ثابت ہونے کے لئے کثرت و تکرار درکار ہے لیکن اتنی کثرت کی ایک فرض بھی وضو کے ساتھ ادا نہ ہو سکے۔ بعد کی ہر نماز کے وقت میں اتنی کثرت ضروری نہیں بلکہ ایک بار بھی کافی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲: فرض نماز کا وقت گزر جانے سے معذور کا وضو جاتا رہتا ہے جیسے کسی معذور نے عصر کے وقت وضو کیا تھا تو سورج ڈوبتے ہی وضو جاتا رہا۔ اور کسی نے سورج نکلنے کے بعد وضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔

مسئلہ نمبر ۳: معذور کا وضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب سے معذور ہے۔ ہاں اگر کوئی دوسری چیز وضو توڑنے والی پائی گئی تو وضو جاتا رہا۔ مثلاً جس کو قطرے کا مرض ہے ہوا نکلنے سے اس کا وضو جاتا رہے گا اور جس کو ہوا نکلنے کا مرض ہے اس کا قطرہ نکلنے سے وضو جاتا رہے گا۔

مسئلہ نمبر ۴: اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا رہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا۔ تو بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

مسئلہ نمبر 5: معذور کو ایسا عذر ہے جس کے سبب سے کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درہم سے زیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں۔ اسی سے پڑھے اگرچہ جانماز بھی آلودہ ہو جائے کچھ حرج نہیں اور اگر درہم کے برابر ہے اور دھو کر پڑھنے کا موقع ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس نہ ہو جائے گا تو دھونا واجب ہے اور درہم سے کم ہے اور موقع ہے تو دھونا سنت اور اگر موقع نہیں تو ہر صورت میں معاف ہے۔

مسئلہ نمبر 6: کسی زخم سے ایسی رطوبت نکلے کہ بہے نہیں تو نہ اس کی وجہ سے وضو ٹوٹے نہ معذور ہونہ وہ رطوبت ناپاک ہے۔

﴿نجاست کے مسائل﴾

نجس اشیاء کی اقسام

نجس کی دو قسمیں ہیں۔

پہلی قسم

ایسی چیزیں ہیں کہ وہ خود نجس ہیں جن کو ناپاک کی اور نجاست کہتے ہیں جیسے شراب، پاخانہ، گوبر ایسی چیزیں جب تک اپنی اصل حالت کو چھوڑ کر کچھ اور نہ ہو جائیں پاک نہیں ہو سکتیں۔ شراب جب تک شراب ہے نجس ہی رہے گی اور سرکہ ہو

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نماز کی شرائط

جائے تو اب پاک ہے۔ یا اپلا جب تک راکھ نہ ہو جائے ناپاک ہے جب راکھ ہو گیا تو یہ راکھ پاک ہے۔ (مغیہ وغیرہ)

دوسری قسم

ایسی چیزیں ہیں جو خود تو نجس نہیں لیکن نجاست کے لگنے سے ناپاک ہو گئیں جیسے کپڑے پر شراب لگ گئی تو اب کپڑا نجس ہو گیا۔ ایسی چیزوں کے پاک کرنے کے کئی طریقے ہیں۔ بعض چیزیں دھونے سے پاک ہوں گی بعض سوکھنے سے بعض رگڑنے پونچھنے سے بعض جلنے سے پاک ہوں گی بعض دباغت و ذبح سے پاک ہوں گی۔

ایک اہم سوال

کیا پانی کے سوا دوسری مائع اشیاء سے بھی پاکی حاصل کی جاسکتی ہے؟

جواب: یاد رکھیں پاک پانی اور ہر پاک پتلی بہنے والی چیز جس سے نجاست دور ہو سکے اس سے ناپاک چیزوں کو پاک کر سکتے ہیں جیسے سرکہ، گلاب، چائے، کیلے کے درخت کا پانی وغیرہ۔

نجاست پاک کرنے کے متفرق طریقے اور شرعی مسائل

مسئلہ نمبر 1: تھوک سے اگر نجاست دور ہو جائے تو اس سے بھی چیز پاک ہو جائے گی جیسے بچے نے دودھ پی کر پستان پر تے کی پھر کئی بار دودھ پیا یہاں تک کہ تے کا اثر جاتا رہا۔ تو پستان پاک ہو گیا۔ (قاضی خاں وغیرہ)

مسئلہ نمبر 2: شوربا، دودھ، تیل سے دھونے سے پاک نہ ہو گا اس لئے کہ ان سب سے نجاست دور نہ ہوگی۔

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نماز کی شرائط

مسئلہ نمبر ۳: نجاست اگر ولد ار ہے جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ تو دھونے میں کوئی گنتی کی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے۔ اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی بار دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا۔ ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر ۴: اگر نجاست دور ہو گئی مگر اس کا کچھ حصہ اثر یا رنگ یا بو باقی ہے تو اسے بھی دور کرنا لازم ہے۔ ہاں اگر اس کا اثر مشکل سے جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں تین مرتبہ دھولیا پاک ہو گیا۔ صابن یا کھٹائی یا گرم پانی سے دھونے کی ضرورت نہیں۔ (عالمگیری دینہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵: کپڑے یا ہاتھ پر نجس رنگ لگایا ناپاک مہندی لگائی تو اتنی مرتبہ دھوئے کہ صاف پانی گرنے لگے، پاک ہو جائے گا اگرچہ کپڑے یا ہاتھ پر رنگ باقی ہو۔ (عالمگیری دینہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶: زعفران یا کوئی رنگ کپڑا رنگنے کے لئے گھولا تھا۔ اس میں کسی بچے نے پیشاب کر دیا اور کوئی نجاست پڑ گئی تو اس سے اگر کپڑا رنگ لیا تو تین بار دھو ڈالیں، پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۷: کپڑے یا بدن پر ناپاک تیل لگا تھا تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا۔ اگرچہ تیل کی چکنائی موجود ہو، اس تکلف کی ضرورت نہیں کہ صابن یا گرم پانی سے دھوئے لیکن اگر مردار کی چربی لگی تھی تو جب تک اس کی چکنائی نہ جائے، پاک نہ ہوگا۔ (مینہ و بہار)

مسئلہ نمبر ۸: اگر چھری میں خون لگ گیا یا سری میں خون بھر گیا اور اسے آگ میں ڈال

دیا یہاں تک کہ خون جل گیا تو چھری اور سری پاک ہو گئی۔ (مینہ و بزازیہ)
مسئلہ نمبر 9: نجاست اگر پتلی ہے تو تین مرتبہ دھونے اور تین مرتبہ اچھی طرح
نچوڑنے سے پاک ہوگا۔ اچھی طرح نچوڑنے کا یہ مطلب ہے کہ ہر
شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے
کوئی قطرہ نہ ٹپکے۔ اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا
تو پاک نہ ہوگا۔ (عالمگیری و قاضی خاں)

مسئلہ نمبر 10: اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر ابھی ایسا ہے کہ اگر کوئی
دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زیادہ ہے۔ نچوڑے تو وہ ایک بوند
ٹپک سکتی ہے تو اس کے حق میں پاک اور اس دوسرے کے حق میں
ناپاک ہے۔ اس دوسرے کی طاقت کا اعتبار نہیں۔ ہاں اگر یہ دھوتا
اور اتنا ہی نچوڑتا تو پاک نہ ہوتا۔

مسئلہ نمبر 11: پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑ کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور
تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی۔ اور جو
کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بوند ٹپکے تو
کپڑا اور ہاتھ دونوں ناپاک ہیں۔

مسئلہ 12: پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا اور اس کی تری سے کپڑے کا
پاک حصہ بھیگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہو گیا۔ پھر اگر پہلی بار نچوڑنے
کے بعد بھیگا ہے تو اسے دو مرتبہ دھونا چاہیے اور دوسری مرتبہ نچوڑنے
کے بعد ہاتھ کی تری سے بھیگا ہے تو ایک مرتبہ دھویا جائے۔ یونہی
اگر کپڑے سے جو ایک مرتبہ دھو کر نچوڑ لیا گیا ہے کوئی پاک کپڑا
بھیگ جائے تو یہ دوبارہ دھویا جائے اور اگر دوسری مرتبہ نچوڑنے کے

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

بعد اس سے وہ پاک کپڑا بھیگا تو ایک بار دھونے سے پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۱۳: کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر ہر مرتبہ خوب نچوڑ لیا ہے کہ اب نچوڑنے سے نہ ٹپکے گا پھر اس کو لٹکا دیا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے اور اگر خوب نہیں نچوڑا تھا تو یہ پانی ناپاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۴: دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا ایک ہی حکم ہے یعنی ان کا پیشاب کپڑے یا بدن پر لگا تو تین بار دھونا اور نچوڑنا پڑے گا تب پاک ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵: اگر کوئی چیز ایسی ہے جو نچوڑنے کے قابل نہیں جیسے چٹائی، جوتا، برتن وغیرہ اس کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے یونہی دوبار اور دھوئیں، تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا وہ چیز پاک ہو گئی۔ اسی طرح جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب سے نچوڑنے کے قابل نہیں اسے بھی یونہی پاک کیا جائے۔

مسئلہ نمبر ۱۶: اگر ایسی چیز ہو کہ اس میں نجاست جذب نہ ہو جیسے چینی کے برتن یا مٹی کا پرانا استعمالی چکنا برتن یا لوہے تانبے پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں تو اسے فقط تین بار دھولینا کافی ہے۔ اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔

مسئلہ نمبر ۱۷: ناپاک برتن کو مٹی سے مانجھ لینا بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۸: پکایا ہوا چمڑا ناپاک ہو گیا تو اگر اسے نچوڑ سکتے ہیں تو نچوڑیں ورنہ تین مرتبہ دھوئیں اور ہر مرتبہ اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔ (عالمگیری وقاضی خاں)

Click

مسئلہ نمبر ۱۹:- اگر لوہے کی چیز ہے جیسے چھری، چاقو، تلواری وغیرہ جس میں نہ زنگ ہو نہ نقش و نگار ہو۔ اگر وہ نجس ہو جائے تو اچھی طرح پونچھ ڈالنے سے پاک ہو جائے گی اور اس صورت میں نجاست کے دلدار یا پتلی ہونے میں کچھ فرق نہیں۔ یونہی چاندی، سونے، پیتل، گلت اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ بشرطیکہ نقشی نہ ہوں اور اگر نقشی ہوں یا لوہے میں زنگ ہو تو دھونا ضروری ہے۔ پونچھنے سے پاک نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۲۰: آئینہ اور شیشے کی تمام چیزیں اور چینی کے برتن یا مٹی کے روغنی برتن یا پالش کی ہوئی لکڑی غرض وہ تمام چیزیں جن میں مسام نہ ہوں، کپڑے یا پتی سے اس قدر پونچھ لئے جائیں کہ اثر بالکل جاتا رہے تو پاک ہو جاتی ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۱: ناپاک زمین اگر خشک ہو جائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتا رہے تو پاک ہوگئی مگر اس سے تیمم کرنا جائز نہیں۔ نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۲: جو چیز سوکھنے یا رگڑنے وغیرہ سے پاک ہوگئی اس کے بعد بھیگ گئی تو ناپاک نہ ہوگی۔ (بزازیہ)

مسئلہ نمبر ۲۳: یاد رہے: سور کے سوا ہر مردار جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے چاہے اس کو کھاری نمک وغیرہ کسی دوا سے پکی کر لی ہو یا فقط دھوپ یا ہوا یا دھول میں سکھا لیا ہو کہ اس کی تمام تری مٹ کر بدبو جاتی رہی ہو تو دونوں صورتوں میں پاک ہو جائے گی۔ اس پر نماز درست ہے۔ (ہدایہ شرح دقاییہ، عالمگیریہ وغیرہ)

نماز کا کھل انساٹیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

مسئلہ نمبر ۲۴:- سور کے سوا ہر جانور، حلال ہو یا حرام، جب کہ ذبح کے قابل ہو اور

بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا گیا تو اس کا گوشت اور کھال پاک ہے کہ

نمازی کے پاس اگر وہ گوشت ہے یا اس کی کھال پر نماز پڑھی تو

نماز ہو جائے گی مگر حرام جانور ذبح سے حلال نہ ہو جائے گا بلکہ

حرام ہی رہے گا۔ پاک ہونا اور بات ہے، حرام ہونا اور بات

ہے۔ دیکھو مٹی پاک ہے بلکہ پاک کرنے والی ہے لیکن حد ضرر تک

مٹی کھانا حرام ہے۔ (مینہ و ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۵:- شہدنا پاک ہو جائے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس

سے زیادہ پانی اس میں ڈال کر اتنا پکائیں کہ سب پانی جل جائے

اور جتنا شہد تھا اتنا رہ جائے۔ تین مرتبہ اسی طرح پکائیں تو شہد

پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۶:- اسی مذکورہ طریقے سے نجس تیل بھی پاک کر لیں۔ تیل پاک کرنے کا

ایک اور طریقہ یہ بھی ہے کہ جتنا تیل ہو، اتنا ہی اس میں پانی ڈال

کر خوب ہلائیں۔ پھر اوپر سے تیل نکال لیں اور پانی پھینک دیں۔

اس طرح تین بار کریں، تیل پاک ہو جائے گا۔ (مینہ و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷:- اگر گھی نجس ہو جائے تو پگھلا کر انہی طریقوں میں سے کسی طریقہ

سے پاک کر لیں۔

مسئلہ نمبر ۲۸:- جو کپڑا دو تہہ کا ہو، اگر ایک تہہ اس کی نجس ہو جائے تو اگر دونوں ملا

کری لئے گئے ہوں تو دوسری تہہ پر نماز جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۹:- لکڑی کا تختہ ایک رخ سے نجس ہو گیا تو اگر اتنا موٹا ہے کہ موٹائی میں

چر سکے تو الٹ کر اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (مینہ)

مسئلہ نمبر ۳۰:- جو زمین گوبر سے لپی گئی اگرچہ سوکھ گئی ہو اس پر نماز جائز نہیں۔ ہاں اگر سوکھ گئی اور اس پر کوئی موٹا کپڑا بچھا لیا تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۱:- درخت اور گھاس اور دیوار ایسی اینٹ جو زمین میں جڑی ہے یہ سب خشک ہو جانے سے پاک ہو گئے اور اگر اینٹ جڑی ہوئی نہ ہو تو خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی بلکہ دھونا ضروری ہے۔ یونہی درخت یا گھاس سوکھنے سے پہلے کاٹ لیں تو طہارت کے لئے دھونا ضروری ہے۔ (عالمگیری دینہ وغیرہ)



فصل دوم

نماز کی دوسری شرط

﴿ستر عورت (شرمگاہ کا چھپانا)﴾

ستر کی شرعی مقدار اور دیگر شرعی مسائل

عموماً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ نماز کے لئے کم سے کم کتنا بدن ڈھکا رہنا

ضروری ہے؟

ستر کی شرعی مقدار اور مسائل میں نے تفصیلاً درج کر دیے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱: مرد کے لئے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک، عورت

(چھپانے کی چیز) ہے۔ یعنی اتنے بدن کا چھپانا فرض ہے ناف کا

چھپانا فرض نہیں لیکن گھٹنا ڈھکنا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۲: آزاد (آزاد سے مراد جو غلام یا باندی نہ ہو اس کتاب میں جہاں

جہاں آزاد کا لفظ آیا ہے اس سے مراد یہی ہے کہ شرعی طور پر غلام نہ

ہو) عورتوں اور خنثی مشکل کے لئے سارا بدن عورت ہے۔ سوائے

منہ اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں کے سر کے لٹکتے ہوئے بال اور

گردن اور کلاہیاں بھی عورت ہیں۔ ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۳: باندی (غلام عورت) کے لئے سارا پیٹ اور پیٹھ اور دونوں پہلو اور

Click

ناف سے گھٹنوں تک عورت ہے۔

مسئلہ نمبر ۴: جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے ان میں سے کوئی عضو اگر چوتھائی سے کم کھل گیا تو نماز ہو جائے گی اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا اور فوراً چھپا لیا جب بھی نماز ہو گئی اور اگر بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر کھلا رہا یا قصداً کھولا اگرچہ فوراً چھپا لیا، نماز جاتی رہی۔

مرد کے اعضاء عورت (پردہ کے مقام)

مرد کے بدن میں نوجگہیں ایسی ہوتی ہیں جن کا پردہ کرنا ضروری ہے اور ان کا پردہ ہی فطری حسن بھی ہوتا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

- ☆ ذکرئی انیشیں، دونوں مل کر ایک
- ☆ دبر
- ☆ ہر ایک سرین، ایک مستقل عورت ہے
- ☆ ہر ران، علیحدہ علیحدہ ایک عورت ہے
- ☆ ناف کے نیچے سے لے کر عضو تناسل کی جڑ تک اور اس کے سیدھے میں پیٹھ اور دونوں کروٹوں کی جانب سے مل کر ایک عورت ہے۔
- ☆ دبر و انیشیں کے درمیان کی جگہ ایک مستقل عورت ہے۔ یہ جو اعضاء عورت گنائے گئے ہیں ان میں سے ہر ایک ایک عضو ہے یعنی ایک چوتھائی سے کم کھل گیا تو نماز ہو جائے گی۔

دواہم مسائل:

نمبر ۱:- اگر چند اعضاء میں کچھ کچھ کھلا رہا کہ ہر ایک اس عضو کی چوتھائی سے کم ہے مگر مجموعہ ان کا ان کھلے ہوئے اعضاء میں جو سب سے چھوٹا ہے اس کی

چوتھائی کے برابر ہے تو نماز نہ ہوئی مثلاً عورت کے کان کا نواں حصہ اور پنڈلی کا نواں حصہ کھلا رہا تو مجموعہ ان دونوں کا کان کی چوتھائی کے برابر ہے۔ لہذا نماز اس صورت میں نہ ہوگی۔ (عالمگیری ورد المحتار)

نمبر ۲:- نماز شروع کرتے وقت اگر کسی عضو کی چوتھائی کھلی رہی یعنی اسی حالت پر اللہ اکبر کہا تو نماز شروع نہ ہوئی۔

عورت کے اعضائے عورت (پردے کے مقام)

یاد رہے آزاد عورتوں کے لئے علاوہ ان پانچ عضو کے جن کا بیان اوپر گزرا سارا بدن عورت ہے اور ان کا چھپانا ہی فطری حسن ہے۔

اس پردہ میں بدن کے تیس اعضا شامل ہیں۔ ان میں سے جس عضو کی چوتھائی کھل جائے، نماز کا وہی حکم ہے جو اوپر بیان ہوا۔

(۱) سر یعنی ماتھے کے اوپر سے گردن کے شروع تک۔

(۲) بال جو لٹکتے ہوں۔

(۳-۴) دونوں کان۔

(۵) گردن۔

(۶-۷) دونوں شانے۔

(۸-۹) دونوں بازو کہنیوں سمیت۔

(۱۰-۱۱) دونوں کلاسیاں یعنی کہنی کے بعد سے گٹوں کے نیچے تک۔

(۱۲) سینہ یعنی گلے کے جوڑے سے دونوں پستان کے نیچے تک۔

(۱۳-۱۴) دونوں ہاتھ کی پیٹھ۔

(۱۵-۱۶) دونوں پستان۔

- (۱۷) پیٹ یعنی سینہ کی حد جو اوپر ذکر ہوئی۔ اس حد سے لے کر ناف کے نچلے کنارے تک یعنی ناف کا بھی پیٹ میں ہی شمار ہے۔
- (۱۸) پیٹھ یعنی پیچھے کی جانب سینہ کے مقابل سے کمر تک۔
- (۱۹) دونوں شانوں کے بیچ میں جو جگہ ہے، بغل کے نیچے سینہ کی نچلی حد تک۔
- (۲۰-۲۱) دونوں سرین۔
- (۲۲) فرج۔
- (۲۳) دبر۔
- (۲۴-۲۵) دونوں رانیں یعنی ہر ران چڈھے سے گھٹنے تک یعنی گھٹنوں سمیت ایک عضو ہے گھٹنا ایک عضو نہیں۔
- (۲۶) ناف کے نیچے پیڑ اور اس سے ملی جو جگہ ہے اور ان کے مقابل پیٹھ کی طرف سب مل کر ایک عورت ہے۔
- (۲۷-۲۸) دونوں پنڈلیاں ٹخنوں سمیت۔
- (۲۹-۳۰) دونوں تلوے بعض علماء نے ہاتھ کی پیٹھ اور تلوؤں کو عورت میں داخل نہیں کیا۔

پردے کے متعلق چند اہم مسائل

مسئلہ نمبر ۱: عورت کا چہرہ اگر چہ عورت نہیں۔ لیکن غیر محرم (دادا، نانا، چچا، ماموں، رضاعت، یہ کہ مثلاً دودھ شریکی بھائی باپ ہو، مصاہرت یہ کہ سرداماد ہو اور غیر محرم وہ لوگ ہیں جن سے ان تینوں رشتوں میں سے کوئی رشتہ نہ ہو جیسے دیور، جیٹھ، بہنوئی، نندوئی، خالو، پھوپھا اور چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی کے بیٹے وغیرہ۔ غیر محرم سے پردہ واجب ہے۔ محرم و غیر محرم کی تعریف کون لوگ محرم ہیں اور

کون غیر محرم) کے سامنے منہ کھولنا منع ہے یونہی غیر محرم کو اس کا دیکھنا جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲: اگر کسی مرد کے پاس ستر کے لئے جائز کپڑا نہیں اور ریشمی ہے تو فرض ہے کہ اس سے ستر کرے اور اسی میں نماز پڑھے البتہ اور کپڑے ہوئے ہوئے مرد کو ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے اور ریشمی کپڑے میں نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے۔

مسئلہ نمبر ۳: اگر ننگے شخص کو چٹائی یا بچھونا مل جائے تو اسی سے ستر کرے، ننگانہ پڑھے۔ یونہی اگر گھاس یا پتوں سے ستر کر سکتا ہے تو یہی کرے۔ (ہدایہ)

مسئلہ نمبر ۴: کسی کے پاس بالکل کپڑا نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع و سجدہ اشارہ سے کرے چاہے دن ہو یا رات گھر میں ہو یا میدان میں۔ (ہدایہ، درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵: اگر دوسرے کے پاس کپڑا ہے اور غالب گمان ہے کہ مانگنے سے دے دے گا تو مانگنا واجب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶: اگر ناپاک کپڑے کے سوا کوئی اور کپڑا نہیں اور پاک کرنے کی کوئی صورت بھی نہیں تو ناپاک ہی کپڑے سے ستر کرے اور ننگانہ پڑھے۔ (ہدایہ)

مسئلہ نمبر ۷: اگر پورے ستر کے لئے کپڑا نہیں اور اتنا ہے کہ بعض اعضا کا ستر ہو جائے گا تو اس سے ستر واجب ہے اور اس کپڑے سے عورت غلیظہ یعنی آگ چھپھا

چھپائے اور اتنا ہو کہ ایک ہی چھپا سکتا ہے تو ایک ہی کو چھپائے۔

مسئلہ نمبر ۸: اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے چوتھائی ستر کھلتا ہے تو بیٹھ کر پڑھے۔ (درمختار، ردالمحتار)



فصل سوئم

نماز کی تیسری شرط وقت

﴿ نمازوں کے اوقات اور شرعی مسائل ﴾

نماز فجر کا وقت اور اس کے مسائل

شرعی فجر

فجر اسلامی اصطلاح میں صبح صادق سے لے کر سورج کی کرن چمکنے تک کے وقت کو کہا جاتا ہے۔

شرعی صبح صادق

صبح صادق ایک روشنی ہے جو سورج نکلنے سے پہلے سورج کے اوپر آسمان کے پورے کناروں میں دکھائی دیتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ تمام آسمان پر پھیل جاتی ہے اور اجالا ہو جاتا ہے۔ اس روشنی کے ظاہر ہوتے ہی سحری کا وقت ختم اور نماز فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ اس روشنی کے پہلے بیچ آسمان میں ایک لمبی سفیدی پورب سے پچھتم کی طرف اٹھتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ جس کے نیچے سارا افق سیاہ ہوتا ہے۔ صبح صادق اس کے نیچے سے پھوٹ کر اتر دکن دونوں پہلوؤں پر پھیل کر اوپر بڑھتی ہے۔ یہ لمبی سفیدی صبح صادق کی سفیدی میں غائب ہو جاتی ہے۔ اس لمبی سفیدی کو صبح کاذب کہتے ہیں اس سے فجر کا وقت نہیں ہوتا۔ (قاضی خاں دیہار)

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

(نوٹ) صبح صادق کی روشنی میں ان شہروں میں جو ۲۷-۲۸ درجہ یا اس کے قریب عرض بلد پر واقع ہیں (جیسے بریلی، لکھنؤ، کانپور وغیرہ) چھوٹے دنوں میں تقریباً سوا گھنٹہ اور گرمی میں تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ (کچھ کم و بیش) سورج نکلنے سے پہلے ظاہر ہوتی ہے۔

اہم مسئلہ: فجر کی نماز کے لئے تو صبح صادق کی سفیدی جب چمک کر ذرا پھیلنی شروع ہو اس کا اعتبار کیا جائے اور عشاء پڑھنے اور سحری کھانے میں ابتدائے طلوع صبح صادق کا اعتبار کریں یعنی فجر اس وقت پڑھیں جب اچھی طرح روشن ہو جائے اور عشاء اور سحری کا وقت اسی دم ختم سمجھیں جب کہ صبح صادق کی سفیدی ذرا سی بھی شروع ہو۔
(عالمگیری وغیرہ)

نماز ظہر کا وقت اور اس کے مسائل

زوال کی شرعی تعریف

زوال یعنی سورج ڈھلنے سے لے کر اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ سایہ اصلی کے دونا ہو جائے۔ مثلاً ٹھیک دوپہر کو کسی چیز کا سایہ چار انگل تھا اور وہ چیز آٹھ انگل کی ہے تو جب اس چیز کا سایہ کل بیس انگل کا ہو جائے تب ظہر کا وقت ختم ہوگا۔

سایہ اصلی کی شرعی تعریف:

سایہ اصلی وہ سایہ ہے جو ٹھیک دوپہر کے وقت ہوتا ہے جب آفتاب محض نصف النہار پر پہنچتا ہے یعنی ٹھیک بیچ بیچ آسمان پر کہ پورب چچتم کا فاصلہ برابر ہوتا

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

ہے تو یہ ٹھیک دوپہر ہوتی ہے اس جگہ سے ذرا پچھتم کو جھکا اور ظہر کا وقت شروع ہوا۔
(نوٹ) سورج ڈھلنے کی پہچان یہ ہے کہ برابر زمین پر ایک برابر لکڑی
سیدھی اس طرح گاڑیں کہ پورب پچھتم بالکل جھکی نہ ہو جتنا سورج اونچا ہوتا جائیگا اس
لکڑی کا سایہ کم ہوتا جائے گا۔ جب کم ہونا رک جائے تو یہ ٹھیک دوپہر ہے اور یہ سایہ
سایہ اصلی ہے اس کے بعد سایہ بڑھنا شروع ہوگا اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سورج
خط نصف النہار سے جھکا اور یہ ظہر کا وقت جمعہ کا وقت وہی ہے جو ظہر کا وقت ہے۔

نماز عصر کا وقت اور اس کے مسائل

یاد رہے کہ ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور
سورج ڈوبنے تک رہتا ہے۔

(نوٹ) ان شہروں میں عصر کا وقت کم سے کم تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ہوتا ہے اور زیادہ
سے زیادہ دو گھنٹہ (کچھ کم و بیش) جاڑوں میں یعنی نومبر سے فروری کے
تیسرے ہفتہ تک تقریباً پونے چار مہینہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ رہتا ہے اور یہ
قریب قریب سب سے چھوٹا وقت عصر ہے اور اپریل مئی میں تقریباً
پونے دو گھنٹہ (کچھ کم و بیش مختلف تاریخوں میں) اور آخرمئی و جون میں
تقریباً دو گھنٹہ کچھ کم و بیش مختلف تاریخوں میں پھر اگست ستمبر میں تقریباً
پونے دو گھنٹہ اور آخراکتوبر تک ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب آ جاتا ہے

(محبیہ) یہ جو وقت لکھا گیا ہے وہ مختلف شہروں اور مختلف تاریخوں کے لحاظ سے دو
چار چھ منٹ کم و بیش بھی ہوگا۔ یہ ایک موٹا اندازہ کرنے کے لئے لکھ دیا
ہے۔ جن صاحبوں کو ہر مقام اور ہر تاریخ کا صحیح صحیح وقت معلوم کرنا ہو وہ
ہماری الاوقات ملاحظہ فرمائیں۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نماز کی شرائط

نماز مغرب کا وقت اور اس کے مسائل

یاد رہے مغرب کا وقت سورج ڈوبنے کے بعد سے شفق جانے تک ہے۔

شفق کی شرعی تعریف

شفق سے مراد وہ سپیدی ہے جو سرخی جانے کے بعد پچھتم سے صبح صادق کی سپیدی کی طرح اتر کر دکھن پھیلی رہتی ہے (ہدایہ، عالمگیری، حانیہ)۔
(نوٹ) یہ وقت ان شہروں میں کم سے کم سوا گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ گھنٹہ ہوتا ہے تقریباً۔ ہر روز جتنا وقت فجر کا ہوتا ہے، اتنا ہی مغرب کا بھی ہوتا ہے۔

نماز عشاء کا وقت اور اس کے مسائل

شفق کی سپیدی غائب ہونے کے بعد سے لے کر صبح صادق شروع ہونے تک ہے۔ شفق کی سپیدی غائب ہونے کے بعد ایک لمبی پورب پچھتم پھیلی ہوئی سپیدی بھی ہوتی ہے اس کا کچھ اعتبار نہیں وہ مثل صبح کاذب کے ہے۔ اس سے پہلے مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور اس کے ہوتے ہوئے بھی عشاء کا وقت ہو جاتا ہے۔

نماز وتر کا شرعی وقت:

وتر کا وقت وہی ہے جو عشاء کا وقت ہے۔ البتہ عشاء کی نماز سے پہلے نہیں پڑھی جاسکتی کہ ان میں ترتیب فرض ہے۔ اگر قصداً عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے وتر پڑھ لی تو وتر نہ ہوگی۔ عشاء کے بعد پھر پڑھنا ہوگا۔ ہاں اگر بھول کر وتر پڑھ لی یا بعد کو معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز بے وضو پڑھی تھی اور وتر وضو کے ساتھ تو وتر ہوگئی۔ (درمختار، عالمگیری)
اہم مسئلہ: جس خطہ زمین میں جن دنوں میں عشاء کا وقت آتا ہی نہیں تو وہاں ان دنوں میں عشاء اور وتر کی قضا پڑھی جائے۔ (بہار شریعت)

ادائیگی نماز کے مستحب اوقات

مسئلہ نمبر ۱: فجر میں تاخیر مستحب ہے یعنی جب خوب اجالا ہو جائے تب شروع کرے مگر ایسا وقت ہونا مستحب ہے کہ چالیس سے ساٹھ آیت ترتیل کے ساتھ پڑھ سکے اور سلام پھیرنے کے بعد پھر اتنا وقت باقی رہے کہ اگر نماز میں فساد ظاہر ہو تو طہارت کر کے ترتیل سے چالیس سے ساٹھ آیت دوبارہ پڑھ سکے اور اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ آفتاب نکلنے کا شک ہو جائے۔ (قاضی خاں وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲: عورتوں کے لئے ہمیشہ فجر کی نماز اول وقت میں مستحب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں۔ جب جماعت ہو چکے، تب پڑھیں۔

مسئلہ نمبر ۳: جاڑے کی ظہر میں جلدی مستحب ہے، گرمی کے دنوں میں دیر کر کے پڑھنا مستحب ہے۔ خواہ تنہا پڑھے یا جماعت کے ساتھ۔ البتہ اگر گرمیوں میں ظہر کی نماز جماعت اول وقت میں ہوتی ہو تو مستحب وقت کے لئے جماعت چھوڑنا جائز نہیں۔ موسم ربیع جاڑوں کے حکم میں ہے اور خریب گرمیوں کے حکم میں۔ (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴: جمعہ کا مستحب وقت وہی ہے جو ظہر کے لئے مستحب ہے۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۵: عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے مگر نہ اتنی تاخیر کہ خود آفتاب کے گولہ میں زردی آ جائے کہ اس پر بے تکلف بے غبار و بخار نگاہ جمنے لگے۔ دھوپ کی زردی کا اعتبار نہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶: بہتر یہ ہے کہ ظہر مثل اول میں پڑھے اور عصر مثل ثانی کے بعد۔ (غیتہ)

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

- مسئلہ نمبر ۷: تجربہ سے ثابت ہوا کہ قرص آفتاب میں یہ زردی اس وقت آ جاتی ہے جب غروب میں بیس منٹ باقی رہ جاتے ہیں تو اس قدر وقت کراہت ہے یونہی بعد طلوع بیس منٹ کے بعد جواز نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت)
- مسئلہ نمبر ۸: تاخیر سے مراد یہ ہے کہ وقت مستحب کے دو حصے کئے جائیں اور پچھلے حصہ میں نماز ادا کی جائے۔
- مسئلہ نمبر ۹: بدلی کے دن کے سوا مغرب میں ہمیشہ تعجیل مستحب ہے اور دو رکعت سے زائد کی تاخیر مکروہ تنہی اور اگر بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گتے تو مکروہ تحریمی۔ (درمختار، عالمگیری، فتاویٰ رضویہ)
- مسئلہ نمبر ۱۰: عشاء میں تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے اور آدھی رات تک تاخیر مباح۔ یعنی جب کہ آدھی رات ہونے سے پہلے فرض پڑھ چکے اور اتنی تاخیر کہ رات ڈھل گئی مکروہ ہے کہ باعث تسکین جماعت ہے۔ (بحر، درمختار، خانیہ)
- مسئلہ نمبر ۱۱: عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے سونا مکروہ ہے۔
- مسئلہ نمبر ۱۲: عشاء کی نماز کے بعد دنیا کی باتیں کرنا، قصے کہانی کہنا سننا مکروہ ہے۔ ضروری باتیں تلاوت قرآن شریف اور ذکر اور دینی مسائل اور بزرگوں کے قصے اور مہمان سے بات چیت کرنے میں حرج نہیں۔ یونہی صبح صادق سے آفتاب نکلنے تک ذکر الہی کے سوا ہر بات مکروہ ہے۔ (درمختار، رد المحتار)
- مسئلہ نمبر ۱۳: جو شخص اپنے جاگنے پر بھروسہ رکھتا ہو اس کو آخر رات میں وتر پڑھنا مستحب ہے وہ سونے سے پہلے پڑھ لے۔ پھر اگر آخر رات میں

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نماز کی شرائط

آنکھ کھلی تو تہجد پڑھے۔ وتر دوبارہ پڑھنا جائز نہیں۔ (قاضی خاں)
مسئلہ نمبر ۱۴: بدلی کے دن عصر اور عشاء میں تعجیل مستحب ہے اور باقی نمازوں میں تاخیر مستحب ہے۔

ادائیگی نماز کے مکروہ اوقات

طلوع و غروب و نصف النہار (نصف النہار، دوپہر، طلوع، نکلنا، غروب، ڈوبنا) ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں۔ نہ فرض، واجب نہ نفل۔ نہ ادا، نہ قضا۔ نہ سجدہ تلاوت نہ سجدہ سہو۔ البتہ اس روز کی عصر کی نماز اگر نہیں پڑھی تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے مگر اتنی دیر کرنا حرام ہے۔

طلوع کی اصطلاحی تعریف

طلوع سے مراد سورج کا کنارہ نکلنے سے لے کر پورا نکل آنے کے بعد اس وقت تک ہے کہ اس پر آنکھ چندھیانے لگے اور اتنا کل وقت ہیں منٹ ہے۔

نصف النہار اور ضحویٰ کبریٰ کے مسائل

مسئلہ نمبر ۱: نصف النہار سے مراد نصف النہار شرعی سے لے کر نصف النہار حقیقی یعنی سورج ڈھلنے تک ہے جس کو ضحویٰ کبریٰ کہتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲: نصف النہار شرعی معلوم کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ آج جس وقت سے صبح صادق شروع ہوئی اس وقت سے لے کر سورج ڈوبنے تک جتنے گھنٹے ہوں ان کے دو حصہ کرو پہلے حصہ کے ختم پر نصف النہار شرعی شروع ہو جائے گی اور سورج ڈھلتے ہی ختم ہو جائے گی۔ مثلاً آج ۲۰ مارچ کو چھ بجے شام کو سورج ڈوبا اور تقریباً چھ بجے نکلا۔ ۱۲ بجے

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

دن کو ٹھیک دوپہر ہوئی اور ساڑھے چار بجے صبح کو صبح صادق ہوئی تو کل صبح صادق سے سورج ڈوبنے تک ساڑھے تیرہ گھنٹے ہوئے جس کا آدھا پونے سات گھنٹہ ہوا۔ اب صبح صادق کے شروع یعنی ساڑھے چار بجے سے یہ پونے سات گھنٹہ وقت گزرنے دو تو سوا گیارہ بج جائیں گے۔ اب سوا گیارہ بجے نصف النہار شرعی یعنی صبح کبریٰ شروع ہوا اور ٹھیک بارہ بجتے ہی جب سورج پچھم کو ڈھلا ضحویٰ کبریٰ ختم ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آج پون گھنٹہ یعنی سوا گیارہ بجے دن سے بارہ بجے تک نصف النہار شرعی رہا یہ اتنا پون گھنٹہ کا وقت ناجائز وقت ہے۔

(نوٹ): ان شہروں کے لحاظ سے یہ ایک تقریبی مثال ہے۔ مختلف مقامات و مختلف زمانوں میں کم و بیش بھی ہوگا۔ ہر جگہ اور ہر دن کا اسی قاعدے سے ٹھیک ٹھیک ضحویٰ کبریٰ نکالیں۔

مسئلہ نمبر ۳: جنازہ اگر اوقات ممنوعہ میں لایا گیا تو اسی وقت پڑھیں، جب کوئی کراہت نہ ہو۔ کراہت اس صورت میں ہے کہ پیشتر سے تیار موجود ہے اور دیر کی یہاں تک کہ وقت کراہت آ گیا۔ (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ نمبر ۴: ان تینوں وقتوں میں تلاوت قرآن مجید بہتر نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ ذکر و درود شریف میں مشغول رہے۔ (عالمگیری)

نوافل کی ادائیگی کے لیے مارنے اوقات

یاد رہے بارہ وقتوں میں نوافل پڑھنا منع ہے۔ ان اوقات کو تفصیلاً نیچے لکھ

دیا گیا ہے۔

- (۱) صبح صادق سے سورج نکلنے تک کوئی نفل جائز نہیں سوا فجر کی دو رکعت سنت کے۔
- (۲) اپنے مذہب کی جماعت کے لئے اقامت ہوئی تو اقامت سے ختم جماعت تک نفل و سنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ البتہ اگر نماز فجر قائم ہو چکی اور جانتا ہے کہ سنت پڑھے گا جب بھی جماعت مل جائے گی اگرچہ قعدہ میں شرکت ہوگی تو حکم ہے کہ جماعت سے دور الگ فجر کی سنت پڑھ کر جماعت میں شریک ہو جائے اور اگر یہ جانتا ہے کہ سنت پڑھوں گا تو جماعت نہ ملے گی اور سنت کے خیال سے جماعت چھوڑی تو یہ ناجائز اور گناہ ہے اور فجر کے سو باقی نمازوں میں اگرچہ یہ جانے کی سنت پڑھ کے جماعت مل جائے گی، سنت پڑھنا جائز نہیں جب کہ جماعت کے لئے اقامت ہوئی۔

(۳) نماز عصر پڑھنے کے بعد سے آفتاب زرد ہونے تک نفل پڑھنا منع ہے۔

(۴) سورج ڈوبنے سے لے کر مغرب کی فرض پڑھنے تک نفل جائز نہیں۔

(عالمگیری، در مختار)

(۵) جس وقت امام اپنی جگہ سے جمعہ کے خطبہ کے لئے کھڑا ہوا اس وقت سے لے کر فرض جمعہ ختم ہونے تک نفل منع ہے۔

(۶) عین خطبہ کے وقت اگرچہ پہلا ہو یا دوسرا اور جمعہ کا ہو یا عیدین کا خطبہ ہو یا کسوف و استقذار حج و نکاح کا ہو۔ ہر نماز حتیٰ کہ قضا بھی جائز نہیں مگر صاحب ترتیب کے لئے جمعہ کے خطبہ کے وقت قضا کی اجازت ہے۔ (در مختار)

اہم مسئلہ: جمعہ کی سنتیں شروع کر دی تھیں کہ امام خطبہ کے لئے اپنی جگہ سے اٹھا تو چاروں رکعتیں پورا کر لیں۔ (عالمگیری)

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

- (۷) عیدین کی نماز سے پہلے نفل مکروہ ہے چاہے گھر میں پڑھے یا عید گاہ میں یا مسجد میں۔ (عالمگیری، درمختار)
- (۸) عیدین کی نماز کے بعد نفل مکروہ ہے جب کہ عید گاہ یا مسجد میں پڑھے گھر پر پڑھنا مکروہ نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)
- (۹) عرفات میں جو ظہر و عصر ملا کر پڑھتے ہیں ان کے بیچ میں اور بعد میں بھی نفل و سنت مکروہ ہے۔
- (۱۰) مزدلفہ میں جو مغرب و عشاء جمع کئے جاتے ہیں، فقط ان کے بیچ میں نفل و سنت پڑھنا مکروہ ہے۔ بعد میں مکروہ نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)
- (۱۱) فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ سنت فجر و ظہر مکروہ ہے۔
- (۱۲) جس بات سے دل بٹے اور اس کو دور کر سکتا ہو تو اسے بلا دور کئے ہر نماز مکروہ ہے جیسے پیشاب یا پاخانہ یا ریاح کا غلبہ ہو تو ایسی حالت میں نماز مکروہ ہے۔ البتہ اگر وقت جاتا ہو تو پڑھ لے اور ایسی نماز پھر دہرائے۔
- یونہی کھانا سامنے آ گیا اور اس کی خواہش ہو یا اور کوئی ایسی بات ہو جس سے دل کو اطمینان نہ ہو اور خشوع میں فرق آئے تو ایسی صورت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (درمختار و عمیرہ)
- اہم مسئلہ: فجر اور ظہر کے پورے وقت اول سے آخر تک بلا کراہت ہیں یعنی یہ نمازیں اپنے وقت کے جس حصہ میں پڑھی جائیں بالکل مکروہ نہیں۔
- (بحر الرائق، بہار شریعت)

﴿ اذان ﴾

اذان و اقامت احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں

قیامت کے دن مقام مؤذن

عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (مسلم شریف)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مؤذنین کی گردنیں قیامت کے دن سب سے زیادہ دراز ہوں گی۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ ”کنایت ست از بزرگی و گردن فرازی ایساں دران روز (اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۳۱۲) یعنی اس حدیث میں قیامت کے دن مؤذنین کی بزرگی اور اعلیٰ منصب سے کنایہ کیا گیا ہے۔“

دوزخ سے نجات

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْنَى سَبْحِ سِنِينَ مُحْتَسِبًا كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ. (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صرف ثواب کی غرض سے سات برس اذان کہے اس کے لیے دوزخ سے نجات لکھی جاتی ہے۔

اذان اور تکبیر کا فرق

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ إِذَا
أَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ إِذَا نِكَ وَأَقَامَتِكَ
قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْأَكْلُ مِنْ أَكْلِهِ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهِ وَالْمُعْتَصِرُ إِذَا
دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ وَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي (ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب
اذان کہو تو ٹھہر ٹھہر کر کہو اور جب تکبیر کہو تو جلدی جلدی کہو اور اذان و تکبیر کے درمیان اتنا فاصلہ
رکھو کہ فارغ ہو جائے کھانے والا اپنے کھانے سے اور پینے والا اپنے پینے سے اور قضائے حاجت
کرنے والا اپنی حاجت کو رفع کرنے سے اور تا وقتیکہ مجھے دیکھ نہ لو نماز کے لیے نہ کھڑے ہو۔

اذان کا جواب

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَاصٍ قَالَ إِنِّي لِعِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذَا أَدَّنَ مُؤَذِّنُهُ فَقَالَ
مُعَاوِيَةَ كَمَا قَالَ مُؤَذِّنُهُ حَتَّى إِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَلَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَقَالَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ

(احمد، مشکوٰۃ)

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ان کے مؤذن نے
اذان پڑھی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی وہی الفاظ کہے جو مؤذن نے کہے۔ یہاں تک کہ
جب مؤذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا اور جب

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

مؤذن نے حمی علی الفلاح کہا تو حضرت معاویہ نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہا اور اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے وہی کہا جو مؤذن نے کہا پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ اسی طرح فرماتے تھے۔

اذان کا ثواب حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں:

اذان کا ثواب حدیثوں میں بہت آیا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان کہنے میں کتنا ثواب ہے، اس پر آپس میں تلوار چلتی۔ (رواہ احمد)

اہم مسئلہ: اذان شعائر اسلام سے ہے کہ اگر کسی شہر یا گاؤں یا محلہ کے لوگ اذان دینا چھوڑ دیں تو بادشاہ اسلام ان پر جبر کرے اور نہ مانیں تو قتال کرے۔ (قاضی خان)

﴿ اذان کے شرعی مسائل ﴾

اذان کے الفاظ مع طریقہ

خارج مسجد اونچی جگہ قبلہ رخ کھڑے ہو کر کانوں کے سوراخوں میں انگلیاں ڈال کر یا کانوں پر ہاتھ رکھ کر (اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ) کہے یہ دونوں مل کر ایک کلمہ ہوا۔

پھر ذرا ٹھہر کر (اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ) کہے یہ دونوں مل کر ایک کلمہ ہوا۔

پھر دو دفعہ (أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) کہے۔

پھر دو دفعہ (أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ) کہے۔

پھر دائیں طرف منہ پھیر کر دو بار (حَتَّىٰ عَلَى الصَّلَاةِ) کہے۔
پھر بائیں طرف منہ کرے اور (حَتَّىٰ عَلَى الْفَلَاحِ) دو بار کہے۔
پھر قبلہ کو منہ کر لے اور (اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ) کہے یہ بھی ایک کلمہ ہوا۔
پھر ایک بار (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) کہے۔

اذان کے بعد کی دعا:

اذان ختم کرنے کے بعد پہلے درود شریف پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے:-
سننے والے کے لیے بھی یہ ضروری ہے کہ وہ سننے کے بعد پہلے درود شریف
پڑھے پھر مندرجہ ذیل دعا پڑھیں:

اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ اتِّ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيلَةَ وَالْفُضِيلَةَ وَالذَّرَجَةَ الرَّافِعَةَ وَأَبْعَثْهُ مَقَامًا
مَّحْمُودًا نِ الَّذِي وَعَدْتَهُ وَأَرْزُقْنَا شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا
تُخْلِفُ الْمِيعَادَ.

اہم مسئلہ:

فجر کی اذان میں حَتَّىٰ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد دوبارہ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ
النُّومِ بھی کہے کہ مستحب ہے اگر نہ کہا جب بھی اذان ہو جائے گی۔

اذان کے متعلق شرعی مسائل

مسئلہ نمبر ۱: یاد رہے اذان پانچوں وقت کی فرض نماز کے وقت کہنی لازم ہے۔
مسئلہ نمبر ۲: جمعہ کے لیے بھی اذان کہنا لازم ہے۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

مسئلہ نمبر ۳: اس وقت جب جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کی جائیں تو ان کے لئے اذان سنت موكده ہے اور اس کا حکم مثل واجب کے ہے۔

مسئلہ نمبر ۴: یہ بھی یاد رہے کہ اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار ہوں گے۔ (خانہ، ہندیہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵: مسجد میں بلا اذان و اقامت کے جماعت پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶: اگر کوئی شخص گھر میں نماز پڑھے اور اذان نہ کہے تو کراہت نہیں۔ اس لئے کہ وہاں کی مسجد کی اذان اس کے لئے کافی ہے لیکن کہہ لینا مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر ۷: وقت ہونے کے بعد اذان کہی جائے اگر وقت سے پہلے کہی گئی تو وقت ہونے پر پھر کہی جائے۔ (قاضی خاں، شرح وقایہ، عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۸: اذان کا وقت وہی ہے جو نماز کا ہے۔

مسئلہ نمبر ۹: اذان کا مستحب وقت وہی ہے جو نماز کا مستحب وقت ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۰: اگر اول وقت اذان ہوئی اور آخر وقت میں نماز تو بھی سنت اذان ادا ہوگئی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱: فرض نمازوں کے سوا کسی نماز کے لئے اذان نہیں نہ وتر میں، نہ جنازہ میں، نہ عیدین میں، نہ نذر میں، نہ سنن دو اتب میں، نہ تراویح میں، نہ استسقاء میں، نہ چاشت میں، نہ کسوف و خسوف میں، نہ نفل نمازوں میں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۲: عورتوں کو اذان و اقامت کہنا مکروہ تحریمی ہے۔ اگر کہیں گی، گنہگار ہوں گی اور ان کی اذان پھر سے کہی جائے۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

- مسئلہ نمبر ۱۳: عورتیں اپنی نماز ادا پڑھیں یا قضا اس کے لئے اذان و اقامت مکروہ ہے۔ اگرچہ جماعت سے پڑھیں حالانکہ ان کی جماعت خود مکروہ ہے۔ (درمختار وغیرہ)
- مسئلہ نمبر ۱۴: سمجھدار بچہ اور اندھے اور بے وضو کی اذان صحیح ہے۔ (درمختار)
- مسئلہ نمبر ۱۵: مگر بے وضو اذان کہنا مکروہ ہے۔ (مراتی الفلاح)
- مسئلہ نمبر ۱۶: جمعہ کے دن شہر میں ظہر کی نماز کے لئے اذان ناجائز ہے۔ اگرچہ ظہر پڑھنے والے معذور ہوں جن پر جمعہ فرض نہ ہو۔ (درمختار و ردالمحتار)
- مسئلہ نمبر ۱۷: اذان وہ کہے جو نماز کے وقتوں کو پہچانتا ہو۔ اور وقت نہ پہچانتا ہو تو اس ثواب کے لائق نہیں جو مؤذن کے لئے ہے۔ (بزاز، عالمگیری، غنیہ، قاضی خاں)
- مسئلہ نمبر ۱۸: اگر مؤذن ہی امام بھی ہو تو بہتر ہے۔ (عالمگیری)
- مسئلہ نمبر ۱۹: اذان کے بیچ میں بات چیت کرنا منع ہے اگر کچھ بات کی تو پھر سے اذان کہے۔ (صغیری)
- مسئلہ نمبر ۲۰: اذان میں لحن حرام ہے یعنی گانے کے طور پر اذان دینا یا اللہ کے الف کو مد کے ساتھ کہنا یا اکبر کے الف کو کھینچ کر آکبر کہنا یا اکبر کی ب کو کھینچ کر اکبار کر دینا۔ یہ سب حرام ہے۔ البتہ اچھی اور اونچی آواز سے اذان کہنا بہتر ہے۔ (ہندیہ و درمختار و ردالمحتار)
- مسئلہ نمبر ۲۱: اگر اذان آہستہ ہوئی تو پھر اذان کہی جائے اور پہلی جماعت، جماعت اولیٰ نہیں۔ (قاضی خاں)
- مسئلہ نمبر ۲۲: اذان مینارے یہ پر کہی جائے یا خارج مسجد کہی جائے، مسجد میں اذان نہ کہے۔ (غلامہ و عالمگیری و قاضی خاں)

اذان کے جواب

جب اذان سنے تو جواب دینے کا حکم ہے یعنی موذن جو کلمہ کہے اس کے بعد سننے والا بھی وہی کلمہ کہے۔

مگر حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے بلکہ اتنا اور بڑھائے مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاءَ لَمْ يَكُنْ۔ (رد المحتار و عالمگیری)

اور فجر کی اذان میں جب الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ سنے تو اس کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے۔ (رد المحتار و عالمگیری)

﴿ اذان سننے کا ادب ﴾

چار اہم مسائل

مسئلہ نمبر ۱: جب بھی اذان کا جواب دے۔ حیض و نفاس والی عورت پر اور خطبہ سننے والے اور نماز جنازہ پڑھنے والے اور جو جماع میں مشغول ہے یا قضائے حاجت میں ہو ان پر واجب نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲: جب اذان ہو تو اتنی دیر کے لئے سلام کلام اور سلام کا جواب تمام اشغال موقوف کر دے یہاں تک کہ قرآن مجید کی تلاوت میں اذان کی آواز آئے تو تلاوت روک دے اور اذان کو غور سے سنے اور جواب دے اور یہی اقامت میں بھی کرے۔ (رد المحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳: جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس پر معاذ اللہ خاتمہ برا

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

ہونے کا خوف ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۴ راستہ چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو اتنی دیر کھڑا ہو جائے، سنے

اور جواب دے۔ (عالمگیری، بزازیہ)

﴿اقامت﴾

اقامت کے شرعی مسائل و احکام:

اقامت مثل اذان کے ہے یعنی جو احکام اذان کے بیان کئے گئے وہی

سب اقامت کے بھی ہیں۔ البتہ چند باتوں میں فرق ہے۔

مسئلہ نمبر ۱: اقامت میں **حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ** کے بعد **قَامَتِ الصَّلَاةُ** دو بار

کہیں اور اس میں کچھ آواز اونچی ہو مگر اتنی نہیں کہ جتنی اذان میں

ہوتی ہے بلکہ اتنی ہو کہ سب حاضرین تک آواز پہنچ جائے۔

مسئلہ نمبر ۲: اقامت کے کلمات جلد جلد کہیں درمیان میں سکتے نہ کریں نہ کانوں

پر ہاتھ رکھیں نہ کانوں میں انگلیاں ڈالیں۔

مسئلہ نمبر ۳: صبح کی اقامت میں **الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ** نہ کہے۔ اقامت مسجد

کے اندر کہی جائے۔

مسئلہ نمبر ۴: اگر امام نے اقامت کہی تو **قَامَتِ الصَّلَاةُ** کے وقت آگے بڑھ

کر مصلیٰ پر چلا جائے۔ (در مختار و رد المحتار، غنیہ، عالمگیری وغیرہ)۔

مسئلہ نمبر ۵: اقامت میں بھی **حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ** اور **حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ** کے

وقت داہنے بائیں منہ پھیرے (در مختار)۔

مسئلہ نمبر ۶: اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہو کر انتظار کر

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے جب حَتَّى عَلَي الْفَلَاحِ کہا جائے اس وقت کھڑا ہو یونہی جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وہ بھی بیٹھے رہیں جب مکبر حَتَّى عَلَي الْفَلَاحِ پر پہنچے اس وقت انھیں یہی حکم امام کے لئے بھی ہے۔ (عالمگیری)

(نوٹ):- آج کل اکثر جگہ رواج پڑ گیا ہے کہ جب تک امام مصلیٰ پر کھڑا نہ ہو جائے اس وقت تک تکبیر نہیں کہی جاتی۔ یہ خلاف سنت ہے۔

مسئلہ نمبر ۷: اذان کے بیچ میں اور اسی طرح اقامت کے بیچ میں بولنا ناجائز ہے اگر کوئی شخص مؤذن و مکبر کو سلام کرے تو اس کا جواب نہ دیں اور اذان و اقامت کے ختم ہونے کے بعد بھی جواب دینا واجب نہیں۔ (عالمگیری)

﴿ اقامت کے جواب ﴾

آٹھ اہم مسائل

- مسئلہ نمبر ۱: اقامت کا جواب مستحب ہے اس کا جواب بھی اذان کے جواب کی طرح ہے۔ فرق اتنا ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللَّهُ وَأَدَامَهَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ کہے۔ (عالمگیری)
- مسئلہ نمبر ۲: یا یہ کہے اَقَامَهَا اللَّهُ وَأَدَامَهَا وَجَعَلْنَا مِنْ صَالِحِي أَهْلِهَا أَحْيَاءُ أَوْ أَقْوَاتًا۔ (بہار شریعت)
- مسئلہ نمبر ۳: اگر اذان کے وقت جواب نہ دیا تو اگر زیادہ دیر نہ ہوئی ہو تو اب دے لے۔ (در مختار)

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

- مسئلہ نمبر ۴: خطبہ کی اذان کا جواب زبان سے دینا مقتدیوں کو جائز نہیں۔ (در مختار)
- مسئلہ نمبر ۵: اذان و اقامت کے درمیان وقفہ کرنا سنت ہے۔
- مسئلہ نمبر ۶: اذان کہتے ہی اقامت کہہ دینا مکروہ ہے۔
- مسئلہ نمبر ۷: مغرب میں وقفہ تین چھوٹی یا ایک بڑی آیت پڑھنے کے برابر ہو۔
- مسئلہ نمبر ۸: باقی نمازوں میں اذان و اقامت کے درمیان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ جو لوگ جماعت کے پابند ہیں وہ آجائیں مگر اتنا انتظار نہ کیا جائے کہ وقت کراہت آجائے۔

☆.....☆.....☆

فصل چہارم

نماز کی چوتھی شرط

﴿ استقبال قبلہ ﴾

نماز کی چوتھی شرط استقبال قبلہ

یاد رہے نماز کی چوتھی شرط استقبال قبلہ ہے۔ یعنی کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا۔

اہم مسئلہ: نماز اللہ ہی کے لئے پڑھی جائے اور اسی کے لئے سجدہ کیا جائے نہ کہ کعبہ کو۔ اگر معاذ اللہ کسی نے کعبہ کے لئے سجدہ کیا تو حرام و گناہ کبیرہ کیا اور اگر کعبہ کی عبادت کی نیت کی جب تو کھلا کافر ہے۔ اس لئے کہ خدا کے سوا کسی اور کی عبادت کفر ہے۔ (در مختار و اقادات رضویہ)

غیر قبلہ نماز کی ادائیگی کی صورتیں مع شرعی مسائل

مسئلہ نمبر ۱: جو شخص قبلہ کی طرف منہ کرنے سے مجبور ہو تو وہ جس رخ نماز پڑھ سکے، پڑھ لے اور بعد میں نماز دہرانے کی ضرورت نہیں۔ (مینہ)

مسئلہ نمبر ۲: بیمار میں اتنی طاقت نہیں کہ منہ کعبہ شریف کی طرف کر سکے اور وہاں کوئی ایسا نہیں جو اس کا منہ کعبہ کی طرف کرادے تو جس رخ پڑھے

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نماز کی شرائط

نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۳: کسی کے پاس اپنا یا امانت کا مال ہے اور جانتا ہے کہ قبلہ رو ہونے میں چوری ہو جائے گی تو جس طرف چاہے، پڑھے۔

مسئلہ نمبر ۴: شریر جانور پر سوار ہے کہ اترنے نہیں دیتا یا اتر تو جائے گا مگر بے مددگار کے سوار نہ ہونے دے گا یا یہ بوڑھا ہے کہ پھر خود سوار نہ ہو سکے گا اور کوئی ایسا نہیں جو سوار کرادے تو جس رخ بھی نماز پڑھے ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۵: اگر سواری روکنے پر قادر ہے تو روک کر پڑھے اور ممکن ہو تو قبلہ کو منہ کرے ورنہ جیسے بھی ہو سکے پڑھے۔ اگر سواری روکنے میں قافلہ نظر سے چھپ جائے گا تو سواری ٹھہرانا بھی ضروری نہیں چلتے ہی پڑھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶: چلتی کشتی میں نماز پڑھے تو تحریمہ کے وقت قبلہ کو منہ کرے اور جیسے کشتی گھومتی جائے خود بھی قبلہ کو منہ پھیرتا رہے چاہے فرض نماز ہو یا نفل۔ (غنیۃ)

قبلہ معلوم نہ ہونے کی صورت میں احکام

مسئلہ نمبر ۱: اگر قبلہ نہ معلوم ہوا اور کوئی بتانے والا بھی نہ ہو تو سوچے جدھر قبلہ ہونے پر دل جمے اسی طرف نماز پڑھے اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ (مبیہ)

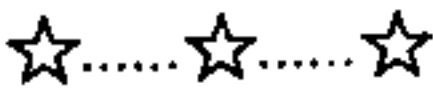
مسئلہ نمبر ۲: تحری کر کے یعنی سوچ کر نماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نماز کی شرائط

نماز نہیں پڑھی تو دہرانے کی ضرورت نہیں، یہ نماز ہوگئی۔ (میہ)
مسئلہ نمبر ۳: تحری کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور درمیان میں اگرچہ سجدہ سہو میں ہو، رائے بدل گئی یا غلطی معلوم ہوئی تو فرض ہے کہ فوراً گھوم جائے اور پہلے جتنی پڑھ چکا ہے اس میں خرابی نہ آئے گی۔ اسی طرح اگر چار رکعتیں چار طرف میں پڑھی، جائز ہے اور اگر فوراً نہ گھوما اور تین بار سبحان اللہ کہنے کے برابر دیر کی تو نماز نہ ہوئی۔
(در مختار و رد المحتار)

مسئلہ نمبر ۴: نماز نے قبلہ سے بلا عذر قصداً سینہ پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا، نماز جاتی رہی اور اگر بلا قصد پھر گیا اور تین تسبیح کا وقفہ نہ ہوا تو نماز ہوگئی۔ (مین و بحر)

مسئلہ نمبر ۵: اگر صرف منہ قبلہ سے پھرا تو واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف کرے نماز نہ جائے گی۔ مگر بلا عذر پھیرنا مکروہ ہے۔ (مین)



فصل پنجم

نماز کی پانچویں شرط نیت کرنا

نیت کی شرعی تعریف

نیت سے مراد دل کا پکا ارادہ ہے محض تصور و خیال کافی نہیں جب تک

ارادہ نہ ہو۔

نیت کے متعلق چار اہم مسائل

مسئلہ نمبر ۱: اگر زبان سے بھی کہہ لے تو اچھا ہے مثلاً یوں کہ نیت کی میں نے دو رکعت فرض فجر کی اللہ تعالیٰ کے سامنے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

مسئلہ نمبر ۲: مقتدی کو اقتداء کی نیت بھی ضروری ہے۔

مسئلہ نمبر ۳: امام نے امام ہونے کی نیت نہ کی جب بھی مقتدیوں کی نماز اس کے پیچھے صحیح ہے لیکن ثواب جماعت نہ پائے گا۔

مسئلہ نمبر ۴: نماز جنازہ کی نیت یہ ہے۔ نیت کی میں نے نماز کی اللہ کیلئے اور درود پاک نبی کریم ﷺ کے لیے اور دعا کی اس میت کیلئے، اللہ اکبر۔

☆.....☆.....☆

فصل ششم

نماز کی چھٹی شرط

﴿ تکبیر تحریمہ ﴾

تکبیر تحریمہ شرعی تعریف

نیت کے فوراً بعد جو اللہ اکبر کہی جاتی ہے اس کو تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔ اس تکبیر کے کہتے ہی نماز شروع ہو جاتی ہے، اور یہ تکبیر کہنا فرض ہے کیونکہ اس کے بغیر نماز شروع نہیں ہوتی۔

اہم مسئلہ:

مقتدی نے امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہہ لی تو جماعت میں شامل نہ ہوا۔

﴿ نماز کا طریقہ آسان انداز میں ﴾

نماز کا طریقہ

اب جب کہ نماز کی چھ شرائط یعنی (طہارت، ستر عورت، وقت، استقبال قبلہ) ان سب کا مخفف ہے طساونت۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نماز کی شرائط

ط	=	سے طہارت
س	=	سے ستر
ا	=	سے استقبالک قبلہ
و	=	وقت
ن	=	نیت
ت	=	تکبیر تحریمہ

نیت اور تکبیر تحریمہ کے مسائل بیان ہو چکے تو نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کیا

جاتا ہے۔

سب سے پہلے با وضو ہو۔

قیام کا طریقہ

- ☆ پھر قبلہ کی طرف منہ کرے۔
- ☆ پھر اس طرح کھڑا ہو کہ دونوں پنوں میں چار انگلیوں (انگلیوں) کا فاصلہ رہے۔
- ☆ پھر دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائے اس طرح کہ انگوٹھے کانوں کی نو سے چھو جائیں اور باقی انگلیاں اپنے حال پر رہیں اس طرح کہ نہ بالکل ملی ہوں اور نہ بہت پھیلی ہوں اور یاد رہے ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور نگاہ سجدہ کی جگہ پر ہو۔
- ☆ پھر جس وقت کی جو نماز پڑھنی ہو دل میں اس کا پکا ارادہ کرے مطلب نیت کرے۔
- ☆ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لا کر ناف کے نیچے باندھ لے اور ہاتھ اس طرح باندھے کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور درمیان کی تینوں انگلیاں بائیں کلائی کی پیٹھ اور انگوٹھا اور چھوٹی انگلی کلائی کے اعلیٰ

Click

بغل میں ہو مطلب اس طرح محسوس ہو کے ان سے کلائی تھامی ہوئی ہے۔

☆ پھر ثناء پڑھے یعنی:-

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ

غَيْرُكَ پھر اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

☆ پھر تعوذ پڑھے یعنی:-

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

☆ پھر تسمیہ پڑھے یعنی:-

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

☆ پھر الحمد پوری پڑھے اور ختم پر آہستہ سے آمین کہے۔

☆ پھر اس کے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھیں یا ایسی ایک آیت پڑھے جو تین آیتوں کے برابر ہو۔

رکوع کا طریقہ

☆ پھر اللہ اکبر کہتا ہو اور رکوع میں اس طرح جائے کہ گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے

اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں اور پیٹھ کھچی

ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو۔ اونچا نیچا نہ ہو اور نظر پاؤں کی طرف ہو

☆ پھر کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہے۔

☆ یاد رہے ایک مرتبہ تسبیح کہنا فرض ہے اور اس سے زیادہ مرتبہ سنت ہے۔

☆ پھر سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتا ہو اسیدھا کھڑا ہو جائے اور جو منفرد یعنی

اکیلا ہو تو اس کے بعد رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہے۔

سجدہ کا طریقہ

- ☆ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے۔
- ☆ پھر ہاتھ۔
- ☆ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے۔
- ☆ پھر سر بھی اس طرح کہ پہلے ناک پھر ماتھا اور یاد رہے کہ ناک کی ہڈی زمین پر جم جائے اور نظر ناک کی طرف رہے اور بازوؤں کو کروٹوں سے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور پاؤں کی سب انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھے اس طرح کہ انگلیوں کا سارا پیٹ زمین پر جما رہے اور ہتھیلیاں کبھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں۔
- ☆ پھر کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہے۔

قعدہ کا طریقہ

- ☆ پھر سر اٹھائے اس طرح کہ پہلے پیشانی۔
- ☆ پھر ناک۔
- ☆ پھر منہ۔
- ☆ پھر ہاتھ۔
- ☆ اور پھر داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بائیں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے۔
- ☆ پھر ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے اور وہ اس طرح کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں اور انگلیوں کا سارا گھٹنے کے پاس ہو۔
- ☆ پھر ذرا ٹھہر کر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے یہ سجدہ بھی پہلے کی طرح کرے۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نمازی کی شرائط

- ☆ پھر سر اٹھائے اور ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے۔
- ☆ یاد رہے کہ اٹھتے وقت بلا عذر ہاتھ زمین پر نہ ٹیکے۔ اس طرح ایک رکعت پوری ہوگی۔

دوسری رکعت کا اہم مسئلہ

- ☆ اب پھر صرف بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر اَلْحَمْدُ اور پھر سورۃ پڑھے اور پہلے کی طرح رکوع اور سجدہ کرے۔

التحیات کا طریقہ

- ☆ پھر جب دوسرے سجدہ سے سر اٹھائے تو داہنا قدم کھڑا کر کے بائیں قدم بچھا کر بیٹھ جائے

- ☆ پھر اس طرح التحیات پڑھے:

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ط السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ط السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ
الصَّالِحِينَ ۝ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ پڑھے۔

- ☆ یاد رہے اس کو تشہد کہتے ہیں۔
- ☆ پھر جب کلمہ لا کے قریب پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ (درمیان) کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھوٹی انگلی اور اس کے پاس والی ہتھیلی سے ملا دے۔
- ☆ پھر جب لفظ لا پر پہنچے تو کلمہ کی انگلی (شہادت والی انگلی) اٹھائے لیکن یاد

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نماز کی شرائط

رکھے ادھر ادھر نہ ہلائے۔

☆ پھر جب الہ کے کلمہ پر پہنچے تو انگلی گرا دے۔

☆ پھر سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لے۔

درود اور سلام کا طریقہ

☆ اب اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہوں تو اٹھ کھڑا ہو اور اسی طرح پڑھے مگر یاد رکھے فرض کی ان رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورۃ ملانا ضروری نہیں۔ اور رہا مسئلہ پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرنی ہو اس میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۝ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۝

☆ پھر یہ والی دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدِي وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

☆ یا اور کوئی دعائے ماثور پڑھے۔

☆ یا پھر یہ دعا پڑھے:

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا..... باب 4: نمازی کی شرائط

رَبَّنَا اِتِّنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

- ☆ اور اس کو بغیر اَللّٰهُمَّ کے نہ پڑھے۔
- ☆ پھر داہنے شانہ (کندھا) کی طرف منہ کر کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے۔
- ☆ پھر اسی طرح بائیں طرف منہ کر کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے۔
- ☆ اس طرح نماز ختم ہوگئی۔

نماز کے بعد دعا کا طریقہ

☆ اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر کوئی دعا مانگے مثلاً

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ وَاَرْحَمِنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

یا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ وَ اِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ
حِیْنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخَلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا
وَ تَعَالَيْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَاَلْکَرَامِ رَبَّنَا اِتِّنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَصَلَّى اللّٰهُ
تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنِ
بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّحِیْمِیْنَ ط (آمِیْنِ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ)

اور منہ پر ہاتھ پھیرے۔

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 4: نماز کی شرائط

(نوٹ): چند اہم مسائل

نمبر 1: نماز کا یہ طریقہ امام یا تنہا مرد کے پڑھنے کا ہے۔

نمبر 2: اور اگر نماز مقتدی ہو یعنی جماعت کے ساتھ امام کے پیچھے پڑھتا ہو تو

قرات نہ کرے یعنی الحمد اور سورۃ نہ پڑھے چاہے امام زور سے قرات کرتا

ہو یا آہستہ۔

نمبر 3: امام کے پیچھے کسی نماز میں قرات جائز نہیں۔

نمبر 4: اگر نماز عورت ہو تو تکبیر تحریمہ کے وقت مونڈھے تک ہاتھ اٹھائے اور

بائیں ہتھیلی سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کے اوپر داہنی ہتھیلی رکھے اور

رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اتنا کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دے، زور نہ دے

اور ہاتھ کی انگلیاں ملی رہیں اور پیٹھ اور پاؤں جھکے رہیں۔ مردوں کی طرح

خوب سیدھی نہ کر دے اور سجدہ میں سمٹ کر سجدہ کرے یعنی بازو کروٹوں سے

ملا دے اور پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا

دے اور دونوں پاؤں پیچھے نکال دے اور قعدہ میں دونوں پاؤں داہنی جانب

نکال دے۔ اور بائیں سرین پر بیٹھے اور ہاتھ بیچ ران پر رکھے۔

نمبر 5: حضرت امام غزالی نے فرمایا کہ جب التحیات پڑھنے بیٹھے تو اپنے دل میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک صورت کو حاضر کرے اور حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال دل میں جما کر کہے السلام علیک ایہا

النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ اور یقین جانے کہ یہ سلام حضور صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کو پہنچتا ہے اور حضور اس کا جواب اس سے بڑھ کر دیتا

ہیں۔ (احیاء العلوم جلد اول) منہ ۱۲

نمبر ۶: سلام میں اکیلا نمازی اپنے داہنے سلام میں ان فرشتوں پر سلام کی نیت رکھے جو داہنی طرف اور بائیں طرف سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں کی نیت کرے اور اگر نمازی امام ہو تو ان سب کے ساتھ داہنے طرف کے مرد مقتدیوں کی بھی نیت کرے اور اسی طرح بائیں سلام میں بائیں طرف کے انہیں سب کی نیت کرے اور اگر مقتدی ہو تو ان سب کے ساتھ امام کو بھی شامل کرے۔ اسی طرف کے سلام میں جس طرف امام پڑھے اور اگر امام سامنے پڑھے تو دونوں سلام امام کو شامل رکھے۔

☆.....☆.....☆

باب 5

ذکر و دعا کا بیان

فصل اوّل

فرض نماز کے بعد ذکر کی شرعی حیثیت

اللہ تعالیٰ نے حضرت انسان کی تخلیق فرمائی تو اس کی جسمانی اور روحانی نشوونما کا بھی بندوبست فرما دیا۔ روحانی نشوونما کیلئے نظام عبادات مقرر فرمایا اور اس کے بعد انسان کو ذکر کی تلقین فرمائی کہ اس دنیا کی مصیبتوں اور پریشانیوں سے بچنے چاہتے ہو تو مجھ خدائے بزرگ و برتر کو یاد کر لیا کرو جو تمہارا خالق و مالک ہے۔ اگر زندگی میں تمہیں ایک راستہ بتا دوں جو تمہارے خزاں رسیدہ باغ کو دوبارہ بہر آشنا کر دے گا، جو تمہارے دلوں کی ویران کھیتوں کو دوبارہ سرسبز و شاداب بنا دے گا، جو تمہارے حزن و الم کو فرحت و سکون کی لذتوں سے بدل دے گا وہ راستہ میرے ذکر کا راستہ ہے۔

الابد کر اللہ تطمئن القلوب (القرآن)

ترجمہ: خبردار اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی دل اطمینان کی دولت حاصل کرتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ کیا اس ذکر کا وقت مقرر ہے، کیا کوئی ایسی قید ہے کہ فلاں وقت ذکر فکر وہ ہے اور فلاں وقت مستحب آئیے دلائل کی روشنی میں جائز

لیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يا ايها الذين امنوا اذكروا الله ذكرا كثيرا. (القرآن)
ایک اور جگہ ارشاد ہے:

فاذا قضيت الصلوة فاذكروا الله قياماً وقعوداً وعلى جنوبكم (القرآن)
ترجمہ: پس جب تم نماز ادا کر چکو تو تم اللہ کا ذکر کرو کھڑے ہو کر۔ بیٹھ کر اور اپنے پہلوؤں پر لیٹے ہوئے۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لم يعذر الله تعالى امداض في ترك ذكره الا المغلوب على عقله
ترجمہ: اللہ تعالیٰ اپنے ذکر کے ترک کرنے پر کسی کو معذور نہیں جانتا مگر جس کی عقل ختم ہو چکی ہو۔
(بجوالہ تفسیر روح المعانی جلد نمبر ۵، ص ۱۳۷، مطبوعہ بیروت)
تفسیر مظہری میں ہے: یعنی

فدوموا على الذكر والتسبيح والتحميد والتحليل والتكبير
وغیر ذالك في جميع الاحوال: عن عائشة قالت كان رسول
الله ﷺ يذكّر الله على كل احيانه

(تفسیر مظہری صفحہ نمبر ۲۲۳ جلد نمبر ۲ مطبوعہ کوئٹہ)

ترجمہ: آیت سے مراد یہ ہے کہ ذکر پر دوام اختیار کرو۔ ہر احوال میں تسبیح، تحمید اور تکبیر اور اس کے علاوہ اذکار کے ساتھ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ ذکر نہ صرف جائز بلکہ مستحب اور مستحسن ہے۔

بعض حضرات نماز کے بعد ذکر کو مکروہ سمجھتے ہیں، ان کے لیے یہ حدیث

طیبہ ہے جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

كان رسول الله ﷺ اذا سلم لا يقعد الا مقدار ما يقول اللهم انت

السلام ومنك السلام تباركت يا ذوالجلال والاكرام (الحديث)

ترجمہ: جب آپ فرض نماز سے سلام پھیرتے تو اللہم انت السلام ومنك السلام

تبارکت يا ذوالجلال والاكرام کی مقدار بیٹھتے۔

اگر کتب حدیث کا عمیق نظر سے مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ حضور علیہ

الصلوة والسلام کے مختلف معمولات رہے ہیں۔ اہل علم کیلئے ضروری ہے کہ وہ

احادیث میں بمطابق مراتب مطابقت کا حسن تلاش کریں اور کسی ایک حدیث طیبہ کو

بنیاد بنا کر مستحبات کو نظر انداز نہ کریں۔ ذکر کے جواز کے بارے چند مزید احادیث

نزد قارئین ہیں:

عن عبد الله بن زبير قال قال رسول الله ﷺ اذا سلم من صلاته

يقول بصوته الا على لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله

الحمد وهو على كل شئ قدير. لا حول ولا قوة الا بالله لا اله الا

الله ولا نعبد الا اياه له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن لا اله الا

الله مخلصين له الدين وله كره الكفرون. (الحديث)

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب نماز سے فارغ ہوتے تو بلند آواز سے کہتے لا اله الا اللہ آخر حدیث تک

مولانا عبدالحق محدث دہلوی اشعة اللمعات میں لکھتے ہیں۔ ایں حدیث

صریح است در جہر بذر کہ آ با آواز بلندی خواند

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 5: ذکر و دعا کا بیان

”یہ حدیث ذکر با کھڑے میں صریح ہے کہ حضور ﷺ بلند آواز سے پڑھتے تھے۔“ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ افضل اخفاء ہے بعض کے نزدیک لیکن حقیقت یہ ہے کہ ”اوقات مختلف است گاہے ذوق حضور در اخفاء است و بدو گاہے درجہ شوق و گرامی افروید جہر بذکر مشروع است“ بلاشبہ مختلف اوقات میں انسان کی کیفیات مختلف ہوتی ہیں۔ کبھی اخفاء میں ذوق و شوق نصیب ہوتا ہے اور کبھی جہر میں لذت نصیب ہوتی ہے۔“ (اشعۃ اللمعات صفحہ ۴۱۹ جلد اول)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان ینصری من صلاتہ

استغفر ثلاث مرات ثم قال اللهم انت السلام ومنک السلام

تبارکت یا ذوالجلال والاکرام

حضور ﷺ جب نماز سے انصراف کا ارادہ فرماتے تو تین مرتبہ استغفار

کرتے پھر کہتے۔

اللهم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذوالجلال

والاکرام ، (ترمذی)

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن وروی انه کان یقول سبحان

ربک رب العزۃ عما یصفون وسلم علی المرسلین والحمد لله

رب العالمین

(ترمذی جلد ۱، صفحہ ۳۹)

اخرجه ابو یعلیٰ بحوالہ تحفۃ الاحوذی صفحہ ۱۷۵ جلد ۲

وقد روى عن النبي ﷺ انه كان يقول بعد التسليم لا اله الا الله وحده لا شريك له الملك وله الحمد يعنى وهميت وهو على كل شئ قدير. اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما صنعت ولا ينفع

ذا ابعد منك الجدد

ترجمہ: روایت کیا جاتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد یہ الفاظ فرماتے۔ لا اله الا الله وحده لا شريك له لے کر آخر تک

(ترمذی صفحہ ۳۹، جلد نمبر ۱ مطبوعہ اسلام آباد)

امام بخاریؒ نے اسی حدیث کو مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت کیا ہے اور ان

الفاظ کچھ اس طرح ہیں:

ان النبي كان يقول في دبر كل صلوة مكتوبة لا اله الا الله..... الخ

ترجمہ: کہ حضور ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتے آخر حدیث تک

(صفحہ نمبر ۱۱، جلد ۱ مطبوعہ اسلام آباد)

یہاں ایک بات قابل غور ہے کہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ ایسی نماز

کے بعد ذکر جائز نہیں جہاں فرض کے بعد سنتیں ہوں۔

ای من الصلوٰۃ المكتوبة التي بعدها سنة

لیکن مرقاۃ میں ہی اسی حدیث کی شرح ملا علی قادری لکھتے ہیں:

كان يقول في دبر كل صلوة مكتوبة

سے مراد ہر فرض نماز ہے اگرچہ اس کے بعد سنتیں ہوں۔

(مرقاۃ جلد نمبر ۲ صفحہ ۳۵۸ مطبوعہ ملتان)

ان تمام احادیث سے پتہ چلا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مختلف

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 5: ذکر و دعا کا بیان

معمولات رہے ہیں کبھی آپ کم ذکر فرماتے ہیں کبھی زیادہ ذکر کا نہ کرنا کہیں نہیں ہے کہ ذکر بعد از صلوٰۃ کو مکروہ یا بدعت کہا جاسکے۔

اخبرنا ابن جریح قال اخبرني عمرو ان ابا معبد مولى ابن عباس اخبره ان ابن عباس اخبره ان رفع الصوت بالذكر حسين ينصرف الناس من المكتوبة كان على عهد النبي ﷺ كنت اعلم اذا

الصرفوا بذالك اذا سمعة

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے غلام ابو معبد کو بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد ہمسایوں میں نماز کے بعد بلند ذکر کرنے کا معمول تھا۔ جب میں اس ذکر کو سنتا تو جان لیتا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نماز سے فارغ ہو گئے ہیں۔

(مسلم شریف صفحہ ۲۱ جلد ۱ بخاری شریف صفحہ ۱۱۶، جلد ۱ اسلام آباد)

اس حدیث کی شرح میں امام نووی لکھتے ہیں:

هذا دلی لما قاله بعض السلف انه يستحب رفع الصوت

بالتكبير والذكر عقب المكتوبة

یہ دلی ہے سلف میں ان لوگوں کیلئے جو فرض نماز کے بعد بلند آواز سے تکبیر اور ذکر کو مستحب سمجھتے ہیں۔

(مسلم مع شرمہ الکامل صفحہ ۲۱۷ جلد ۱)

اس حدیث کی شرح میں اصناف کے بطل جلیل علامہ بدر الدین عینی لکھتے ہیں

استدل به بعض السلف على استحباب رفع الصواب بالتكبير

واذكر عقب الصلوٰۃ المكتوبة

اس حدیث طیبہ سے بعض سلف نے فرض نماز کے بعد تکبیر اور ذکر بلجہر کا

Click

استدلال کیا ہے۔

(عمدہ القاری، جلد 5 صفحہ 197)

امام بیہقی نے ذکر بعد از صلوٰۃ کے استحباب پر بھی احادیث نقل کی ہیں اس سلسلہ میں صرف ایک حدیث ملاحظہ فرمائیں:

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سبح اللہ فی دبر کل صلوٰۃ ثلاثا ولثین وکبر اللہ ثلاثا وثلاثین وحمد اللہ ثلاثا وثلاثین فتلك تسع وتسعون ثم قال تمام المائة لا اله الا اللہ وحده لا شریک له له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر غفرت له خطایاه وان کانت مثل زبر البحر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہا اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہا اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہا یہ ننانوے مرتبہ ہے اور سو کا ہندسہ اس کلمہ سے پورا کیا۔ لا اله الا اللہ وحده لا شریک له، له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر۔ اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں۔ (السنن الکبریٰ صفحہ 187، جلد 2 مطبوعہ دار الفکر)

نماز مغرب کے بارے میں ایک روایت نقل کی جاتی ہے۔

عجلوا الرکعتین بعد المغرب فانہما ترفعان مع المکتوبۃ

مغرب کے بعد دو سنتیں جلدی پڑھو کیونکہ یہ فرض کے ساتھ ہی اٹھائی جاتی ہیں۔

اس حدیث طیبہ سے، مراد مغرب کے بعد سنتوں کی فضیلت بیان کرنا ہے اور ان کی ادائیگی پر ترغیب دلا: ہے نہ کہ یہ مراد ہے کہ مغرب کے فرائض کے فوراً بعد سنتیں پڑھنے کا حکم ہے اسکی وضاحت ایک اور حدیث سے ہوتی ہے جس کو ابو نعیم

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 5: ذکر و دعا کا بیان

اصہبانی نے اپنی کتاب ”کتاب الیوم واللیلۃ“ میں روایت کیا ہے۔

من قال حین ینصرف من صلاة الغداة قبل ان يتكلم لا اله الا الله
وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير
عشر مدات اعطى بهن سبع فصال وكتب له عشر حسنات
ومعى عنه بهن عشر حسنات واطع له بهن عشر درجات وكن
له عدل عشر نسمات وكن له عصمة من الشيطان وحرزا من
المكروه ولا يدحقه في يومه ذلك ذنب الا الشرك بالله ومن

فالهن حین ینصرف من صلوة المغرب اعطى مثل ذلك

جس نے صبح کی نماز کے بعد گفتگو سے پہلے یہ کلمات لا اله الا الله وحده لا شريك له له

الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير دس مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ انکی وجہ سے اسے
دس فضیلتیں عطا کرے گا اس کیلئے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے
جائیں گے اور اس کیلئے دس قیدی آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور شیطان سے اسکی حفاظت ہوگی
اور مکروہ سے بچ جائے گا اور اس دن اس کو کوئی گناہ لاحق نہیں ہوگا، مگر یہ کہ شرک کرے اور جس
نے یہ کلمات مغرب سے اسلام پھیرنے کے بعد کہے اس کو اس کی مثل عطا کیا جائے گا۔

(بحوالہ عمدة القاری جلد ۵ صفحہ ۲۰۷)

اس سے معلوم ہوا کہ اوپر والی حدیث طیبہ میں سنت ادا کرنے کی تاکید کی
گئی ہے کہ فرض کے ساتھ متصل کرنے کی۔

عن ابی امامہ من قرأ اية الكرسي وقل هو الله احد، دبر كل

صلوة مكتوبة لم يمنعه من دخول الجنة الا الموت

حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی اور سورۃ اخلاص

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 5: ذکر و دعا کا بیان

پڑھی اس کے جنت میں داخل ہونے سے صرف موت ہی حائل ہے۔

(بحوالہ عمدہ القاری جلد ۲۰۷۵)

احناف کا مسلک:

صاحب ردالمختار کی روشنی میں احناف کا مسلک بھی وہی ہے جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور احادیث طیبہ میں مختلف اذکار کا جو ذکر ہے اس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اتنی مقدار میں اذکار کرنا اور فرض اور سنت کے درمیان بیٹھنا مکروہ نہیں ہے ردالمختار میں ہے:

ويستحب ان يستغفر ثلاثا ويقرأ آية الكرسي والمعوذات ويسبح
وبحمد ويكبر ثلاثا ولثين ويهلل تمام المائة ويدعو ويختتم

بسبحان ربك

ترجمہ: اور مستحب یہ ہے کہ تین مرتبہ استغفار کہے اور آیت الکرسی اور معوذات (اخلاص، معوذتان) پڑھے اور تسبیح، تمہید اور تکبیر تینتیس مرتبہ پڑھے اور تحلیل کے ساتھ ۱۰۰ کا عدد پورا کرے اور دعائے مانگے اور سبحان ربك الخ کے ساتھ ختم کرے۔

(ردالمختار جلد ۱ صفحہ ۵۳۰)

صاحب نور الايضاح کا قول

نور الايضاح میں ہے:

وعن شمس الائمة العلواني لابس بقراءة الاوراد بين الفريفة والسنة
شمس الائمة علواني کہتے ہیں فرض اور سنت کے درمیان احادیث میں مذکورہ اذکار پڑھنے میں
کوئی حرج نہیں ہے۔

(نور الايضاح صفحہ ۸۰ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

شرح نور الایضاح کی روشنی میں

قال الکمال وهذا هو الذی ثبت عنه صلی اللہ علیہ وسلم من الاذکار الی
توخر عنه السنة ویفصل به بینها و بین الفرائض .

کمال کہتے ہیں، یہ وہ اذکار ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہیں جن سے سنتیں مؤخر
کی جاتی ہیں اور ان سے سنتوں اور فرض کے درمیان فاصلہ کیا جاتا ہے۔

(مراقی الفلاح صفحہ نمبر ۱۱۶ مطبوعہ کوئٹہ)

تمام آئمہ احناف کا اس بات پر اتفاق ہے کہ فرض نماز کے بعد سنتیں
گھروں میں پڑھنا افضل ہے، اب فرض نماز کے بعد گھر جانے تک جو فاصلہ آ رہا
ہے اگر اس میں کوئی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو وہ مکروہ نہیں ہوگا۔

والاحسن فی السنن ادائها فی المنزل الا التراویح

سنتوں میں افضل یہ ہے کہ گھر میں ادا کی جائیں سوائے تراویح کے۔

(تبیین الحقائق جلد ۱ ص ۴۲۹)

وضاحت

احناف جس بات کو وہ سمجھتے ہیں کہ خاص طور پر امام سلام پھیرنے کے بعد
اپنی جگہ نہ بیٹھے کیونکہ اس سے بعد میں آنے والوں کیلئے معاملہ مشتبہ ہو جاتا ہے
کیونکہ ہو سکتا ہے وہ امام کو نماز میں سمجھ کر اس کی اقتدا کرنے لگ جائیں۔ بدائع
الصنائع میں ہے۔

لان المکث یوجب اشتباه الامر علی الداخل فلا یمکت ولكن
یقوم ویبغی عن ذالک المکان واما المامون فبعض مشائخنا قالوا
لا حرج علیهم فی ترک الانتقال لانعدام الاشتباه علی الداخل .

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 5: ذکر و دعا کا بیان

ترجمہ: کیونکہ امام کا بیٹھے رہنا داخل ہونے والے پر معاملے کے مشتبہ ہونے کا موجب بنتا ہے پس وہ نہ بیٹھے بلکہ کھڑا ہو جائے اور اس مکان سے ہٹ جائے۔ جہاں تک مقتدیوں کا تعلق ہے تو ہمارے بعض مشائخ کہتے ہیں کہ ان کے نہ ہٹنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ان کی وجہ سے داخل ہونے والا اشتباہ میں نہیں پڑتا۔

(بدائع الصنائع جلد 1 صفحہ ۳۳۹)

احناف کی کتب میں جہاں فرائض اور سنن کے درمیان فعل اور قعود مکروہ ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد فعل طویل ہے نہ کہ فعل قلی (را۔ بحوالہ فتاویٰ رضویہ جلد ۴) اور آیت الکرسی اور مغرب کے بعد دس مرتبہ کلمہ توحید پڑھنا اسی طرح تسبیح، تمہید اور تکبیر فعل قلیل ہیں نہ کہ فعل طویل جس طرح کہ رد المحتار کی عبارت سے ظاہر ہے اور یہی عبارت نور البیضاء میں بھی ہے۔

(نور الابيضاح صفحہ ۸۰ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

اشعة اللمعات میں ہے:

ترجمہ: یہاں اس بات کا جاننا ضروری ہے کہ تقدیم روایت بعدیت روایت کے منافی نہیں کیونکہ بعض دعاؤں اور اذکار کے بارے میں احادیث موجود ہیں ایک روایت میں ہے کہ نماز فجر اور مغرب کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے جائیں۔

لا اله الا الله وحده لا شريك له، له الملك وله

الحمد وهو على كل شئ قدير.

(اشعة اللمعات صفحہ ۴۱۸، جلد ۱ مطبوعہ سکھر)

اذکار کی حکمت

فرض نماز کے بعد اذکار میں حکمت یہ ہے کہ شیطان جو ہمارا دشمن ہے اور ہر ممکن کوشش کرتا ہے کہ ہمیں راہ راست سے بھٹکا دے، وہ نمازی کے دل میں تکبر

غرور ڈالنے کی کوشش کرتا ہے تو شیطان کے اس مکر سے بچنے کیلئے ضروری ہے کیونکہ بلند آواز سے ذکر کرنے سے شیطان دور بھاگتا ہے اسی لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تین مرتبہ استغفار فرمایا کرتے تھے۔

عن ثوبان کان رسول اللہ ﷺ اذا اراد ان ينصرف من صلاته

استغفر ثلاث مرات

جب حضور ﷺ سلام پھیرنے کا ارادہ فرماتے تو تین مرتبہ استغفار فرماتے۔

(ترمذی شریف، واللہ ورسولہ اعلم بالصواب)

☆.....☆.....☆

فصل دوم

دُعا کی فضیلت احادیث نبویہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں

اللہ عزوجل کے حضور دعا کرنے کی فضیلت کا بیان

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر دیا۔ لہذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جس کو میں ہدایت دوں۔ سو تم مجھ سے ہدایت طلب کرو۔ میں تم کو ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھانا کھلاؤں۔ پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو۔ میں تم کو کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بے لباس ہو سوائے اس کے جس کو میں لباس پہناؤں لہذا تم مجھ سے لباس مانگو۔ میں تم کو لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو بخشا ہوں تم مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تم کو بخش دوں گا۔

(صحیح مسلم، جلد ۴، ص ۱۹۹، رقم ۲۵۷۷)

دعاء میں اصرار کا حکم

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو دعا میں اصرار کرے اور یہ نہ کہے کہ اے اللہ، اگر تیرے پاس ہے تو مجھے دے دے کیونکہ خدا کا کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے۔

(سنن الکبریٰ للنسائی، جلد ۶، ص ۱۵۱، رقم ۵۳۲۰)

نماز کا کھل انسا ئیکلو پیڈیا باب 5: ذکر و دعا کا بیان

دعا، عبادت کا مغز

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے۔

(سنن ترمذی، جلد 5، ص ۴۵۶، رقم ۳۳۷۱)

تقدیر کا بدل

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا کے علاوہ کوئی چیز تقدیر کو بدل نہیں سکتی اور نیکی کے علاوہ کوئی چیز عمر میں اضافہ نہیں کر سکتی۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 5، ص ۲۷۷، رقم ۲۲۳۳۰)

دعا عین عبادت

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عین عبادت ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بطور دلیل) یہ آیت تلاوت فرمائی:-

اور تمہارے رب نے فرمایا ہے کہ تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں ضرور قبول کروں گا بیشک جو لوگ میری بندگی سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

(سنن ابو داؤد، جلد 5، ص ۳۸۳، رقم ۳۲۷۳)

دعا پسند خدا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا سے زیادہ کوئی چیز محترم و مکرم نہیں ہے۔

(صحیح ابن حبان، جلد 3، ص 151، رقم 8۷۰)

حدیث قدسی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور امید رکھے گا جو کچھ بھی تو کرتا رہے میں تجھے بخشتا رہوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں تک پہنچ جائیں پھر بھی تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کے برابر گناہ بھی لے کر میرے پاس آئے پھر مجھے اس حالت میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو یقیناً میں زمین بھر کے برابر تجھے بخشش عطا کروں گا۔

(سنن الدارمی، جلد ۲، ص ۴۱۳، رقم ۲۷۸۸)

صداقتِ قلب ضروری ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعا قبول نہیں فرماتا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد ۲، ص ۱۷۷، رقم ۱۸۱۷)

رحمت و عافیت کا دروازہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس کے لئے دروازہ کھولا گیا اس کے لئے رحمت کا دروازہ کھولا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگی جاتی ہے اس میں سے اسے عافیت (کا سوال) زیادہ پسند ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا دعا اس مصیبت کے لئے بھی نافع ہے جو اتر چکی

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 5: ذکر و دعا کا بیان

ہے اور اس کے لئے بھی جو ابھی تک نہیں اتری۔ پس اے اللہ کے بندو، دعا کو لازم پکڑو۔

(مستدرک للحاکم، جلد ۱، ص ۶۷۵، رقم ۱۸۳۳)

حیا، صفتِ الہی

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حیا دار کریم ہے وہ اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ کوئی شخص اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے تو وہ اسے خالی اور نامراد واپس لوٹا دے۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی، جلد ۲، ص ۲۱۱، رقم ۹۲۶۵)

خوشحالی کے اوقات میں دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ مشکلات اور تکالیف کے وقت اس کی دعا قبول کرے وہ خوشحالی کے اوقات میں زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرے۔

(سنن الکبریٰ للنسائی، جلد ۶، ص ۴۵۰، رقم ۱۱۳۶۳)

مستجاب الدعوات تین اشخاص

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین دعائیں ایسی ہیں کہ جن کی قبولیت میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے۔ باپ کی دعا، مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد ۲، ص ۵۱۷، رقم ۱۰۷۱۹)

گنہگاروں میں سے ایک کی سزا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 5: ذکر و دعا کا بیان

جب کوئی بھی مسلمان دعا کرتا ہے بشرطیکہ جس میں گناہ یا قطع رحمی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور عطا کرتا ہے یا تو اس کی دعا جلدی قبول کر لیتا ہے یا آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ بنا دیتا ہے یا اس سے اس قسم کی کوئی تکلیف دور کر دیتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ پھر تو ہم زیادہ سے زیادہ دعا کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بھی زیادہ سے زیادہ قبول کرتا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، جلد ۶، ص ۲۲، رقم ۲۹۱۷۰)

دشمن سے حفاظت اور رزق میں اضافہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہیں دشمن سے بچائے اور تمہارے رزق میں اضافہ کر دے۔ اللہ تعالیٰ سے دن رات دعا کرتے رہو کیونکہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔

(مسند ابو یعلیٰ، جلد ۳، ص ۳۳۶، رقم ۱۸۲۱)

عبد اور معبود کے تعلق کا حسن

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس خدا کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے اور اللہ اس پر ناراض ہونے کی وجہ سے اس سے منہ موڑ لیتا ہے وہ پھر پکارتا ہے اللہ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے میرے بندے نے میرے سوا کسی اور کو پکارنے سے انکار کر دیا وہ مجھے ہی پکارتا ہے حالانکہ میں نے اس سے منہ موڑ لیا تھا۔ لہذا میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس کی دعا قبول فرمائی۔

(کتاب الدعاء للطبرانی، جلد ۱، ص ۲۸، رقم ۱۸۲۱)

مقبولیت کے اوقات

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا کس وقت کی دعا زیادہ سنی جاتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے آخری حصے میں اور فرض نمازوں کے بعد۔

(مصنف عبدالرزاق، جلد ۲، ص ۲۲۲، رقم ۳۹۴۳)

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا معمول

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیرتے تو اس کے بعد یوں فرماتے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ۔ وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے میں دولت نفع نہیں دے گی۔

(صحیح مسلم، جلد ۱، ص ۲۱۳، رقم ۵۹۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طلب پناہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے اللہ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے:-

”اے اللہ میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ ذلت کی زندگی کی طرف لوٹایا جاؤں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

(صحیح ابن خزیمہ، جلد ۱، ص ۳۶۸، رقم ۷۳۶)

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 5: ذکر و دعا کا بیان

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو نصیحت

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا۔ اے معاذ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگنا ہرگز نہ چھوڑنا:-

اے اللہ اپنے ذکر و شکر اور اچھی طرح عبادت کی ادائیگی میں میری مدد فرما۔

(صحیح ابن حبان، جلد 5، ص 365، رقم 2021)

دیدارِ خدا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات میرا رب میرے پاس نہایت احسن صورت میں آیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا اے محمد! جب آپ نماز ادا کر چکیں تو یہ دعا مانگیں:- ”اے اللہ میں تجھ سے اچھے اعمال کے اپنانے، برے اعمال کو چھوڑنے اور مساکین کی محبت کا پہلا کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو آزمانے کا ارادہ کرے تو مجھے اس سے پہلے ہی اپنے پاس لے۔“

(مسند عبد بن حمید، جلد 1، ص 228، رقم 182)

بعد سلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (حالت نماز میں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہوتا تھا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو فرماتے:-

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 5: ذکر و دعا کا بیان

اے اللہ میری عمر کا آخری حصہ بہترین بنا دے۔ اے میرے
اللہ میرے اعمال کا خاتمہ اپنی رضا پر کر۔ اے اللہ میرے دنوں
میں سے بہترین دن اس کو بنا جس دن میں تیرے ساتھ
ملاقات کروں۔

(المعجم الاوسط للطبرانی، جلد 9، ص 157، رقم 9311)

بعد نماز حضور ﷺ کا معمول

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضور
نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی تو دیکھا کہ آپ ﷺ جب نماز سے فارغ
ہوتے تو میں آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنتا۔

”اے میرے اللہ! میری تمام خطائیں اور گناہ بخش دے۔ اے
میرے اللہ! مجھے (اپنی عبادت و اطاعت کے لئے) ہشاش
بہاش رکھ اور مجھے اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ اور مجھے نیک
اعمال اور اخلاق کی رہنمائی عطا فرما بے شک نیک اعمال اور
اخلاق کی ہدایت تیرے سوا کوئی نہیں دیتا اور برے اعمال اور
اخلاق سے تیرے سوا کوئی نہیں بچاتا۔“

(المستدرک للحاکم، جلد 3، ص 522، رقم 5932)

حضرت داؤد علیہ السلام کا معمول

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ حلفاً بیان فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس نے
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریا کو چیر دیا۔ ہم نے تورات میں دیکھا ہے کہ
حضرت داؤد علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو آپ یوں دعا فرماتے:-

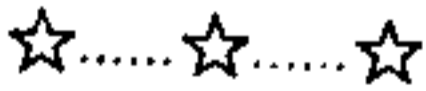
اے اللہ وہ دین جس سے میرا بچاؤ ہے اسے درست فرما دے اور میری دنیا جس میں میرا رزق ہے اس کی اصلاح فرما۔ اے اللہ میں تیرے غضب سے تیری رضامندی کی پناہ طلب کرتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں تو جو کچھ عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے اور مالدار کا مال تیرے نزدیک کسی کام نہ آئے گا۔

(صحیح ابن خزیمہ، جلد ۱، ص ۳۶۶، رقم ۷۳۵)

ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا معمول

ابو زبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ ہر نماز میں سلام پھیرنے کے بعد کہا کرتے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی غالب آنے والا اور قوت رکھنے والا نہیں اور ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے۔ اسی کے لئے تمام نعمتیں ہیں اور اسی کے لئے فضل اور تمام اچھی تعریفیں ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کا دین خالص ہے اگرچہ کافروں کو یہ ناگوار لڑے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، جلد ۶، ص ۳۳، رقم ۲۹۲۶۲)



فصل سوم

چھل رَبَّنَا

کلام پاک میں مختلف جگہ رَبَّنَا آیا ہے۔ انسان اس کو اگر خشوع اور خضوع سے پڑھے تو دل کی ایک عجیب کیفیت محسوس کرے گا۔ اس کے پڑھنے کا سب سے اچھا وقت فجر کے پہلے یا فجر کے بعد ہے۔

وظیفہ پڑھنے سے پہلے یہ درود شریف پڑھا جائے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی، شیطان مردود سے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

۱. رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

اے پروردگار ہمارے! قبول کر ہم سے۔ بے شک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے۔

۲. رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ص

وَإِرْنَا مَنَابِسِكُنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ج إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

اے پروردگار ہمارے! اور کر ہم کو حکم بردار اپنا اور ہماری اولاد میں بھی کر ایک جماعت

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 5: ذکر و دعا کا بیان

فرمانبردار اپنی اور بتلا ہم کو قاعدے حج کرنے کے اور ہم کو معاف کر، بے شک تو ہی ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

۳. رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اے رب ہمارے دے ہم کو دنیا میں خوبی اور آخرت میں خوبی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے

۴. رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَبَّتْ أقدَامُنَا وَأَنْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

اے رب ہمارے ڈال دے ہمارے دلوں میں صبر اور جمائے رکھ ہمارے پاؤں اور مدد کر

ہماری اس کافر قوم پر۔

۵. رَبَّنَا لَا تُوْ أَخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَانَا

اے رب ہمارے نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بھولیں یا چوکیں۔

۶. رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا أَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ۝

اے رب ہمارے اور نہ رکھ ہم پر بوجھ بھاری جیسا رکھا تھا ہم سے اگلے لوگوں پر۔

۷. رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۝ وَاعْفُ عَنَّا رَبَّنَا وَاعْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا

وَارْحَمْنَا ۝ إِنَّكَ أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

اے رب ہمارے اور نہ اٹھوا ہم سے وہ بوجھ کہ جس کی ہم کو طاقت نہیں۔ اور درگزر کر ہم سے۔

اور بخش ہم کو اور رحم کر ہم پر۔ تو ہی ہمارا رب ہے۔ مدد کر ہماری کافروں پر۔

۸. رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ۝

إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ (آل عمران ۳/۸)

اے رب نہ پھیر ہمارے دلوں کو جب تو ہم کو ہدایت کر چکا اور عنایت کر ہم کو اپنے پاس سے

رحمت تو ہی سب کچھ دینے والا ہے۔

۹. رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِعَادَ ﴿۳۰﴾

اے رب تو جمع کرنے والا ہے لوگوں کو ایک دن جس میں کچھ شبہ نہیں۔ بے شک اللہ خلاف نہیں کرتا اپنا وعدہ۔

۱۰. رَبَّنَا إِنَّا أَمْنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۳۱﴾

اے رب ہمارے ہم ایمان لائے ہیں سو بخش دے ہمکو گناہ ہمارے، اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

۱۱. رَبَّنَا أَمَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتَبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ﴿۳۲﴾

اے رب ہم نے یقین کیا اس چیز کا جو تو نے اتاری اور ہم تابع ہوئے رسول کے سو ٹھو لکھ دے ہم کو ماننے والوں میں۔

۱۲. رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿۳۳﴾

اے رب ہمارے بخش ہمارے گناہ اور جو ہم س زیادتی ہوئی ہمارے کام میں اور ثابت رکھ قدم ہمارے اور مدد دے ہم کو قوم کفار پر۔

۱۳. رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۳۴﴾

اے رب ہمارے تو نے یہ بٹ نہیں بتایا تو پاک ہے سب عیبوں سے سو ہم کو بچا دوزخ کے عذاب سے۔

۱۴. رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تَدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْرَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ﴿۳۵﴾

اے رب ہمارے جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا سو اس کو رسوا کر دیا۔ اور نہیں کوئی گنہگاروں کا مددگار۔

۱۵. رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا ﴿۳۶﴾

(۳/۳۶)

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 5: ذکر و دعا کا بیان

اے رب ہمارے ہم نے سنا کہ ایک پکارنے والا پکارتا ہے ایمان لانے کو کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر سو ہم ایمان لے آئے۔

۱۶. رَبَّنَا فَاعْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ۝ (۳/۱۴۳)
اے رب ہمارے اب بخش دے گناہ ہمارے اور دور کر دے ہم سے برائیاں ہماری اور موت دے ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ

۱۷. رَبَّنَا وَإِنَّا مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝
إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝ (۳/۱۴۴)
اے رب ہمارے اور دے ہم کو جو وعدہ کیا تو نے ہم سے اپنے رسولوں کے واسطے اور رسوا نہ کر ہم کو قیامت کے دن۔ بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

۱۸. رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ۝ (۵/۱۴۳)
اے رب ہمارے ہم ایمان لائے۔ سو تو لکھ ہم کو ماننے والوں کے ساتھ۔

۱۹. رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا
وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝ (۵/۱۴۴)
اے رب ہمارے اتار ہم پر خوان بھرا ہوا آسمان سے کہ وہ دن عید ہے ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے واسطے اور نشانی ہو تیری طرف سے اور روزی دے ہم کو اور تو ہی ہے سب سے بہتر روزی دینے والا۔

۲۰. رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ
الْخٰسِرِينَ ۝ (اعراف ۷۲/۷۳)
اے رب ہمارے ظلم کیا ہم نے اپنی جان پر۔ اور اگر تو ہم کو نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور ہو جائیں گے تباہ۔

۲۱. رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ (۷/۴۷)

اے رب ہمارے مت کر ہم کو گنہگار لوگوں کے ساتھ

۲۲. رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ۝ (۷/۸۹)

اے ہمارے رب فیصلہ کر ہم میں اور ہماری قوم میں انصاف کے ساتھ اور تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

۲۳. رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَقَّأْنَا مُسْلِمِينَ ۝ (۷/۱۲۶)

اے ہمارے رب دہانے کھول دے ہم پر صبر کے اور ہم کو مار مسلمان

۲۴. رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ

الْقَوْمِ الْكٰفِرِينَ ۝ (یونس ۱۰/۸۵)

اے رب ہمارے نہ آزما ہم پر زور اس ظالم قوم کا اور چھڑا دے ہم کو مہربانی فرما کر ان کافر لوگوں سے۔ اور چھڑا دے ہم کو مہربانی فرما کر ان کافر لوگوں سے۔

۲۵. رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعَلِنُ ۝ وَمَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۝ (سورہ ابراہیم ۱۴/۳۸)

اے رب ہمارے تو تو جانتا ہے جو کچھ ہم کرتے ہیں چھپا کر اور جو کچھ کرتے ہیں دکھا کر اور مخفی نہیں اللہ پر کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں۔

۲۶. رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ۝ (۱۴/۳۰)

اے رب میرے اور قبول کر میری دعا

۲۷. رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝ (۱۴/۴۱)

اے ہمارے رب بخش مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو جس دن قائم ہو حساب۔

۲۸. رَبَّنَا إِنَّا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةٌ وَهِيَ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشْدًا ۝ (الکھف ۱۸/۱۰)

اے رب دے ہم کو اپنے پاس سے بخشش اور پوری کر دے ہمارے کام کی درستی۔

۲۹. رَبَّنَا إِنَّا نَخَافُ أَنْ يُفْرَطَ عَلَيْنَا أَوْ أَنْ يَطْفِئُ ۝ (سورہ طہ ۳۰/۳۵)

اے رب ہمارے! ہم ڈرتے ہیں کہ بھبک پڑے ہم پر یا جوش میں آ جائے۔

۳۰. رَبَّنَا الَّذِي أَعْطَى كُلَّ شَيْءٍ حَلَقَةً ثُمَّ هَدَى ۝ (۲۰/۵۰)

رب ہمارا وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی صورت عطا کی پھر راہ سجھائی۔

۳۱. رَبَّنَا أَمَّا فَأَغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ۝

(سورہ مومنون ۲۳/۱۰۹)

اے رب ہمارے ہم یقین لائے سو معاف کر ہم کو اور رحم کر ہم پر اور تو سب رحم والوں سے بہتر ہے۔

۳۲. رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۝ (۳۵/۲۱)

انہا ساءت مستقرا ومقاما ۝ (فرقان ۲۱/۲۵)

اے رب ہٹا ہم سے دوزخ کا عذاب۔ بے شک اس کا عذاب چمٹنے والا ہے اور بُری جگہ ہے ٹھہرنے کی اور بُری جگہ ہے رہنے کی۔

۳۳. رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ

إِمَامًا ۝ (۲۹/۷۳)

اے رب دے ہم کو ہماری عورتوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھ کی ٹھنڈک اور کر ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا۔

۳۴. رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ۝ (طہ ۳۵/۳۴)

ہمارا رب بخشنے والا قدر دان ہے۔

۳۵. رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا

وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝ (سورہ مومن ۴۰/۷)

اے پروردگار ہمارے ہر چیز سمائی ہوئی ہے تیری بخشش اور خبر میں، سو معاف کر ان کو جو توبہ کریں اور چلیں تیری راہ پر، اور بچا ان کو آگ کے عذاب سے۔

۳۶. رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنَّاتٍ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ

آبَائِهِمْ وَازْوَاٰجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ ۚ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ ۚ وَذٰلِكَ

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ (سورہ مومن ۴۰/۸، ۹)

اے رب ہمارے اور داخل کر ان کو سدا بننے کے باغوں میں جن کا وعدہ کیا تو نے ان سے اور جو کوئی نیک ہو ان کے باپوں میں اور عورتوں میں اور اولاد میں بے شک تو ہی ہے زبردست حکمت والا۔ اور بچا ان کو برائیوں سے اور جس کو تو بچائے برائیوں سے اُس دن اُس پر مہربانی کی تو نے اور جو ہے یہی ہے بڑا امراد پانی۔

۳۷. رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِآخُوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ

قُلُوْبِنَا غِلًا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ (سورہ حشر ۵۹/۱۰)

اے رب بخش ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے داخل ہوئے ایمان میں اور نہ رکھ ہمارے دلوں میں بے ایمان والوں کا۔ اے رب تو ہی ہے نرمی والا مہربان۔

۳۸. رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَرَبِّكَ اٰبْنَا وَرَبِّكَ الْمَصِيْرُ ۝ (سورہ ممتحنہ ۶۰/۴)

اے رب ہمارے ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع ہوئے اور تیری طرف ہے سب کو پھر آنا۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 5: ذکر و دعا کا بیان

۳۹. رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاعْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ (۲۰/۵)

اے رب ہمارے مت جانچ ہم پر کافروں کو اور ہم کو معاف کر اے رب ہمارے تو ہی ہے
زبردست حکمت والا۔

۴۰. رَبَّنَا آتِنَا نُورَنَا وَاعْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

(بحریم ۲۴/۸)

اے رب ہمارے پوری کر دے ہم کو ہماری روشنی اور معاف کر ہم کو۔ بے شک تو سب کچھ کر
سکتا ہے۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ (۳۷/۱۸۰، ۱۸۱)

پاک ذات ہے تیرے رب کی وہ پروردگار عزت والا پاک ہے اُن باتوں سے جو بیان کرتے
ہیں اور سلام ہے رسولوں پر۔ اور سب خوبی ہے اللہ کو جو رب ہے سارے جہان کا۔

☆.....☆.....☆

باب 6

فرض، واجب، سنت اور مستحب کے احکام

اوپر میں نے نماز کا کامل طریقہ بیان کر دیا ہے لیکن وہاں میں نے فرض، واجب، سنت اور مستحب کو الگ الگ نہیں بیان کیا لہذا یاد رہے کہ اس طریقہ میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ اسکے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں، بعض واجب ہیں کہ اس کو قصداً چھونا گناہ اور نماز کا پھر سے پڑھنا واجب اور بھول کر چھوٹنے سے سجدہ سہو واجب اور بعض سنت موکدہ ہیں کہ جس کو چھوڑنے کی عادت گناہ ہے اور بعض مستحب ہیں کہ جسکا کرنا ثواب اور نہ کرنا گناہ نہیں۔ فرض، واجب، سنت، مستحب یعنی اصطلاحات دین کی تعریفیں جاننا ضروری ہے۔ جو کہ درج ذیل ہیں:

فرض:-

وہ ہے جو شریعت کی یقینی دلیل سے ثابت ہو اس کا کرنا ضروری اور بلا کسی عذر کے اس کو چھوڑنے والا فاسق اور جہنمی اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ جیسے نماز روزہ اور حج و زکوٰۃ وغیرہ۔

فرض کی قسمیں

فرض کی دو قسمیں ہیں:

- ۱- فرض عین
- ۲- فرض کفایہ۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 6: فرض، واجب، سنت اور مستحب کے احکام

فرض عین: وہ ہے جس کا ادا کرنا ہر عاقل و بالغ مسلمان پر ضروری ہے جیسے نماز پنجگانہ وغیرہ۔

فرض کفایہ: وہ ہے جس کا ادا کرنا ہر ایک پر ضروری نہیں بلکہ بعض لوگوں کے ادا کر لینے سے سب کی طرف سے ادا ہو جائے گا اور اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گنہگار ہوں گے جیسے نماز جنازہ وغیرہ۔

واجب:-

واجب وہ ہے جو شریعت کی ظنی دلیل سے ثابت ہو اس کا کرنا ضروری ہے اور اس کو بلا کسی تاویل اور بغیر کسی عذر کے چھوڑ دینے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے لیکن اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں بلکہ گمراہ اور بد مذہب ہے۔

سنت موکدہ:-

سنت موکدہ وہ ہے جس کو حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو البتہ بیان جواز کے لیے چھوڑ بھی دیا ہو اس کو ادا کرنے میں بہت بڑا ثواب اور اس کو کبھی اتنا قیہ طور پر چھوڑ دینے سے اللہ اور رسول ﷺ کا عتاب اور اس کو چھوڑ دینے کی عادت ڈالنے والے پر جہنم کا عذاب ہوگا۔

مثلاً نماز فجر کی دو رکعت سنت اور نماز ظہر کی چار رکعت فرض سے پہلے اور دو رکعت فرض کے بعد سنتیں اور نماز مغرب کی دو رکعت سنت اور نماز عشاء کی دو رکعت سنت ہے۔ یہ نماز پنجگانہ کی بارہ رکعت سنتیں سب سنت موکدہ ہیں۔

سنت غیر موکدہ:-

سنت غیر موکدہ وہ ہے جس کو حضور اقدس ﷺ نے کیا ہو اور بغیر کسی عذر

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا..... باب 6: فرض، واجب، سنت اور مستحب کے احکام

کے کبھی کبھی اس کو چھوڑ بھی دیا ہو اس کو ادا کرنے والا ثواب پائے گا اور اس کو چھوڑنے والا عذاب کا مستحق نہیں۔ مثلاً عصر کے پہلے کی چار رکعت سنت، اور عشاء کی چار رکعت سنت کہ یہ سب سنت غیر موکدہ ہیں سنت غیر موکدہ کو سنت زائدہ بھی کہتے ہیں۔

مستحب:-

ہر وہ کام جو شریعت کی نظر میں پسندیدہ ہو اس کو چھوڑ دینا شریعت کی نظر میں برا بھی نہ ہو خواہ اس کام کو رسول اللہ ﷺ نے کیا ہو یا اس کی ترغیب دی ہو یا علماء صالحین نے اس کو پسند فرمایا ہو اگرچہ حدیثوں میں اس کا ذکر نہ آیا ہو یہ سب مستحب ہیں۔ مستحب کو کرنا ثواب اور اس کو چھوڑ دینے پر نہ کوئی عذاب ہے نہ کوئی عتاب۔ جیسے وضو کرنے میں قبلہ رو ہو کر بیٹھنا، نماز میں بحالت قیام سجدہ گاہ پر نظر رکھنا، خطبہ میں خلفاء راشدین وغیرہ کا ذکر میلاد شریف پیران کبار کے وظائف وغیرہ۔ مستحب کو مندوب بھی کہتے ہیں۔

مباح:-

وہ ہے جس کا کرنا اور چھوڑ دینا دونوں برابر ہو جس کے کرنے میں نہ کوئی ثواب ہو اور چھوڑنے میں نہ کوئی عذاب ہو جیسے لذیذ غذاؤں کا کھانا، اور نفیس کپڑوں کا پہننا وغیرہ۔

حرام:-

حرام وہ ہے جس کا ثبوت یقینی شرعی دلیل ہو اس کا چھوڑنا ضروری اور باعث ثواب ہے اور اس کا ایک مرتبہ بھی قصد کرنے والا فاسق و جہنمی ہے اور گناہ

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا..... باب 6: فرض، واجب، سنت اور مستحب کے احکام

کبیرہ کا مرتکب ہے اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ حرام فرض کا مقابل ہے یعنی فرض کا کرنا ضروری ہے اور حرام کا چھوڑنا ضروری ہے۔ نیز فرض کا انکار اور حرام کا اقرار بھی دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ جیسے نماز کا نہ پڑھنا تو گناہ ہے مگر آج کل جیسے یہ کہا جاتا ہے کہ نماز میں کیا رکھا ہے یا نماز کا کوئی فائدہ نہیں یا نماز پڑھ کے کون سے تیر مار لینے ہیں۔ یہ اور ان جیسے دیگر جملے جن سے فرض کی فرضیت کے انکار کا صراحتاً یا مبہم طور پر انکار نظر آتا ہے نعوذ باللہ من ذالک ایسی باتیں بندے کو دائرہ اسلام سے باہر نکال دیتی ہیں یقیناً یہ تمام باتیں قوتِ ایمانی کی کمزوری اور اسلام کے بنیادی عقائد پر پختگی نہ ہونے کا نتیجہ ہے کیونکہ جب بندہ مومن کے بنیادی عقائد درست ہوں تو اُس کا زاویہ فکر یا کاری یا ظاہری منفعت سے خالی ہوتا ہے بلکہ اُس کی نظر اُس کی فکر اُس کی سوچ اُس کا تدبیر سب کے پیش نظر رضائے الہی ہوتی ہے۔

مکروہ تحریمی:-

مکروہ تحریمی وہ ہے جو شریعت کی ظنی دلیل سے ثابت ہو اس کا چھوڑنا لازم اور باعثِ ثواب ہے اور اس کا ایک مرتبہ بھی قصداً کرنے والا فاسق و جہنمی اور گناہ کبیرہ حرام کے کرنے سے کم ہے چند بار اس کو کر لینا گناہ کبیرہ ہے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ یہ واجب کا مقابل ہے یعنی واجب کو کرنا لازم ہے اور مکروہ تحریمی کو چھوڑنا لازم ہے۔

مکروہ تنزیہی:-

وہ ہے جس کا کرنا شریعت کو پسند نہیں مگر اس کے کرنے والے پر عذاب نہیں ہوگا یہ سنت غیر موکدہ کا مقابل ہے۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا..... باب 6: فرض، واجب، سنت اور مستحب کے احکام

نوٹ: یاد رہے مکروہ کا لفظ کراہت سے نکلا ہے اور کراہت ناپسندیدگی کو کہتے ہیں۔ یقیناً جب کسی کام میں کراہت کے اسباب پائے جائیں تو اُس کام کو کرنے، دیکھنے، سننے یا بہنے میں بھی ظاہری و باطنی اطمینان حاصل نہیں ہوتا۔ بالکل اسی طرح کہ جب ہمارے سامنے کوئی مکروہ کام کیا جاتا ہے تو ہم نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اب ذرا اسی بات کو نماز میں دیکھیں۔ کہ کیا نماز میں مکروہ کام کرنے سے نماز کا حسن قائم رہے گا؟ نماز کے فوائد حاصل ہوں گے؟ نماز کے ظاہری و باطنی اثرات مرتب ہوں گے یقیناً نہیں۔ کیونکہ مکروہ کام کرنے سے نماز کے حسن کی کاملیت ہی ختم ہو جاتی ہے اور وہ نماز تھی عن الفواحشات والمنکر کے مقصد عظیمہ سے خالی ہو جاتی ہے۔ ایسی نماز کو بے روح نماز کہا جاسکتا ہے یا محض فرض کی ادائیگی کہہ سکتے ہیں۔

اساءت :-

اساءت وہ ہے جس کا کرنا برا اور کبھی اتفاقیہ کر لینے والا لائق عتاب اور اس کو کرنے کی عادت بنا لینے والا مستحق عذاب ہے۔
یہ بات یاد رکھیں کہ یہ سنت موکدہ کا مقابل ہے یعنی سنت موکدہ کا کرنا ثواب اور چھوڑنا برا ہے اور اساءت کا چھوڑنا ثواب اور کرنا برا ہے۔

خلاف اولیٰ :-

خلاف اولیٰ وہ ہے جس کو چھوڑ دینا بہتر تھا لیکن اگر کر لیا تو کچھ مضائقہ نہیں یہ مستحب کا مقابل ہے۔



فصل اول

نماز کے فرائض

نماز کے اندر سات فرائض ہیں

- فرض نمبر ۱) تکبیر تحریمہ (تکبیر تحریمہ میں خاص لفظ اللہ اکبر فرض نہیں۔ فرض تو اتنا ہے کہ خالص تعظیم الہی کے الفاظ ہوں مثلاً اللہ اعظم، اللہ الکبیر الرحمان، اکبر کہا جب بھی فرض ادا ہو گیا مگر یہ تبدیلی مکروہ تحریمی ہے) یعنی پہلی اللہ اکبر جس سے نماز شروع ہوتی ہے۔
- فرض نمبر ۲) قیام یعنی اتنی دیر کھڑا رہنا جتنی دیر میں فرض قرآت (قرآت سے مراد قرآن شریف پڑھنا) ادا ہو۔
- فرض نمبر ۳) قرآت یعنی کم سے کم ایک آیت پڑھنا۔
- فرض نمبر ۴) رکوع یعنی اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائیں۔
- فرض نمبر ۵) سجود یعنی ماتھے کا زمین پر جتنا اس طرح کہ کم سے کم پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگا ہو (لہذا اگر اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے یا صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی تو نماز نہ ہوگی)
- فرض نمبر ۶) قعدہ اخیرہ یعنی نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر بیٹھنا کہ پوری التحیات رسولہ تک پڑھی جاسکے۔
- فرض نمبر ۷) خروج بصنعہ یعنی قعدہ اخیرہ کے بعد اپنے ارادہ و عمل سے نماز ختم کر دینا خواہ سلام و کلام سے ہو یا کسی دوسرے عمل سے۔



فصل دوم

نماز کے واجبات

- نمبر ۱:- تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر کہنا
- نمبر ۲:- پوری الحمد للہ پڑھنا۔
- نمبر ۳:- سورۃ یا آیات ملانا، فرض نماز میں دو پہلی رکعتوں میں قرأت کرنا۔
- نمبر ۴:- الحمد اور اس کے ساتھ سورۃ یا آیت ملانا۔
- نمبر ۵:- فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور نفل و وتر اور سنت کی ہر رکعت میں سورۃ یا آیت سے پہلے ایک ہی بار الحمد پڑھنا۔
- نمبر ۶:- الحمد اور سورۃ کے درمیان آمین اور بسم اللہ کے سوا کچھ اور نہ پڑھنا۔
- نمبر ۷:- قرأت ختم کر کے فوراً رکوع کرنا،
- نمبر ۸:- ایک سجدہ کے بعد دوسرا سجدہ ہونا کہ دونوں سجدوں سے بیچ کوئی رکن نہ آنے پائے۔
- نمبر ۹:- تعدیل ارکان یعنی رکوع، سجود، قومہ، جلسہ میں کم سے کم ایک بار سبحان اللہ کے برابر ٹھہرنا
- نمبر ۱۰:- قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہو جانا۔
- نمبر ۱۱:- سجدہ میں ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 6: فرض، واجب، سنت اور مستحب کے احکام

- نمبر ۱۲:- جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا،
- نمبر ۱۳:- قعدہ اولیٰ اگرچہ نماز نفل ہو۔
- نمبر ۱۴:- فرض اور وتر اور سنن رواتب میں قعدہ اولیٰ میں تشہد پر کچھ نہ بڑھانا۔
- نمبر ۱۵:- دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا یونہی جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پورا تشہد واجب ہے۔ ایک لفظ بھی اگر چھوڑے گا تو ترک واجب ہوگا۔
- نمبر ۱۶:- یاد رہے: دونوں سلام میں فقط لفظ السلام واجب ہے۔ علیکم ورحمۃ اللہ واجب نہیں۔
- نمبر ۱۷:- وتر میں دعائے قنوت پڑھنا،
- نمبر ۱۸:- تکبیر قنوت،
- نمبر ۱۹:- عیدین کی چھ تکبیریں،
- نمبر ۲۰:- عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر
- نمبر ۲۱:- رکوع اور اس تکبیر کے لئے لفظ اللہ اکبر ہونا
- نمبر ۲۲:- ہر جہری نماز میں امام کو جہر سے قرأت کرنا
- نمبر ۲۳:- اور غیر جہری میں آہستہ قرأت کرنا۔
- نمبر ۲۴:- ہر فرض و واجب کا اس جگہ پر ادا ہونا ☆ نمبر ۱☆
- نمبر ۲۵:- رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا
- نمبر ۲۶:- تجود کا ہر رکعت میں دو ہی بار ہونا۔
- نمبر ۲۷:- دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا..... باب 6: فرض، واجب، سنت اور مستحب کے احکام

نمبر ۲۸:- چار رکعت والی میں تیسری پر قعدہ نہ ہونا

نمبر ۲۹:- آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدہ تلاوت کرنا۔

نمبر ۳۰:- سہو ہوا ہو تو سجدہ سہو کرنا۔

نمبر ۳۱:- دو فرض یا دو واجب یا واجب و فرض کے درمیان تین بار سبحان اللہ کہنا

کے برابر دیر نہ ہونا۔

نمبر ۳۲:- امام جب قرأت کرے بلند آواز سے ہو یا آہستہ اس وقت مقتدی کا

چپ رہنا۔

نمبر ۳۳:- سوا قرأت کے تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا۔

اہم مسئلہ

فرائض و واجبات کے علاوہ میں نے جو باتیں طریقہ نماز میں ذکر کی ہیں

وہ یا تو سنت ہیں یا پھر مستحب ہیں۔

اور یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ ان کو قصداً نہ چھوڑا جائے اور اگر غلطی

سے چھوٹ جائیں تو نہ سجدہ سہو کرنے کی ضرورت ہے نہ نماز دہرانے کی، البتہ اگر

دہرائے تو یہ بہت اچھا ہے۔

☆.....☆.....☆

فصل سوم

نماز کے مکروہات

مکروہ کی دو قسمیں ہیں
نمبر ۱ مکروہ تحریمی
نمبر ۲ مکروہ تنزیہی

نماز کے مکروہات تحریمی

- (نمبر ۱) کپڑے یا بدن یا داڑھی کے ساتھ کھیلنا مکروہ تحریمی ہے۔
(نمبر ۲) کپڑا سینا جیسے سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھا لینا، اگرچہ گرد سے بچانے کے لئے ہو، مکروہ تحریمی ہے اور بلاوجہ ہو تو اور زیادہ مکروہ ہے۔
(نمبر ۳) کپڑا لٹکانا جیسے سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں، مکروہ تحریمی ہے۔

﴿مکروہات تحریمی کے اہم مسائل﴾

نماز میں کپڑا لٹکانے کے مسائل

مسئلہ نمبر ۱۔ اگر کرتے وغیرہ کی آستین میں ہاتھ نہ ڈالے بلکہ پیٹھ کی طرف پھینک دے تو یہ بھی مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار)

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا..... باب 6: فرض، واجب، سنت اور مستحب کے احکام

مسئلہ نمبر ۲:- کاندھے پر اس طرح رومال ڈالنا کہ ایک کنارہ پیٹ پر لٹکتا ہو اور دوسرا پیٹھ پر، یہ مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ نمبر ۳:- رضائی یا چادر یا شال کے کنارے دونوں مونڈھوں سے لٹکتے ہوں۔ یہ ممنوع و مکروہ تحریمی ہے۔ ہاں اگر ایک کنارہ دوسرے مونڈھے پر ہو اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں۔ (درمختار و رد المحتار)

آستین اوپر کرنا مکروہ

مسئلہ نمبر ۴:- کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہو یا دامن سمیٹے نماز پڑھے، مکروہ تحریمی ہے۔ چاہے پہلے سے چڑھی ہو یا نماز میں چڑھائی۔ (درمختار)

مرد کا جوڑا باندھنا

مسئلہ نمبر ۵:- مرد کو جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر نماز میں جوڑا باندھے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

کنکریاں ہٹانے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۶:- کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے لیکن اگر سنت کے طور پر سجدہ نہ ادا ہوتا ہو تو ایک بار ہٹا سکتا ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب نہ ادا ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے چاہے کئی بار ہٹانا پڑے۔ (درمختار و رد المحتار)

نماز میں انگلی چٹکانے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۷:- انگلیاں چٹکانا انگلیوں کی قینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار وغیرہ)

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 6: فرض، واجب، سنت اور مستحب کے احکام

مسئلہ نمبر ۸:- نماز کے لئے جاتے وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہ ہیں۔

نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۹:- کمر پر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی کمر پر ہاتھ رکھنا نہ چاہیے۔ (درختار)

نماز میں ادھر ادھر دیکھنا

مسئلہ نمبر ۱۰:- ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے چاہے تھوڑا ہی منہ پھرا ہو۔ اگر منہ نہ پھیرے صرف کٹکھیوں سے ادھر ادھر بلا حاجت دیکھے تو کراہت تنزیہی ہے اور نادرا کسی غرض صحیح سے ہو تو اصلاً حرج نہیں۔ آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

تشہد میں بیٹھنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱۱:- تشہد یا سجدوں کے درمیان کتے کی طرح بیٹھنا (یعنی گھٹنوں کو سینہ سے ملا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر چوڑے بل بیٹھنا) مرد کا سجدے میں کلائیوں کو بچھایا کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

کپڑا اوڑھنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱۲:- کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو، مکروہ تحریمی ہے۔ یوں بھی بے ضرورت اس طرح لپٹنا نہ چاہیے اور خطرہ کی جگہ تو سخت ممنوع ہے یونہی ناک منہ چھپانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

Click

بے ضرورت کھانسی اور جمائی کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱۳:- بے ضرورت کھکھار نکالنا قصداً جمائی لینا مکروہ تحریمی ہے۔ اگر جمائی خود آئے تو حرج نہیں مگر روکنا مستحب ہے۔ اگر روکے سے نہ رکے تو ہونٹ دانتوں سے دبائے اور اس پر بھی نہ رکے تو ہاتھ منہ پر رکھ لے۔ قیام میں داہنا ہاتھ رکھے اور باقی حالتوں میں بایاں۔

مختصر لباس میں نماز

مسئلہ نمبر ۱۴:- صرف پائجامہ یا تہبند پہن کر نماز پڑھی اور کرتہ یا چادر موجود ہے تو نماز مکروہ تحریمی ہے اور جو دوسرا کپڑا نہیں تو معاف ہے۔

انتظار یا دکھاوے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱۵:- کسی آنے والی کی خاطر نماز کو طول دینا مکروہ تحریمی ہے اور اگر جماعت پا جانے کے خیال سے ایک دو تسبیح کے برابر طول دیا تو کراہت نہیں۔ (عالمگیری)

قبر کے سامنے نماز پڑھنا

مسئلہ نمبر ۱۶:- قبر کا سامنے ہونا جب کہ کوئی چیز بیچ میں حائل نہ ہو تو وہ مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

غیر کی زمین میں نماز پڑھنے کے مسائل

مسئلہ نمبر ۱۷:- زمین مبعوض یا پرانے کھیت میں جس میں زراعت موجود ہے یا جتنے کھیت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 6: فرض، واجب، سنت اور مستحب کے احکام

مسئلہ نمبر ۱۸:- مقبرہ میں جو جگہ نماز کے لئے مقرر ہو اور اس جگہ میں قبر نہ ہو تو وہاں نماز پڑھنے میں حرج نہیں۔ کراہت اس وقت ہے کہ قبر سامنے ہو اور نمازی اور قبر کے درمیان کوئی چیز بقدر سترہ حائل نہ ہو۔ ورنہ اگر قبر داہنے یا بائیں یا پیچھے ہو یا سترہ کے برابر کوئی چیز حائل ہو تو کچھ بھی کراہت نہیں۔ (عالمگیری، غنیہ، قاضی خاں)

کفار کے عبادت خانوں میں جانے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱۹:- کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے کہ وہ شیاطین کی جگہ ہے۔ بلکہ ان میں جانا بھی منع ہے۔

الٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۲۰:- الٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے یونہی انگرکھے کے بندنہ باندھنا اور اچکن شیروانی وغیرہ کے بٹن نہ لگنا اگر اس کے نیچے کرتہ وغیرہ نہیں اور سینہ کھلا رہا تو مکروہ تحریمی ہے اور اگر نیچے کرتہ وغیرہ ہے تو مکروہ تنزیہی ہے۔ (بہار شریعت)

﴿ مکروہات تنزیہی کے اہم مسائل ﴾

مکروہ تنزیہی کی تعریف

”مکروہ تنزیہی جس کا کرنا شرع کو پسند نہیں لیکن کرنے پر سزا و عذاب بھی نہیں۔“

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 6: فرض، واجب، سنت اور مستحب کے احکام

مسئلہ نمبر ۱:- سجدہ یا رکوع میں بلا ضرورت تین تسبیح سے کم کہنا مکروہ تزیہی ہے۔ البتہ اگر وقت تنگ ہو یا ریل چلے جانے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲:- کام کاج کے کپڑوں سے نماز پڑھنا مکروہ تزیہی ہے جب کہ اور کپڑے ہوں ورنہ کراہت نہیں۔

ننگے سر نماز پڑھنے کے مسائل

مسئلہ نمبر ۳:- سستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی سے بوجھ معلوم ہوتا ہے یا گرمی معلوم ہوتی ہے۔ اس وجہ سے ننگے سر پڑھنا ہے تو یہ مکروہ تزیہی ہے اور اگر نماز کو حقیر خیال کر کے ننگے سر پڑھے مثلاً یہ سوچے کہ نماز کوئی مہتمم بالشان چیز نہیں جس کے لئے ٹوپی عمامہ پہنا جائے تو یہ کفر ہے۔ اور اگر خشوع و خضوع کے لئے ننگے سر پڑھے تو مستحب ہے۔ (درمختار، ردالمحتار، بہار)

نماز میں ٹوپی گر جائے تو کیا کرے؟

مسئلہ نمبر ۴:- نماز میں ٹوپی گر پڑی، ٹوپی اٹھالینا افضل ہے جب کہ عمل کثیر سے نہ ہو۔ ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی اور بار بار اٹھانی پڑے تو چھوڑ دے اور نہ اٹھالینے سے خضوع مقصود ہو تو نہ اٹھانا افضل ہے۔

(درمختار، ردالمختار)

ماتھے سے مٹی وغیرہ اتارنا

مسئلہ نمبر ۵:- ماتھے سے خاک یا گھاس چھڑانا مکروہ ہے جب کہ نماز میں تشویش نہ ہو اور تکبر کی وجہ سے چھڑا رہا ہو تو مکروہ تحریمی ہے اور اگر تکلیف دہ

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 6: فرض، واجب، سنت اور مستحب کے احکام

ہوں یا خیال بٹتا ہو تو حرج نہیں اور نماز کے بعد چھڑانے میں تو مطلقاً مضائقہ نہیں بلکہ چھڑا دینا چاہیے تاکہ ریا نہ آنے (ریا، معنی نمائش، دکھاوا، جو کام دوسروں کو دکھاوے کے لئے کیا جائے اس کو ریا کہتے ہیں۔ ریا حرام و گناہ ہے۔ حدیث شریف میں ریا کو شرک اصغر فرمایا گیا جو عمل ریا سے کیا جائے اس پر ثواب کے بدلے عذاب ہوگا) پائے۔ (عالمگیری)

پیشانی سے پسینہ پونچھنا

مسئلہ نمبر ۶:- یونہی حاجت کے وقت پیشانی سے پسینہ پونچھنا بلکہ ہر وہ عمل قلیل کہ نمازی کے لئے مفید ہو جائز ہے اور جو مفید نہ ہو وہ مکروہ ہے۔
(عالمگیری)

ناک سے پانی پونچھنا

مسئلہ نمبر ۷:- نماز میں ناک سے پانی بہا تو اس کو پونچھ لینا زمین پر گرنے سے اچھا ہے اور اگر مسجد میں ہو تو پونچھنا ضروری ہے۔ مسجد میں نہ گرنے دے۔
(عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸:- نماز میں بغیر عذر چار زانو بیٹھنا مکروہ ہے اور عذر ہو تو حرج نہیں اور علاوہ نماز کے اس طرح بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (درمختار)

چوکڑی مارنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۹:- سجدہ کو جاتے وقت گھٹنے سے پہلے ہاتھ رکھنا اور اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھانا بلا عذر مکروہ ہے۔ (غنیہ)

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 6: فرض، واجب، سنت اور مستحب کے احکام

سجدہ میں کیسے جائے؟

مسئلہ نمبر ۱۰:- رکوع میں سر کو پیٹھ سے اونچا یا نیچا رکھنا مکروہ ہے۔ (مدیہ)

نماز میں مچھر مکھی مارنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱۱:- اٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں اٹھانا مکروہ ہے۔ مسئلہ: جوں یا مچھر جب ایذا پہنچاتے ہوں تو پکڑ کر مار ڈالنے میں حرج نہیں جب کہ عمل کثیر سے نہ ہو۔ (غنیۃ دیہار شریعت)

مسجد کی چھت پر نماز پڑھنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱۲:- مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

چند غیر مکروہ صورتیں

مسئلہ نمبر ۱۳:- کوئی شخص کھڑا یا بیٹھا باتیں کر رہا ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں کراہت نہیں جب کہ باتوں سے دل بٹنے کا خوف نہ ہو۔ مصحف شریف اور تلوار کے پیچھے اور سونے والے کے پیچھے نماز مکروہ نہیں۔ (درمختار، ردالمختار)

نمازی کے آگے آگے ہونے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱۴:- جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا باعث کراہت ہے۔ شمع یا چراغ میں کراہت نہیں۔ (عالمگیری)

مکھی مچھر اڑانے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱۵:- بغیر عذر ہاتھ سے مکھی مچھر اڑانا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

نماز کا کھل انسانی کلویپیڈیا..... باب 6: فرض، واجب، سنت اور مستحب کے احکام

مسئلہ نمبر ۱۶:- ایسی چیز کے سامنے جو دل کو مشغول رکھے نماز مکروہ ہے مثلاً زینت لہو و لعب وغیرہ۔

نماز کے لئے دوڑنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱۷:- نماز کے لئے دوڑنا مکروہ ہے۔ (رد المحتار)

اس کا ثبوت حدیث سے بھی ملتا ہے:

”جب تم نماز کے لیے آؤ تو بھاگتے ہوئے نہ آؤ بلکہ اس طرح

چلتے آؤ کہ تم پر سکون اور وقار طاری ہو۔“

☆.....☆.....☆

فصل چہارم

تصویر کے متعلق اہم مسائل

مسئلہ نمبر ۱:- جس کیڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کیڑا پہننا ناجائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۲:- اگر تصویر نمازی کے سر پر ہو یعنی چھت میں بنی ہو یا لٹکی ہو یا سجدہ کی جگہ میں ہو کہ اس پر سجدہ واقع ہوتا ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ یونہی نمازی کے آگے یا داہنے یا بائیں تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے اور پیچھے ہونا بھی مکروہ ہے۔ اگرچہ آگے اور دائیں بائیں ہونے سے کم۔

مسئلہ نمبر ۳:- اگر تصویر فرش میں ہے اور اس پر سجدہ نہیں تو کراہت نہیں۔ (ہدایہ، فتح القدر)

مسئلہ نمبر ۴:- اگر تصویر غیر جاندار کی ہے جیسے پہاڑ، دریا، درخت، پھول پتی وغیرہ تو کچھ حرج نہیں۔ (فتح القدر)

مسئلہ نمبر ۵:- تھیلی یا جیب میں تصویر چھپی ہوئی ہو تو نماز میں کراہت نہیں۔ (در مختار)

مسئلہ نمبر ۶:- تصویر والا کیڑا پہنے ہوئے اور اس پر کوئی دوسرا کیڑا اور پہن لیا کہ تصویر چھپ گئی تو اب نماز مکروہ نہیں ہوگی۔ (رد المحتار)

مسئلہ نمبر ۷:- اگر تصویر ذلت کی جگہ میں ہو۔ جیسے جوتا اتارنے کی جگہ میں ہو یا

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 6: فرض، واجب، سنت اور مستحب کے احکام

ایسے فرش میں ہو جس کو پاؤں سے روندتے ہوں تو نماز میں کراہت نہیں جب کہ اس پر سجدہ نہ ہو اور گھر میں ہونے میں بھی کراہت نہیں۔ (در مختار)

مسئلہ نمبر ۸:- اگر تصویر اتنی چھوٹی ہو کہ کھڑے ہو کر دیکھنے میں اس کے بدن کے حصہ الگ الگ نہ دکھائی دیں تو ایسی تصویر نمازی کے آگے پیچھے یا دائیں بائیں ہونے میں نماز مکروہ نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۹:- اگر تصویر کا پورا چہرہ مٹا دیا تو کراہت جاتی رہی۔ (ہدایہ وغیرہ)

عمومی تصویر کا حکم

مسئلہ نمبر ۱۰:- تصویر کے یہ احکام تو نماز کے ہیں۔ رہا تصویر کا رکھنا تو اس کے بارے میں حدیث میں ہے کہ جس گھر میں کتاب یا تصویر ہو، اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ یعنی جب کہ توہین کے ساتھ نہ ہوں اور نہ اتنی چھوٹی ہوں کہ کھڑے ہو کر دیکھنے میں بدن کے حصے الگ الگ نہ دکھائی دیں (یعنی جب کہ تصویر ذلت کی جگہ میں ہو یا بہت چھوٹی ہو کہ دیکھنے میں بدن کے حصے الگ الگ نہ دکھائی دیتے ہوں تو ایسی تصویر کے گھر ہونے سے حرج نہیں)۔ (فتح القدیر وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱:- تصویر کا بنانا بنوانا دونوں حرام ہیں چاہے دستی ہو یا عکسی دونوں کا ایک حکم ہے۔



فصل پنجم

مفسداتِ نماز

﴿ نماز توڑنے کے مسائل ﴾

ذیل میں میں نے ان صورتوں کا ذکر کیا ہے جن صورتوں میں نماز توڑ دینا شرعاً جائز ہوتا ہے۔

مصیبت زدہ کی مدد کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱:- کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو اسی نمازی کو پکارتا ہو یا مطلقاً کسی شخص کو پکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو، آگ سے جل جائے گا یا اندھا راہگیر کنوئیں میں گرا چاہتا ہے۔ ان سب صورتوں میں نماز توڑ دینا واجب ہے۔ جب کہ یہ نمازی اس کے بچانے کی قدرت رکھتا ہے۔ (درمختار، رد المحتار)

زور سے پیشاب کا آنا

مسئلہ نمبر ۲:- پیشاب پاخانہ معلوم ہو یا کپڑے یا بدن پر اتنی نجاست دیکھی کہ جتنی نجاست کے ہوتے نماز ناجائز ہے یا نمازی کو کسی اجنبی عورت نے چھو دیا تو ان تینوں صورتوں میں نماز توڑ دینا مستحب ہے جب کہ جماعت کا وقت نہ جاتا رہا۔ اور پیشاب پاخانہ جب بہت زور سے

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 6: فرض، واجب، سنت اور مستحب کے احکام

ہو تو جماعت چھوٹ جانے کا بھی خیال نہ کرے۔ ہاں وقت جانے

کا خیال کیا جائے۔ (ردالمحتار)

سانپ کے کاٹنے کا خدشہ

مسئلہ نمبر ۳:- سانپ وغیرہ مارنے کے لئے جب کہ کاٹنے کا صحیح ڈر ہو تو نماز توڑ دینا جائز ہے۔

اپنے مال مویشی پر حملہ کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۴:- کوئی جانور بھاگ گیا اس کے پکڑنے کے لئے یا بکریوں پر بھیڑیے کے حملہ کرنے کے ڈر سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔

ایک درہم کے نقصان کا خدشہ

مسئلہ نمبر ۵:- اپنے یا پرانے ایک درہم کے نقصان کا ڈر ہو۔ مثلاً دودھ ابل جائے گا یا گوشت ترکاری روٹی وغیرہ جل جانے کا ڈر ہو یا ایک درہم کی کوئی چیز چور اچکا لے بھاگا۔ ان صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔ (عائگیری، درمختار)

ماں باپ کے پکارنے پر نماز توڑنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۶:- اگر نفل نماز میں ہو اور ماں باپ، دادا دادی وغیرہ اصول پکاریں اور ان کو اس کا نماز میں ہونا معلوم نہ ہو تو نماز توڑ دے اور جواب دے۔ (درمختار، ردالمحتار)

﴿چند دیگر مفسداتِ نماز﴾

(وہ باتیں جن سے نماز فاسد (ٹوٹ) ہو جاتی ہے)

ایسی صورتیں جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ان سے متعلقہ مسائل بھی درج

ذیل ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱:- کلام مفسد نماز ہے یعنی نماز میں بولنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے چاہے جان بوجھ کر بولے یا بھولے سے ایک آدھ بات بولے یا زیادہ۔

مسئلہ نمبر ۲:- کلام وہی مفسد ہے جس میں اتنی آواز ہو کہ کم سے کم خود سن سکے اگر کوئی مانع نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۳:- کسی کو بھولے سے بھی سلام کیا تو نماز جاتی رہی چاہے خالی السلام ہی کہا ہو۔ علیکم نہ کہہ پایا ہو۔

مسئلہ نمبر ۴:- زبان سے سلام کا جواب دیا تو نماز جاتی رہی اور ہاتھ یا سر کے اشارے سے دیا تو مکروہ ہوئی۔ (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵:- نماز میں چھینک آئے تو الحمد للہ نہ کہے۔ اگر کہہ دیا تو نماز نہ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶:- خوشی کی خبر کے جواب میں الحمد للہ کہا یا بری خبر پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا یا تعجب کی خبر پر سبحان اللہ یا اللہ اکبر کہا تو نماز جاتی رہی۔ (نور الایضاح)

مسئلہ نمبر ۷:- اگر خبر کے جواب کا ارادہ نہ کیا تو نہ گئی۔

Click

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 6: فرض، واجب، سنت اور مستحب کے احکام

مسئلہ نمبر ۸:- کھکھارنے میں جب وہ حرف نکلے جیسے اخ تو یہ مفسد نماز ہے جب کہ نہ عذر ہو نہ صحیح غرض ہو۔ اگر عذر سے ہو جیسے طبیعت نے مجبور کیا یا صحیح غرض کیلئے ہو جیسے قرأت میں آواز صاف کرنے کیلئے یا امام کو غلطی پر اطلاع دینے کیلئے یا دوسرے کو اپنے نماز میں ہونے کی اطلاع دینے کیلئے ہو تو اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

مسئلہ نمبر ۹:- مقتدی نے اپنے امام کے سوا کسی اور کو لقمہ دیا، نماز جاتی رہی۔

مسئلہ نمبر ۱۰:- امام نے اپنے مقتدی کے سوا کسی اور کا لقمہ لیا، نماز فاسد ہو گئی۔

مسئلہ نمبر ۱۱:- آہ، اوہ، اف، تف، یہ الفاظ درد یا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے رویا اور حروف پیدا ہوئے ان سب صورتوں میں نماز ٹوٹ گئی اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے، آواز اور حروف نہیں تو حرج نہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲:- مریض کی زبان سے بے اختیار آہ، اوہ نکلی تو نماز فاسد نہ ہوئی۔

یونہی چیمینک کھانس جہائی ڈکار میں جتنے حرف مجبوراً (بے اختیار)

نکلتے ہیں وہ معاف ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳:- پھونکنے میں اگر آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثل سانس کے ہے کہ مفسد نہیں

مگر قصداً کرنا مکروہ ہے اور اگر پھونکنے میں دو حرف پیدا ہوں جیسے

اف، تف تو مفسد نماز ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۴:- نماز میں قرآن، قرآن شریف سے یا محراب وغیرہ سے دیکھ کر

پڑھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ہاں اگر پڑھتا تو ہے یاد سے اور نظر

پڑتی ہے لکھے ہوئے پر حرج نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۵:- عمل کثیر کہ نہ اعمال نماز سے ہونہ نماز کی اصلاح کیلئے کیا گیا ہو

مفسد نماز ہے۔ عمل قلیل مفسد نہیں جس کام کر نیوالے کو دور سے دیکھ کر اسکے نماز میں نہ ہونیکا شک نہ رہے بلکہ گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو وہ عمل کثیر ہے اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شبہ و شک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں تو یہ عمل قلیل ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶:- کرتہ یا پاجامہ پہننا یا تہہ بند باندھا تو نماز جاتی رہی۔

مسئلہ نمبر ۱۷:- نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے جان کر ہو یا بھول

کر ہو تھوڑا ہو یا زیادہ ہو یہاں تک کہ اگر تل بلا چبائے نکل لیا یا کوئی بوند منہ میں گرمی اور نکل لی، نماز جاتی رہی۔

مسئلہ نمبر ۱۸:- موت، جنون، بے ہوشی سے نماز جاتی رہتی ہے اگر وقت میں آرام

ہو جائے تو ادا پڑھے اور اگر وقت کے بعد آرام ہو تو قضا پڑھے۔

جب کہ جنون و بے ہوشی ایک دن رات سے زیادہ نہ ہو یعنی نماز

کے چھ وقت کامل تک برابر نہ رہا ہو کہ اگر چھ وقت کامل تک برابر

رہے قضا واجب نہیں۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹:- قصد وضو توڑا یا کوئی سبب غسل کا پایا گیا، نماز جاتی رہی۔

مسئلہ نمبر ۲۰:- کسی رکن کو ترک کیا جب کہ اس کو اسی نماز میں ادا کر لیا ہو، نماز

جاتی رہی۔

مسئلہ نمبر ۲۱:- بلا عذر نماز کی کسی شرط کو ترک کیا تو نماز ٹوٹ گئی۔

مسئلہ نمبر ۲۲:- قعدہ اخیرہ کے بعد سجدہ نماز یا سجدہ تلاوت یاد آیا اور اس کو ادا کیا اور

ادا کرنے کے بعد پھر قعدہ نہ کیا تو نماز نہ ہوئی۔

مسئلہ نمبر ۲۳:- کسی رکن کو سوتے میں ادا کیا تھا اس کا اعادہ نہ کیا، نماز نہ ہوئی۔

نماز میں زہریلے حشرات مارنے کا شرعی حکم

- مسئلہ نمبر ۱:- سانپ یا بچھو مارنے سے نماز نہیں ٹوٹی جب کہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب کی ضرورت ہو۔ اگر مارنے میں تین قدم یا زیادہ چلنا پڑا یا تین ضرب یا زیادہ لگانا پڑی تو نماز ٹوٹ گئی۔
- مسئلہ نمبر ۲:- نماز میں سانپ بچھو مارنے کی اجازت ہے اگرچہ نماز ٹوٹ جائے۔
- مسئلہ نمبر ۳:- سانپ بچھو کو نماز میں مارنا اس وقت مباح ہے (مباح کے معنی جائز حلال جس پر شریعت کی طرف سے کوئی روک نہیں) جب سامنے گزرے اور تکلیف دینے کا ڈر ہو اور اگر کاٹنے کا ڈر نہ ہو تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری)
- مسئلہ نمبر ۴:- ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹالیا، پھر کھجایا، پھر ہاتھ ہٹالیا، پھر ہاتھ ہٹالیا۔ اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر کئی مرتبہ کھجایا تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا اور اس سے نماز نہ جائے گی۔ (عالمگیری، غنیہ)
- مسئلہ نمبر ۵:- تکبیرات انتقال میں اللہ کے الف کو یا اکبر کے الف کو کھینچا اور اللہ یا اکبر کی ب کے بعد الف بڑھا دیا کہ اکبار ہو گیا تو ان سب صورتوں میں نماز ٹوٹ گئی اور اگر تکبیر تحریرہ میں ایسا کیا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔ (در مختار وغیرہ)
- مسئلہ نمبر ۶:- قرأت یا اذکار نماز میں ایسی غلطی جس سے معنی فاسد ہو جائیں نماز توڑ دیتی ہے۔
- مسئلہ نمبر ۷:- نمازی کے آگے سے چاہے آدمی گزرے یا جانور نماز نہیں ٹوٹی البتہ گزرنے والا بہت گنہگار ہوتا ہے۔ اگر نمازی کے سامنے سے جانے

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا..... باب 6: فرض، واجب، سنت اور مستحب کے احکام

والا جانتا کہ اس میں کیا گناہ ہے تو سو برس کھڑا رہنے بلکہ زمین میں دھنس جانے کو اچھا سمجھتا اور نمازی کے آگے سے نہ گزرتا۔

مسئلہ نمبر ۸:- اگر میدان میں نمازی کے سامنے سے تین گز چھوڑ کر آگے سے گزرتے تو حرج نہیں لیکن گھر اور مسجد میں ایسا نہیں کر سکتا۔

مسئلہ نمبر ۹:- نمازی کے آگے اگر سترہ ہو تو سترہ کے پیچھے سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(تین گز جگہ یہ اصل میں اندازہ ہے موضع قدم مصلیٰ سے لے کر اس کے موضع سجود تک کا اور موضع سجود سے یہاں مراد وہاں تک کی جگہ ہے جہاں تک حالت قیام میں سجدہ کی جگہ پر نظر کرنے سے نگاہ پھیلتی ہے۔ اتنی جگہ میدان میں چھوڑ کر اس کے بعد سے گزر سکتا ہے۔)

مکروہ تحریمی کی شرعی تعریف

مکروہ تحریمی وہ ہے جس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے لیکن حرام سے کم۔

☆.....☆.....☆

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 6: فرض، واجب، سنت اور مستحب کے احکام

فصل ششم

سجدہ سہو

سجدہ سہو کا وجوب

یاد رہے جو چیزیں نماز میں واجب ہیں ان میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی کمی کو پورا کرنے کے لئے سجدہ سہو کا ادا کرنا واجب ہوتا ہے۔

سجدہ سہو کی ادائیگی کا طریقہ:

سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کے آخر میں التحیات پڑھنے کے بعد دہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے اور پھر شروع سے التحیات وغیرہ سب پڑھ کر سلام پھیر دے۔

﴿ تین اہم مسائل ﴾

واجب کا چھوٹ جانا

مسئلہ نمبر ۱:- اگر کوئی واجب چھوٹ گیا اور اس کے لئے سجدہ سہو نہ کیا اور نماز ختم کر دی تو نماز نہیں ہوگی لہذا نماز کا دہرانا واجب ہوگا۔

قصاً واجب کا چھوڑنا

مسئلہ نمبر ۲:- اگر قصداً کوئی واجب چھوڑ دیا تو سجدہ سہو کافی نہیں ہوگا بلکہ نماز دہرانا واجب ہے۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 6: فرض، واجب، سنت اور مستحب کے احکام

فرض نماز میں رہ جانا

مسئلہ نمبر ۳:- جو باتیں نماز میں فرض ہیں اگر ان میں سے کسی کی ادائیگی رہ گئی تو نماز نہ ہوگی اور یہ بھی یاد رہے کہ سجدہ سہو سے بھی یہ کمی پوری نہیں ہوگی بلکہ پھر سے نماز پڑھنا فرض ہوگا لہذا اس صورت میں نماز دوبارہ پڑھنی لازم ہوگی اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کارگر ہوگا۔

سجدہ سہو کے وجوب اور عدم وجوب کے مسائل

یہاں میں ان باتوں کا تذکرہ کر رہا ہوں جن کے کرنے یا ہو جانے پر سجدہ سہو لازم ہوتا ہے یا نہیں ہوتا

سنت اور مستحب کے رہ جانے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱:- وہ باتیں جو نماز میں سنت ہیں یا مستحب ہیں جیسے تعوذ، تسمیہ، آمین و تکبیرات انتقال (ایک حالت سے دوسری حالت میں جانے کے لیے تکبیر کا کہنا مثلاً قیام سے رکوع کے لیے جیسے تکبیر کہی جاتی ہے)، تسبیحات ان کے ترک سے بھی سجدہ سہو نہیں بلکہ نماز ہوگئی (ردالمحتار، غنیہ)۔ مگر نماز دہرا لینا بہتر ہے۔

کئی واجب چھوٹنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۲:- ایک نماز میں کئی واجب چھوٹ گئے تو ایک بار وہی دو سجدے سہو کے سب کے لئے کافی ہیں۔ چند بار سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں۔ (ردالمحتار وغیرہ)۔

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 6: فرض، واجب، سنت اور مستحب کے احکام

تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہونا

مسئلہ نمبر ۳:- قعدہ اولیٰ میں پوری التحیات پڑھنے کے بعد تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے میں اتنی دیر کی کہ جتنی دیر میں اللھم صل علی محمد پڑھ سکے تو سجدہ سہو واجب ہے چاہے کچھ پڑھے یا خاموش رہے۔
دونوں صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔ (رد المحتار و رد المحتار)

قرأت کرنے میں تاخیر

مسئلہ نمبر ۴:- قرأت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے لگا اور اتنی دیر ہوئی کہ تین بار سبحان اللہ کہہ سکے تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (رد المحتار)
مسئلہ نمبر ۵:- دوسری رکعت کو چوتھی سمجھ کر سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو نماز پوری کر کے سجدہ سہو کرے۔ (عائلیہ)

تعدیل ارکان کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۶:- تعدیل ارکان بھول گیا سجدہ سہو واجب ہے۔ (ہندیہ)

التحیات کا پورا کرنا

مسئلہ نمبر ۷:- مقتدی التحیات نہ ختم کرنے پایا تھا کہ امام تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو مقتدی پر واجب ہے کہ اپنی التحیات پوری کر کے کھڑا ہو اگرچہ دیر ہو جائے۔

امام کی اتباع

مسئلہ نمبر ۸:- مقتدی نے رکوع یا سجدے میں تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے سر اٹھالیا تو مقتدی بھی سر اٹھالے اور باقی تسبیح چھوڑ دے۔

بھول کر قعدہ کر لینا

مسئلہ نمبر ۹:- جس شخص نے بھول کر قعدہ اولیٰ نہ کیا اور تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے لگا تو اگر ابھی اتنا کھڑا ہوا کہ قعدہ کے قریب ہے تو بیٹھ جائے اور قعدہ کرے۔ نماز صحیح ہے، سجدہ سہو بھی لازم نہ آیا اور اگر اٹھا کہ کھڑے ہونے کے قریب ہو گیا تو پھر کھڑا ہی ہو جائے اور اخیر میں سجدہ کرے۔ (شرح وقایہ، ہدایہ وغیرہ)۔

قعدہ اخیرہ کا بھول جانا

مسئلہ نمبر ۱۰:- اگر قعدہ اخیرہ کرنا بھول گیا اور کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو اسے چھوڑ دے اور بیٹھ جائے اور نماز پورے کرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر لیا ہو تو فرض نماز جاتی رہی اگر چاہے تو ایک رکعت اور ملائے سوا مغرب کے اور یہ کل نفل ہو جائے گی فرض پھر پڑھے۔ (ہدایہ شرح وقایہ، ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱:- اگر قعدہ اخیرہ بقدر تشہد کر کے بھولے سے کھڑا ہو گیا تو بیٹھ جائے جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو اور بیٹھ کر سلام پھیرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر لیا تو فرض جب بھی پورے ہو گئے۔ لیکن ایک رکعت اور ملائے اور سجدہ سہو کرے یہ دونوں رکعتیں نفل ہو جائیں گی لیکن مغرب میں نہ ملائے۔

(ہدایہ شرح وقایہ وغیرہ)

تین سجدے کرنا

مسئلہ نمبر ۱۲:- ایک رکعت میں تین سجدے کئے یا دو رکوع کئے یا قعدہ اولیٰ بھول گیا

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا باب 6: فرض، واجب، سنت اور مستحب کے احکام

تو سہو کا سجدہ کرے۔

نماز میں ترتیب کی فرضیت

مسئلہ نمبر ۱۳:- قیام و رکوع و سجود و قعدہ اخیر میں ترتیب فرض ہے لہذا اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا پھر قیام کیا تو یہ رکوع جاتا رہا۔ اگر قیام کے بعد پھر رکوع کرنے کا تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ اسی طرح سے پہلے سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع پھر سجدہ کر لیا تو نماز ہو جائے گی۔ ورنہ نہیں اسی طرح رکوع سے پہلے سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع پھر سجدہ کر لیا تو نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۱۴:- قیام و رکوع و سجود و قعدہ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے یعنی جس کو پہلے ہونا چاہیے وہ پہلے ہو اور جس کو پیچھے ہونا چاہیے وہ پیچھے ہو اگر پہلے کا پیچھے اور پیچھے کا پہلے کر لیا تو نماز نہ ہوگی جیسے کسی نے رکوع سے پہلے سجدہ کر لیا تو نماز نہ ہوئی۔ ہاں اگر سجدہ کے بعد دوبارہ رکوع اور پھر سجدہ کرے یعنی ترتیب وار کر لے تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ اسی طرح اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا تو نماز نہ ہوئی۔ البتہ قیام کے بعد پھر رکوع کرے تو ہو جائے گی۔ (رد المحتار)

نفل کا قعدہ اخیرہ

مسئلہ نمبر ۱۵:- نفل کا ہر قعدہ قعدہ اخیرہ ہے یعنی فرض ہے اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے اور واجب نماز مثلاً وتر فرض کے حکم میں ہے لہذا

نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا..... باب 6: فرض، واجب، سنت اور مستحب کے احکام

دعائے قنوت یا تکبیر قنوت بھول گیا تو سجدہ سہو کرے۔ تکبیر قنوت سے مراد وہ تکبیر ہے جو قرأت کے بعد دعائے قنوت پڑھنے کے لئے کہی جاتی ہے۔ (عائگیری)

عیدین کی تکبیریں

مسئلہ نمبر ۱۶:- عیدین کی سب تکبیریں یا بعض بھول گیا یا زائد کہیں یا غیر محل میں کہیں ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔

